روزنامہ
ناندیڑ۔ پربھنی
ورقِ تازہ
THE WARAQU-E-TAZA,URDU DAILY
NANDED-PARBHANI
یکم شوال المکرم 1445
عیدالفطر سپلیمنٹ .11/ اپریل 2024ء
Eidul Fitr Supplement 11.April 2024
waraquetazadaily@yahoo.co.in
website:waraquetaza.com Mob:9325610858- 8055362952

عید کوئی رسمی تہوار نہیں، اس میں کئی پیغام پوشیدہ ہیں

مفتی ندیم احمد انصاری
(صدر و مفتی الفلاح انٹرنیشنل فاؤنڈیشن)

لفظ عید یعنی وہ دن زندگی میں جس کے بار بار آنے کی تمنا کی جائے، یعنی مسرت و انبساط کا دن۔ عید کو 'عید' کہہ کر اس تمنا کا اظہار کیا جاتا ہے کہ یہ مبارک و مسعود دن ہماری زندگی میں بار بار آئے۔ عید الفطر میں 'الفطر' کا لاحقہ اس بنا پر ہے کہ اس دن ایک ماہ کے بعد روزوں کا افطار کیا جاتا ہے اور صاحبِ نصاب فطرہ نکال کر غریبوں کو اپنی خوشی میں شامل کرتا ہے۔ اس دن خوشی اس بات کی نہیں منائی جاتی کہ آج روزوں سے چھٹکارا مل گیا بلکہ ایسا سمجھنا اور کہنا تو حماقت ہوگا، اس دن خوشی اس بات کی منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رمضان المبارک میں اپنے احکامات کا جو خاص فریضہ عائد کیا تھا، ہم نے اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و احسان سے استطاعت بھر ادا کرکے انجام تک پہنچا دیا۔ دوسری وجہ اس خوشی کی یہ ہے کہ رمضان کے ان روزوں کے اختتام پر جورات آتی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کا محنتانہ دیتے ہیں جسے 'لیلۃ الجائزۃ' سے موسوم کیا جاتا ہے اور تیسری وجہ اس خوشی کی یہ ہے کہ عید الفطر کے دن جب روزے دار عیدگاہوں کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو راستوں پر کھڑا کروا کر یہ منادی کرواتے ہیں کہ خوش خبری ہو ان لوگوں کے لیے جنھوں نے رمضان کے احکامات کو بہ حسن وخوبی انجام دیا، آج میں نے تمھاری ان نیکیوں کے بدلے میں تم سب کو معاف کردیا ہے، اب عید کی نماز ادا کرکے خوش وخرم، بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ!

عید میں پوشیدہ چند پیغامات

عید کا دن خوشیوں اور مسرّتوں کا دن ہے، اس میں لوگ نئے اور عمدہ لباس زیبِ تن کرتے اور خوشبوئیں لگاتے ہیں، بڑے چھوٹے، جوان بوڑھے، مرد اور عورت، سب کا چہرا اس دن خوشی سے کھلا رہتا ہے اور اس دن مسلمان ایک دوسرے کو محبتوں کے ساتھ خوشیوں کی سوغات پیش کرتے ہیں لیکن کیا واقعی عید بس انھیں چند باتوں کے مجموعے کا نام ہے؟ نہیں ہرگز نہیں، اسلام تو غمی ہو یا خوشی، ہر موقع پر اپنے ماننے والوں کو ایک پیغام دیتا ہے، ہدایت کا ایسا نور دیتا ہے جس سے گمراہ راہ پا جاتے ہیں۔ آیئے ہم غور کریں کہ عید کی خوشیاں ہماری زندگی میں کیا پیغام لے کر آتی ہیں۔

پہلا پیغام: جبینِ نیاز خم کرنا

عید کا سب سے پہلا پیغام یہ ہے کہ مسلمانوں کو خوشی اور مسرت کے لمحات میں بھی اللہ اور اس کے احکامات کو فراموش نہیں کرنا

چاہیے، اسی لیے سال بھر میں سب سے زیادہ خوشی کے موقع یعنی عید پر بھی اسلام نے رقص وسرور، نغمہ ورباب، مستی وشراب، پٹاخوں اور آتش بازیوں کی اجازت نہیں دی، بلکہ مسلمانوں کو اس دن میں اپنی خوشی کے اظہار کا سب سے بڑا طریقہ جو بتلایا گیا وہ ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بہ سجود ہونا، مقصد یہ ہے کہ خوشیوں کے وقت میں اتراتے پھرنا، ایمان والے کی شان کے موافق نہیں، اس کی جبینِ نیاز تو ہمیشہ خدا کے سامنے خم رہنی چاہیے۔

دوسرا پیغام: دردِ دل پیدا کرنا

عید الفطر دردِ دل کا پیغام بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، جس میں معاشرتی اور سماجی فلاح کے پیشِ نظر آسودہ حال مسلمانوں کا پورا خیال رکھا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہ پیغام دیا گیا ہے کہ تم اپنی خوشیوں کے موقع پر ان غریبوں کو ہرگز فراموش نہ کر دینا جو تمھارے آس پاس ہی رہتے ہیں، بلکہ اپنی نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے پہلے تم فطرے کی شکل میں انھیں عیدی دیتے ہوئے جانا تاکہ وہ بھی عید کی خوشیاں منا سکیں۔ اپنے لیے تو ہر انسان جیتا ہے، لیکن جو محمدی ہونے کا دعوے دار ہے، اسے دوسروں کا بھی خیال رکھنا لازم ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا، حضرت نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے صدقۂ فطر دینے کا حکم دیا۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ". [بخاری: 1509] نیز ارشادِ رسول ﷺ ہے: روزوں کی عبادت اس وقت تک زمین و آسمان میں معلّق رہتی ہے اور بارگاہِ ایزدی میں شرفِ قبول حاصل نہیں کرتی، جب تک صاحبِ نصاب شخص فطرہ ادا نہ کردے۔ عن جریر بن عبد الله رضی الله عنه أن النبی ﷺ قال: شهر رمضان معلق بين السماء والأرض ولا يرفع إلى الله إلا بزكاة الفطر. [الجامع الصغیر للسیوطی، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ: 43] اسلام میں عید صرف ایک رسمی تہوار نہیں، اس طرح غریبوں و محتاجوں کی خوشیوں کا سامان کرنا عید میں مقصود ہے۔

عید کن لوگوں کے لیے

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ عید کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ① عید ان کی نہیں جنھوں نے عمدہ لباس سے اپنے آپ کو زیب تن کر لیا بلکہ حقیقی عید تو ان کی ہے جو خدا کی وعید اور پکڑ سے ڈر گئے ② عید ان کی نہیں جنھوں نے عطر و خوشبوؤں کا استعمال کیا بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی اور اس توبہ پر قائم رہے ③ عید ان کی نہیں جنھوں نے بڑی بڑی دیگیں چڑھائیں اور بہت سے پکوان بنائے بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے بہ قدرِ استطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور نیکی کی راہ پر گامزن ہوئے ④ عید ان کی نہیں جو آفاق میں گم ہو گئے بلکہ عید تو ان کی ہے جن میں آفاق گم ہو گئے ⑤ عید ان کی نہیں جو بندۂ آفاق بن گئے بلکہ عید تو ان کی ہے جو خود صاحبِ آفاق بن گئے اور تقوے کی روش اختیار کی ⑥ عید ان کی نہیں جنھوں نے چمکتی دمکتی سواریوں میں سفر کیا بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے گناہوں کو ترک کرنا اپنا شیوہ بنالیا ⑦ عید ان کی نہیں جنھوں نے اپنے مکانوں کی آرائش وزیبائش کی بلکہ عید تو ان کی ہے جو دوزخ کے پل سے خیر و عافیت کے ساتھ گزر گئے ⑧ عید میں مسلمانوں کی اجتماعیت اور وحدت کا پیغام بھی پنہاں ہے کہ اس موقع پر مالدار، غریب، آقا، غلام، گورا، کالا، عربی عجمی سب ایک ساتھ شانہ بہ شانہ بارگاہِ ایزدی میں دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں۔

عید اور ہمارا معاشرہ

یہ تو ہیں عید الفطر کے اصل پیغامات، جن کو سمجھنا اور پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہم سب کی ذمے داری ہے، لیکن ان سب کے ساتھ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آج ہماری قوم میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو عید کے ان حقیقی پیغامات کو فراموش کر چکے ہیں، ان کے نزدیک عمدہ لباس زیبِ تن کر لینا، بہترین عطر لگا لینا، واجب مقدار میں تھوڑا سا فطرہ ادا کر دینا اور اپنی آل و اولاد میں عیدی کا لین دین کر لینا، جس گھر سے ہمارے گھر میں ایک پیالی آجائے اس گھر میں ایک پیالی پہنچا دینا اور پھر پہلے ٹھیک ٹھاک اشعار اور پھر فحش گانے باجے زور وشور سے بجا کر آس پڑوس والوں کو دِق کرنا، کسی نئی فلم کی ٹکٹ (جو کہ رمضان میں ہی خرید لی جاتی ہے) پر تین گھنٹے کے لیے کسی سنیما حال میں جا بیٹھنا، شام کے وقت میں کسی تفریح کے مقام پر یا کسی ریسٹورنٹ میں پہنچ جانا۔۔۔ یہی ہماری ہر عید کا معمول بن کر رہ گیا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ کسی کو اس میں کوئی خرابی بھی نظر نہیں آتی۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس طرح ہم تیس دنوں کی کی کرائی محنت پر ایک دن میں پانی پھیر دیتے ہیں، یہ اس لیے ہے کہ شیطان نے اپنے رب سے انسان کو بہکانے کا جو وعدہ کر رکھا ہے، وہ اسے نہیں بھولا اور ہم نے جو وعدہ اللہ کی اطاعت کا عالمِ ارواح میں کیا تھا، ہم وہ بھول گئے اور ہمارا معاشرہ حساس اور درد مند دل رکھنے والے افراد سے خالی ہو گیا، اب معاشرے میں یا تو وہ لوگ نظر آتے ہیں جنھیں دین واحکامِ دین سے سروکار نہیں یا وہ جو رسمی سی چیزیں اپنے طور پر کر لینے کو کافی سمجھ لیتے ہیں۔

یہ جو نکتہ یہاں بیان کیا گیا، اس کا دائرہ نہایت وسیع ہے، لیکن چوں کہ مضمون کو سمیٹنا ہے اس لیے اس دعوت پر اپنی بات کو ختم کرتے ہیں کہ اسلام اور احکامِ اسلام کو پورے دل سے مانیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی ہر ممکن کوشش کریں اور نیک اعمال کر لینے کے بعد شیطان کے بہکاوے میں آکر ان کو برباد کرنے سے احتراز کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ نصیب اور عید کی حقیقی خوشیوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

میرے بعد کیا کرو گے؟

سید واصف اقبال گیلانی

رمضان المبارک ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے نوازا جاتا ہے۔ اس مہینے میں روزہ رکھنے، نماز پڑھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں کئی اہم اسباق بھی ملتے ہیں۔ یہ سبق ہماری زندگی کے ہر پہلو میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں اور ہمیں ایک بہتر انسان بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اگرچہ رمضان المبارک کی روحانی برکتوں سے فیض پانے کا اختتام قریب ہے، لیکن کیا ہم رمضان کی روشنی کو باقی ماندہ سال میں بھی قائم رکھ سکتے ہیں؟ کیسے ہم اس مہینے کے سیکھے گئے اسباق کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنا سکتے ہیں؟ رمضان المبارک ہمیں مثبت سوچ، حوصلہ، صبر، سخاوت، وقت کی اہمیت، نظم وضبط اور تقویٰ جیسے اہم اسباق سکھاتا ہے۔

پہلا سبق ہے مثبت سوچ کا۔ رمضان ہمیں روزہ رکھوا کر صبر اور تحمل سکھاتا ہے، یہی صبر زندگی کے ہر امتحان میں کام آتا ہے۔ اس سے ہم کسی بھی منفی صورتحال کا مقابلہ مثبت انداز میں کر سکتے ہیں۔ روزہ رکھ کر ہم صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہم بھوک اور پیاس جیسی جسمانی ضروریات کو اللہ کی رضا کے لیے پورا دن قابو میں رکھتے ہیں۔ یہ صبر ہمیں زندگی کے ہر امتحان میں کام آتا ہے۔ رمضان ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم کسی بھی منفی صورتحال کا مقابلہ مثبت انداز میں کریں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں مثبت سوچ اپنانے کی واضح ہدایات دیتا ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 186 میں ارشاد ہے: (اور جب میرے بندے مجھ سے پوچھیں تو میں قریب ہی ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے، تو چاہیے وہ میری طرف رجوع ہوں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔)

یہ آیت ہمیں یقین دلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بہت قریب ہے اور ہماری ہر دعا قبول کرنے والا ہے۔ جب ہم کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں یا کوئی مشکل درپیش ہوتی ہے، تو ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے مثبت سوچ رکھنی چاہیے کہ اللہ ہمیں ضرور اس مشکل سے نکالے گا۔ اسی طرح ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ("عقلمند وہ ہے جو جوابدہ ہو (اور برے کاموں سے پرہیز کرے) اور اچھے کام کرے تاکہ موت کے بعد اسے فائدہ پہنچے، اور بیوقوف انسان وہ ہے جو اپنی خواہشات اور طمع کے تابع ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی باطل خواہشات کی تکمیل کا طالب ہو" [ترمذی: ریاض الصالحین 66])۔ یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ عقل مند وہ ہے جو ہر صورتحال میں اللہ کے مطابق رہتا ہے، یعنی اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم مشکلات کا مقابلہ نہ کریں، لیکن یہ مقابلہ ہم مثبت سوچ کے ساتھ کریں اور اللہ کی مدد پر یقین رکھیں۔ رمضان المبارک ہمیں یہی سبق دیتا ہے۔ ہم روزہ رکھ کر اللہ کی رضا کے لیے صبر کرتے ہیں اور اس یقین کے ساتھ اپنا روزہ پورا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر ضرور عطا فرمائے گا۔ یہی مثبت سوچ ہمیں سال بھر مشکلات کا مقابلہ کرنے اور زندگی میں کامیابی حاصل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔

دوسرا سبق ہے حوصلہ اور برداشت کا۔ بھوک اور پیاس پر قابو پانے کی رمضان کی مشق ہمیں زندگی کی دیگر مشکلات کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی طاقت دیتی ہے۔ ہم غصے اور بے صبری پر قابو پا کر اپنے معاملات کو زیادہ بہتر طریقے سے نمٹا سکتے ہیں۔ روزہ رکھتے وقت ہم بھوک اور پیاس جیسی جسمانی ضروریات پر قابو پاتے ہیں۔ یہ ایک طرح کی مشق ہے جو ہمیں زندگی کی دیگر مشکلات کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی طاقت دیتی ہے۔ ہم رمضان میں سیکھتے ہیں کہ غصے اور بے صبری جیسی منفی جذبات کو قابو کر کے اپنے معاملات کو زیادہ بہتر طریقے سے نمٹا سکتے ہیں۔ حوصلہ اور برداشت کی اہمیت کا ذکر قرآن مجید میں کئی مقامات پر ملتا ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 153 میں ارشاد ہے: (اور صبر کرو اور (دشمنوں کے مقابلے میں) جم کر رہو اور (اللہ کی نافرمانی سے) بچو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمھیں فلاح حاصل ہو۔) یہ آیت ہمیں ہر مشکل اور آزمائش میں صبر اور برداشت کی تلقین کرتی ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ جب ہم مشکلات کا مقابلہ حوصلے کے ساتھ کرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کی رضا کے لیے صبر کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور کامیابی عطا فرماتا ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (مضبوط مسلمان کمزور مسلمان سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ اور دونوں میں (ایمان کی وجہ سے) نیکی ہے۔ اس چیز کی کوشش کرو جو تمہارے لیے نفع بخش ہو اور اللہ سے مدد مانگو اور بے بس نہ ہو۔) اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ ہمیں بتا رہے ہیں کہ ایمان والا وہ ہے جو مضبوط اور حوصلہ مند ہے۔ وہ مشکلات کے سامنے گھٹنے نہیں دیتا بلکہ اللہ کی مدد سے ان کا مقابلہ کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں ہم اسی حوصلے اور برداشت کی مشق کرتے ہیں۔ ہم بھوک اور پیاس پر قابو پاتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لیے صبر کرتے ہیں۔ یہی حوصلہ ہمیں سال بھر مشکلات کا مقابلہ کرنے اور زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔

تیسرا سبق ہے خود احتسابی کا۔ رمضان میں ہم اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہیں، یہ عادت ہمیں سال بھر اپنے رویوں پر نظر رکھنے اور انہیں بہتر بنانے میں مدد دے سکتی ہے۔ رمضان المبارک کی روحانی برکات سے فیض یابی کا اختتام قریب ہے، ہم اپنے روزوں، نمازوں، اور تلاوتِ قرآن کا جائزہ لیں کہ کہیں کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی۔ یہ عادتِ خود احتسابی ہمیں سال بھر اپنے اعمال کا جائزہ لینے اور انہیں بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔

قرآن مجید میں خود احتسابی کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 134 میں ارشاد ہے: (پس جو لوگ تم میں سے (اللہ کے عذاب) کو جانتے ہیں انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور (گناہوں کی) مغفرت طلب کریں اور (لوگوں کو) معاف کریں۔ کیا تم نہیں کر سکتے؟ کیا اللہ نیکی جاننے والا نہیں ہے؟) یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہم خود بھی اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور اپنی کوتاہیوں کے لیے اللہ سے بخشش طلب کریں۔

اسی طرح ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (سمجھدار وہ شخص ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے آخرت کے انعام کی امید رکھے۔) ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب: 25، 4/207، حدیث: 2467۔ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ ہمیں خود محاسبے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہمارا حساب لیں گے، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے، ہمیں خود اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے اور اپنی کوتاہیوں کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

رمضان المبارک میں ہم روزہ رکھ کر اور عبادت میں مشغول ہو کر خود کو اللہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک طرح کا خود احتساب ہے، ہم اپنی کمزوریوں کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو بہتر بنانے کا عہد کرتے ہیں۔ یہ عادتِ خود احتسابی سال بھر ہمارے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ ہم روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لے سکتے ہیں اور اپنی غلطیوں کو سدھارنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اس سے ہم ایک بہتر انسان اور ایک سچا مسلمان بن سکے ہیں۔

چوتھا سبق ہے سخاوت کا۔ رمضان المبارک صدقہ وخیرات کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں غرباء اور مسکینوں کی مدد کا جذبہ ہمیں سال بھر ان کی خدمت اور معاونیت کا جذبہ دلاتا ہے۔ رمضان المبارک صدقہ وخیرات کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں غرباء، مسکینوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا ثواب کا باعث بنتا ہے۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اپنی نعمتوں کا دوسروں کے ساتھ اشتراک کریں اور ان کی غم خواری کریں۔ سخاوت کی اہمیت کا ذکر نہ صرف قرآن مجید میں بلکہ احادیث میں بھی بار بار ملتا ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 177 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (اور جو تم نیک خرچ کرتے ہو تو وہ تمہارے ہی پاس پلٹ کر آتا ہے اور تم ہی بہتر مسلمان ہو، بشرطیکہ تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور جو نیک کام تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے، اور (یہودیوں کو بھی بتاؤ کہ) وہ لوگ نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے اور نیکیوں میں آگے بڑھتے تھے، اور یہی نیک لوگوں کے کاموں میں سے ہے۔) اس آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم جو بھی نیک کام کرتے ہیں، اس کا اجر ہمیں ضرور ملتا ہے۔ اور سخاوت ان نیک کاموں میں سے ایک ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (سب سے بہترین صدقہ اپنے رشتے داروں پر کیا جانے والا صدقہ ہے)۔ ہم اپنی سخاوت کو صرف رشتے داروں تک محدود رکھیں، بلکہ ضرورت مندوں کی مدد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ رمضان المبارک میں ہم غرباء، مسکینوں اور ضرورت مندوں کی مدد کر کے اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ہمیں ایک عادت سکھاتا ہے کہ ہم سال بھر بھی سخاوت کا مظاہرہ کریں۔ اپنی مالی وسعت کے مطابق کسی کی مدد کرنا، کسی بھوکے کا پیٹ بھرنا، یا کسی غمزدہ کا دل دکھانا ایک عظیم نیکی ہے۔ یہ سخاوت ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث بنتی ہے اور دنیا و آخرت میں عزت وسربلندی عطا کرتی ہے۔

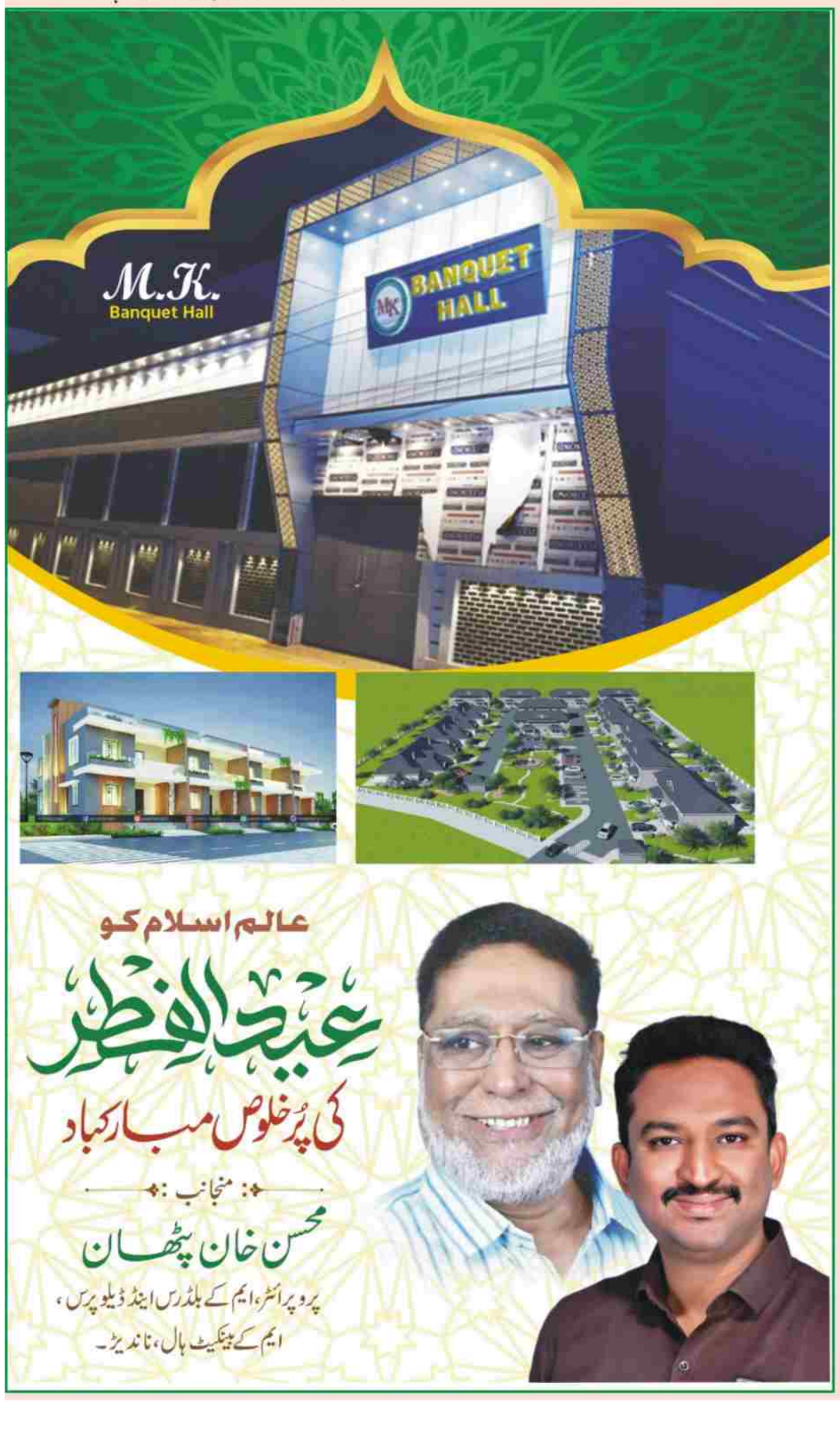

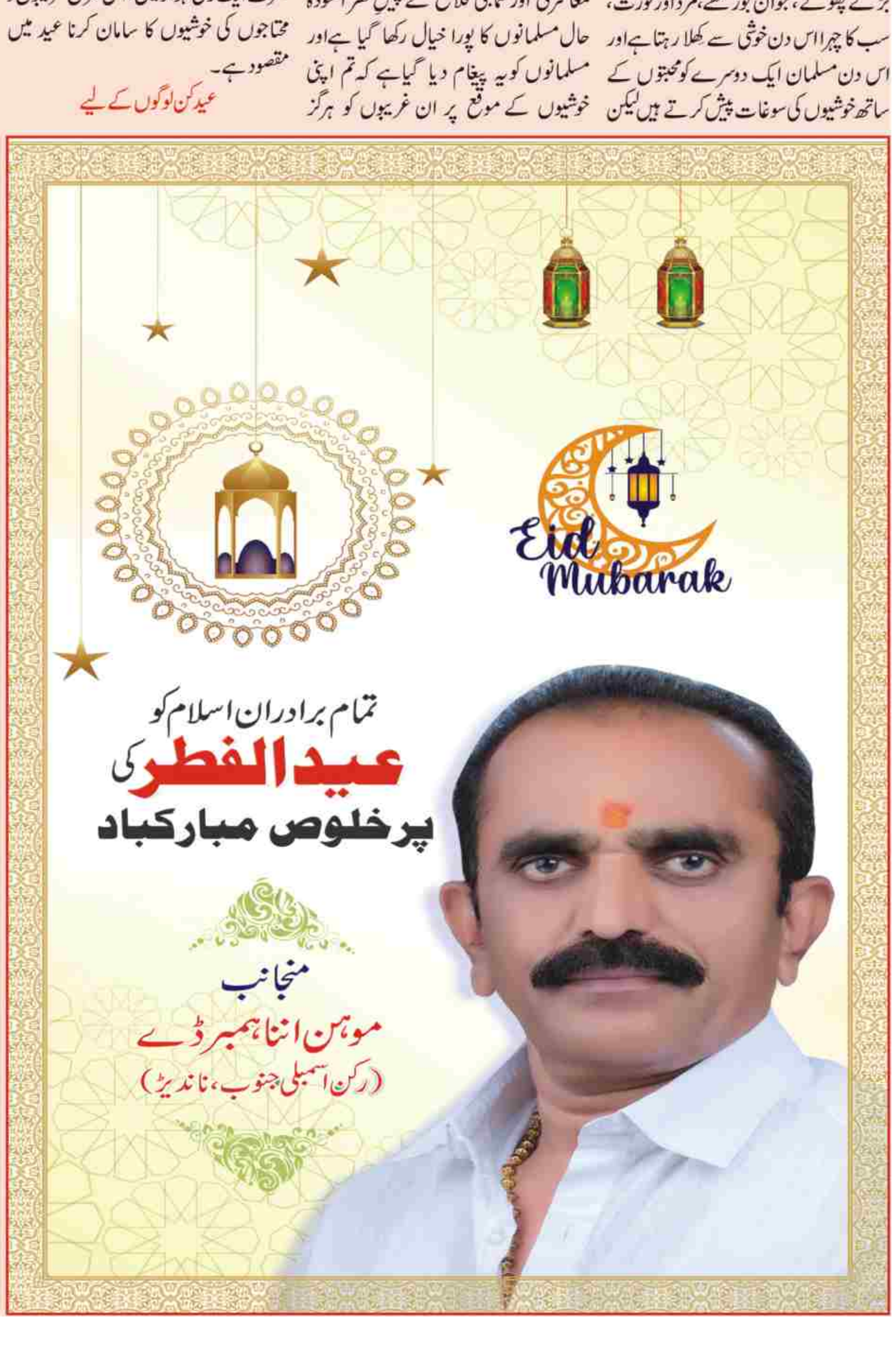

عیدالفطر: منظر و پس منظر

اظفر منصور 8738916854

اسلام محض چند مذہبی افکار و نظریات یا اصول وضوابط کے دفعات کا نام نہیں، بلکہ اسلام ایک دائمی وعالمی مذہب فطرت شناس کا نام ہے، جس کا نظام کار گوشۂ انسانی کی تمام جہتوں کو محیط ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو سال میں دو دن ایسے دیئے جس میں خوشی ومسرت کے شادیانے بجائے جا سکیں، اجتماعی طور پر اظہار محبت کے لیے ان مواقع کا استعمال کیا جا سکے۔ ان ایام کو موسوم کیا گیا ہے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے نام سے، یعنی ایسی عید جس میں غریب بھی خوشی سے جھوم اٹھے اور اشراف بھی۔ بچے بھی ادھر سے ادھر بھاگ دوڑ مچائیں اور بڑے بھی۔ اور اپنی محبت کے ہاتھوں سے پالے ہوئے جانور کی قربانی بلکہ درحقیقت اپنی محبت ودولت کی قربانی کا نام بھی دنوں کی بجائے، جن میں تم عید سمجھ کر کھیلتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دوسرے دو دن بدل دیئے: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ"۔ عام طور سے گذشتہ تمام ادوار واقوام میں خوشی منانے کے مختلف طریقے رائج رہے ہیں بلکہ اب بھی رائج ہیں اور مسلسل ہوتے جا رہے ہیں، چنانچہ روایات کے مطابق جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی تو آپؑ اس دن کو بطور یادگار ہر سال مناتے تھے، اسی طرح حضرت ابراہیمؑ وغیرہ کے سلسلے میں بھی روایات ہیں، اور موجودہ دور میں بھی اب عیدوں کی بہتات ہو رہی ہے، برتھ ڈے کے نام پر عید، شادی کی سالگرہ کے نام پر عید، اسکول و کالج وغیرہ میں Annual function کے نام پر عید۔ یہ سب اظہار خوشی کے ہی طریقے ہیں، مگر اسلام نے مسلمانوں کو جو عیدالفطر وعیدالاضحیٰ کا نایاب تحفہ دیا ہے، وہ ہر طرح کے اسراف ونجاست سے پاک وصاف ہے عید۔ جس میں اللہ رب العزت نے ایسی فطری مسرت رکھ دی ہے کہ باوجود ستم ہزاراں کوئی الجھن و پریشانی درمیان میں حائل نہیں ہوتی۔ دراصل یہ عیدالفطر کا یہ موقع رمضان المبارک کے روزوں، عبادتوں اور اطاعتوں کے ساتھ زکوٰۃ وصدقات کی ادائیگی کے بعد آتا ہے۔ معنوی اعتبار سے عید کے معنی "بار بار لوٹ کر آنے والا" ہے، اس دن کو عیدالفطر بھی اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے، جبکہ اس کی تاریخی حقیقت یہ کہ اللہ کے رسول ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو مشاہدہ کیا کہ لوگ مختلف طریقوں سے اپنی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں، کہیں عکاظ جیسے بڑے بڑے میلے لگے ہیں تو کہیں پر رقص و سرور کی محفلیں مزین ہیں، کبھی نوروز کے نام سے تو کبھی مہرجان کے نام سے عیدیں منا رہے ہیں، تو سرور کائنات ﷺ نے ان تصورات کو منسوخ فرما کر مسلمانوں کو دو ایسی عید عنایت فرمائی جو نوروز ومہرجان کی عیدوں سے زیادہ پاکیزہ، صاف ستھرا، لطیف ومسرت آمیز تھی۔

عن أنس بن مال※ قال کان لأ※ل الجا※لي※ يومان في کل سن※ يلعبون في※ما فلما قدم النبي ﷺ المدين※ قال کان لکم يومان تلعبون في※ما وقد أبدلکم الله ب※ما خير امن※ا يوم الفطر ويوم الأضح※« (سنن نسائی: ص ۱۸٦ ج ۱) "حضرت انس ☐ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عرب نے سال میں عید کے دو دن مقرر کر رکھے تھے جن میں کھیلتے اور خوشی کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ان دو

میں طاق کا خیال رکھتے تھے۔ ہم لقموں میں طاق کی خیال رکھ سکتے ہیں۔

فطرانہ: نمازِ عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے۔ یہ صدقہ صرف مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ نوکر ہو یا مالک، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، روزہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، آزاد ہو یا غلام، مسافر ہو یا مقیم سب کو ادا کرنا چاہئے کیونکہ روزے میں بعض کوتاہیاں ہو جاتی ہیں۔ صدقہ فطر ان کا کفارہ بن جاتا ہے۔

وزن: صدقہ فطر ایک مدنی صاع (مدینہ کا پیمانہ) ہے جو ہمارے وزن کے مطابق دو سیر گیارہ چھٹانک ہے۔ فی کس اتنی گندم یا اس کی قیمت ادا کرنا چاہئے۔

اجتماعیت: صدقہ فطر ادا کرتے وقت اجتماعیت کو قائم رکھنا چاہئے۔ تمام مسلمانوں سے جمع کر کے تقسیم کرنا چاہئے۔ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں اس کی وصولی کا سرکاری انتظام تھا۔ حضرت

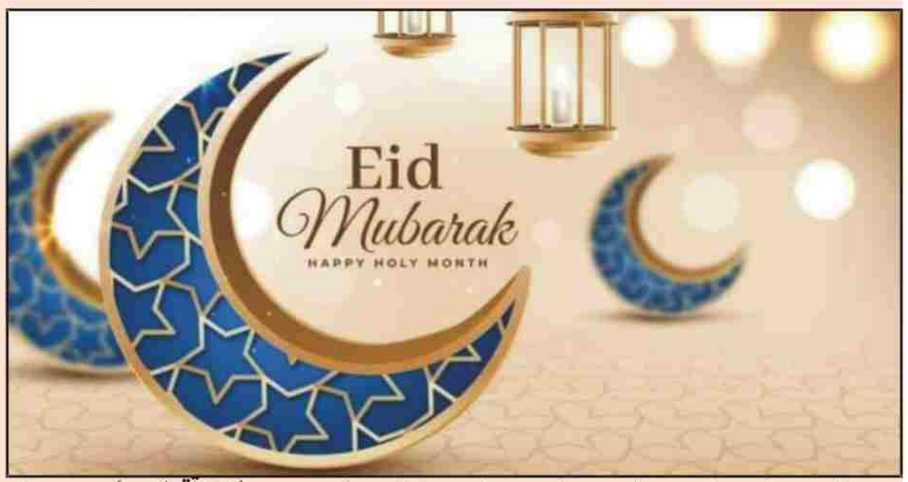

ہے، جس میں مسلمان دن کا آغاز دو رکعت شکرانے کی نماز سے کرتے ہیں اور پوری دنیا کے لیے دعاؤں کے ساتھ امن وآشتی کا پیغام دیتے ہیں، پھر اپنے اعز واقارب کی ضیافت مختلف قسم کے پکوانوں سے کرتے ہیں۔

شریعت نے عیدالفطر کے سلسلے میں چند ہدایات بھی دی ہیں جن کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

تکبیراتِ عید: اللہ اکبر اللہ اکبر لا إل※ إلا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

عید کی رات: یہ بھی عبادت کی رات ہے۔ حضرت ابوامامہ ☐ فرماتے ہیں: » من قام ليل العيد إيمانا واحتسابا لم يمت قلب※ حين تموت القلوب «

(قیام اللیل) "جو عید کی رات ایمان کے طور پر اور ثواب کی طلب کے لئے قیام کرے گا۔ تو اس کا دل قیامت کی ہولناکیوں میں مطمئن رہے گا" بعض سلف اس رات بھی چالیس رکعت ادا فرماتے تھے۔

غسل: عید کے دن غسل مستحب ہے، صحابہ و تابعین عید کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

کپڑے: عید کے لئے نئے کپڑے پہننے چاہئیں۔ اگر یہ میسر نہ ہوں، تو دھلے ہوئے پہنے۔

خوشبو: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا: "ہم عید کے دن عمدہ خوشبو استعمال کریں"

ناشتہ: عیدالفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے جانا سنت ہے (ابن ماجہ)... کیونکہ اس دن روزہ رکھنا شیطانی فعل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ میٹھی چیز ہو۔ آنحضرت ﷺ اس دن کھجوریں کھانے

عمر ☐ بھی خود تقسیم کرنے کی بجائے اجتماعی کھاتہ میں جمع کروا دیتے تھے۔ انفرادی طور پر دنیا پسندیدہ نہیں ہے۔

پیدل جانا: نماز عید کے لئے عیدگاہ کی طرف پیدل جانا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ سے اس سلسلے میں متعدد احادیث آئی ہیں۔ اکثر صحابہ ☐ کا بھی یہی مسلک اور عمل ہے۔

تبدیلی راستہ: رسول اکرم ﷺ ایک راستہ سے جاتے تھے اور دوسرے سے واپس تشریف لاتے اور راستہ میں تکبیراتِ عید کہتے۔

عورتیں بھی جائیں: حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کے عیدگاہ جانے پر بھی زور دیا ہے حتیٰ کہ کسی عورت نے نماز نہ پڑھنی ہو تو بھی جائے۔ صرف خطبہ سن لے اور اجتماعی دعا میں شامل ہو جائے۔ لیکن عورتوں کو سادہ لباس پہن کر جانا چاہئے۔ بھڑکیلے لباس سے قطعاً پرہیز کرنا چاہئے۔ پاؤں کے جوتے بھی سادہ ہوں، خوشبو لگا کر ہرگز نہ جائیں۔

نماز کا وقت اور جگہ: طلوع آفتاب سے قبل زوال تک نمازِ عید کا وقت ہے۔ لیکن اول وقت میں ادا کرنا بہتر ہے۔ نماز شہر سے باہر کھلے میدان میں ادا کرنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے صرف بارش کے موقع پر مسجد میں نمازِ عید ادا کی ہے۔ عیدگاہ میں منبر نہیں ہونا چاہئے۔

اذان اور اقامت: آنحضرت ﷺ نے نماز عید کیلئے کبھی اذان و اقامت نہیں کہلوائی (بخاری)

نماز کا طریقہ: عید کی نماز دو رکعت ہے اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ ۱۲ تکبیریں ہیں۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے کہنی چاہئیں۔

پہلے نماز پھر خطبہ: عیدگاہ جا کر امام پہلے نماز ادا کروائے پھر خطبہ دے۔ آنحضرت ﷺ اور خلفاءِ راشدین ☐ کا یہی دستور رہا ہے۔

سورتیں: آنحضرت ﷺ سور※ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سور※ الاعلیٰ اور دوسری میں سور※ الغاشیہ، بعض اوقات پہلی میں سور※ ق اور دوسری میں سور※ القمر اور اسی طرح بعض دفعہ پہلی میں سور※ الانبیاء اور دوسری میں سور※ الشمس پڑھا کرتے تھے۔

نفلی نماز نہیں: عید کے دن نمازِ عید سے پہلے یا بعد کوئی نفلی نماز نہیں ہے۔

خطبہ عید: امام مالک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: » لاينصرف حتى ينصرف الإمام « (موطأ) یعنی خطبہ عید سنے بغیر کوئی آدمی عیدگاہ سے نہ جائے"

مبارکباد: عید کے روز صحابہ کرام ☐ آپس میں ملتے تو یہ کہتے: » تقبل اللہ منا ومن※ « (فتح الباری) یعنی اللہ تعالیٰ ہم، تم سب سے قبول فرمائے۔

نماز کی قضا: اگر عید کی نماز رہ جائے تو دوسری نمازوں کی طرح اس کی قضا دی جاسکتی ہے (بخاری)

عید کے بعد چھ روزے: حضرت ابوایوب انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لئے، اس کو سال بھر کے روزوں کا ثواب ہے"

غزہ جنگ: عالمی طاقتوں کی بھرپور حمایت اور چھ ماہ کی طویل جنگ کے بعد کیا

اسرائیل حماس کا نام ونشان مٹا سکا؟

گذشتہ سال سات اکتوبر کو حماس کے جنگجو اسرائیل میں داخل ہوئے۔ انھوں نے قریب 1200 افراد کو قتل کیا اور سینکڑوں کو یرغمال بنا لیا۔ اس بات کو اب چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اس کے جواب میں اسرائیل نے حماس کا 'نام ونشان ختم کرنے' کا عزم ظاہر کیا تاکہ وہ اسرائیل کے لیے مزید خطرے کا باعث نہ بنے۔ اس نے اپنے عوام سے وعدہ کیا کہ تمام یرغمالیوں کو باحفاظت واپس لایا جائے گا۔ اس کے بعد ہونے والی تباہ کن جنگ میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت کے مطابق کم از کم 33 ہزار فلسطینی مارے جا چکے ہیں۔ غزہ میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس نے حماس کے ہزاروں جنگجو ہلاک کیے ہیں اور اس غزہ کے زیرِ زمین سرنگوں کے نیٹ ورک کو تباہ کیا ہے جس کے ذریعے حماس حملے کرتا تھا۔ بی بی سی ویریفائی نے اسرائیلی دفاعی فورسز (آئی ڈی ایف) کے پیغامات اور سوشل میڈیا پوسٹوں کا جائزہ لیا ہے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ اسرائیل اپنے مقاصد میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے۔

حماس کے کتنے رہنما ہلاک کیے گئے؟

7 اکتوبر سے قبل خیال تھا کہ غزہ میں حماس کے قریب 30 ہزار جنگجو ہیں۔ آئی ڈی ایف کے کمانڈروں نے یہ اعداد وشمار فراہم کیے تھے۔ حماس کی اعلیٰ قیادت جیسے اسماعیل ہنیہ، جنھیں گروہ کا مرکزی رہنما تصور کیا جاتا ہے، بیرون ملک رہائش پذیر ہیں۔ مگر خیال ہے کہ ان کی فوجی قیادت غزہ میں ہی رہتی ہے۔ حالیہ بیان میں آئی ڈی ایف نے کہا کہ اس نے جنگ کے آغاز سے اب تک حماس کے قریب 13 ہزار جنگجو ہلاک کیے ہیں۔ تاہم یہ نہیں بتایا گیا کہ ان اعداد وشمار تک کیسے پہنچا گیا۔ اسرائیل نے حماس کے ان رہنماؤں کے نام بھی شائع کیے ہیں جو اس کے بقول مارے جا چکے ہیں۔ اکتوبر سے اب تک اس فہرست میں 113 نام ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان کی اکثریت جنگ کے پہلے تین ماہ میں ہلاک ہوئی۔ اسرائیلی فوج نے رواں سال صرف مارچ میں کسی سینیئر حماس رہنما کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

26 مارچ کو آئی ڈی ایف نے حماس کی ملٹری ونگ کے نائب کمانڈر مروان عیسیٰ کی ہلاکت کا اعلان کیا۔ وہ اسرائیل کے سب سے مطلوب افراد میں سے ایک تھے۔ جنگ کے آغاز سے اب تک وہ حماس کے ہلاک ہونے والے سب سے سینیئر رہنما ہیں۔ امریکہ نے بھی اس ہلاکت کی تصدیق کی تاہم حماس کی طرف سے اس حوالے سے کوئی تصدیق سامنے نہیں آئی۔ آئی ڈی ایف کی جانب سے ہلاک ہونے والے حماس کے سینیئر رہنماؤں کی فہرست دی گئی ہے۔ تاہم یہ تصدیق کرنا ناممکن ہے کہ آیا وہ گروہ کے رکن بھی ہیں یا نہیں۔ ان میں سے ایک نام مصطفیٰ ثریا کا ہے جو جنوبی غزہ میں فری لانس صحافی کے طور پر کام رہے تھے۔ جنوری کے دوران ان کی گاڑی پر حملہ ہوا تھا۔ ہمارے جائزے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس فہرست میں کچھ نام ایک سے زیادہ مرتبہ لکھے گئے ہیں۔ جنوری کے دوران بیروت کے جنوبی علاقے میں حماس کے سیاسی رہنما صالح العاروری کی ہلاکت ایک دھماکے میں ہوئی۔ خیال ہے کہ اس حملے کے پیچھے اسرائیل تھا۔ تاہم ہم نے کچھ ماہرین سے بات کی ہے جن کا کہنا ہے کہ غزہ میں حماس کے بعض مقبول رہنماؤں اب بھی زندہ ہے، جیسے یحییٰ سنوار۔ انٹرنیشنل کرائسس گروپ میں اسرائیلی و فلسطینی امور کی تجزیہ کار میراف زونسزین کا کہنا ہے کہ آئی ڈی ایف (حماس کی اعلیٰ قیادت تک پہنچنے میں ناکام ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اسرائیل حماس کے مرکزی رہنماؤں کے خلاف علامتی سطح کی کارروائی بھی نہیں کر سکا اور نہ ہی علاقے میں حماس کا اثر ورسوخ کم ہوا ہے۔

غزہ میں کتنے یرغمالی موجود ہیں؟: اسرائیل کے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 7 اکتوبر کو 253 لوگوں کو یرغمال بنایا گیا تھا۔ ان کی تفصیلات کچھ یوں ہیں: 109 یرغمالیوں کو قیدیوں کے تبادلے کے مختلف معاہدوں کے تحت رہا کیا گیا تین کو اسرائیلی فوج نے آپریشنز کے دوران ریسکیو کیا۔ 12 یرغمالیوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ آئی ڈی ایف نے اپنے آپریشن کے دوران اپنے ہاتھوں تین یرغمالیوں کی ہلاکت کی تصدیق کی۔ سب سے کم عمر یرغمالی 18 سال کا ہے اور سب سے معمر فرد کی عمر 85 برس ہے۔ بقیہ 129 یرغمالیوں میں سے اسرائیل کے مطابق کم از کم 34 کی ہلاکت ہو چکی ہے۔ حماس کا کہنا ہے کہ ہلاک ہونے والے یرغمالیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہے۔ اس کے بقول ان کی اموات اسرائیلی فضائی کارروائیوں کے دوران ہوئیں۔ تاہم ان دعوؤں کی آزادانہ تصدیق ممکن نہیں۔ حماس کے حملوں میں دو سب سے کم عمر یرغمالی ایریئل اور کفیر تھے جن کی اغوا کیے جانے کے وقت عمریں بالترتیب 4 برس اور نو ماہ تھیں۔ ان کی اموات کی بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں تاہم ان کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

حماس کی سرنگوں کے نیٹ ورک کو کتنا نقصان پہنچایا گیا؟

اسرائیل کے حماس کو ختم کرنے کے عزم میں اس کے غزہ میں زیر زمین سرنگوں کے نیٹ ورک کو ختم کرنا بھی شامل تھا جس کے ذریعے اس کے جنگجو اور اشیا کی نقل مکانی کی جاتی ہے۔ آئی ڈی ایف کے ترجمان جوناتھن کنریکس نے اکتوبر میں کہا تھا کہ 'غزہ کی پٹی میں ایک تہہ شہریوں کی ہے اور دوسری حماس کی۔ ہم حماس کی بنائی گئی اس دوسری تہہ تک پہنچنا چاہتے ہیں۔' حماس نے پہلے کہا تھا کہ اس کا سرنگوں کا نیٹ ورک 500 کلومیٹر طویل ہے۔ تاہم اس کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکتی۔ ہم نے آئی ڈی ایف سے پوچھا کہ اس نے کتنی سرنگیں اور مجموعی طور پر سرنگوں کے نیٹ ورک کو کس حد تک تباہ کیا ہے۔ اس کا جواب تھا کہ اسرائیلی فوج نے 'غزہ میں دہشتگردوں کے انفراسٹرکچر کو بڑی پیمانے پر تباہ کیا ہے۔' آئی ڈی ایف نے بارہا اس کے شواہد دکھائے ہیں جب اس نے حماس کی سرنگوں کے خلاف آپریشن کیا۔ مثلاً آئی ڈی ایف نے نومبر میں ویڈیو جاری کی تھی جس میں غزہ شہر میں الشفا ہسپتال کے نیچے سرنگوں کو دکھایا گیا۔ اسرائیل کا کہنا تھا کہ یہ حماس کا کمانڈ سینٹر تھا۔

یہ جاننے کے لیے کہ اسرائیلی فورسز نے مجموعی طور پر کس حد تک اس نیٹ ورک کو بے نقاب کیا ہے، بی بی سی ویریفائی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹیلی گرام پر آئی ڈی ایف کے پیغامات کا جائزہ لیا ہے۔ یہ پیغامات 7 اکتوبر 2023 سے 26 مارچ 2024 تک غزہ میں سرنگوں کے حوالے سے تھے۔ ان پیغامات میں 198 مرتبہ سرنگوں کی دریافت کا ذکر کیا گیا جن میں اسرائیلی فوج نے کہا کہ اس نے سرنگوں کی نشاندہی کی ہے۔ مزید 141 پیغامات میں سرنگوں کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔ ان میں سے اکثر پیغامات میں مخصوص مقامات کے حوالے سے تفصیلات نہیں ہیں۔ یعنی یہ دیکھنا ناممکن ہے کہ آئی ڈی ایف نے کس حد تک سرنگوں کا نیٹ ورک تباہ کیا ہے۔ غزہ کے زیر زمین بھول بھلیاں میں کئی جزو ہیں۔ ان میں راستے، مختلف سائز کے کمرے اور سرنگ کو زمین کی سطح سے ملانے والے گڑھے ہیں۔ 36 پیغامات میں سرنگوں کے 400 داخلی راستے تباہ رنے کا دعویٰ کیا گیا۔ تاہم اسرائیل کی رچمن یونیورسٹی میں زیرِ زمین جنگوں کی ماہر ڈیفنی رچمنڈ بارک کا کہنا ہے کہ اسے پوری سرنگ سمجھنا گمراہ کن ہوگا۔ وہ کہتی ہیں کہ ان راستوں کو تباہ کرنے کے باوجود سرنگ اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ 'میرا نہیں خیال اس جنگ کے دوران ہم نے سرنگوں کو تباہ ہوتے دیکھا ہے۔'

اسرائیلی کارروائیوں کی بھاری قیمت

غزہ میں اسرائیل کے جنگ کے حوالے سے دعوؤں پر فلسطینیوں کو بھاری قیمت چکانا پڑی ہے۔ حماس کے زیرِ انتظام وزارت صحت کے مطابق 33 ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ فلسطینی وزارت صحت کے پانچ اپریل کے اعداد وشمار کے مطابق ہلاکتوں کا 70 فیصد حصہ خواتین اور بچوں پر مشتمل ہے۔ اس جنگ نے کئی شہریوں کو بے گھر کیا ہے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے حماس کے انفراسٹرکچر کو تباہ کرنے کی کوششوں کے دوران کئی معصوم لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق غزہ میں 17 لاکھ لوگ بے گھر ہوئے ہیں۔ غزہ کے رہائشی علاقے برباد ہوئے، گلیاں ملبے کا ڈھیر بن گئیں، یونیورسٹیاں زمین بوس ہوئیں اور زرعی زمین بنجر ہو گئی۔

سیٹلائٹ ڈیٹا کے مطابق 7 اکتوبر سے اب تک غزہ کی 56 فیصد عمارتیں منہدم یا تباہ ہو چکی ہے۔ جنگ کے چھ ماہ بعد بھی یہ واضح نہیں کہ آیا اسرائیل اپنے اہداف حاصل کر سکا۔ (بہ شکریہ بی بی سی اردو)

عید نامہ

جس طرف بھی دیکھو جوش و ولولہ ہے عید کا
تیری رحمت نے اے رب کیا دن دیا ہے عید کا

میرے روزوں کا تجھے ہے واسطہ آجائے یار
تیرے بن موسم بڑا بے ذائقہ ہے عید کا

بھول کر شکوے گلے آؤ گلے لگ جائیں یار
کیا مقدس آج یہ موقع ملا ہے عید کا

کیا دوانہ ہے ترے سینے سے لگنے کے لئے
منتظر بارہ مہینوں تک رہا ہے عید کا

کل کا سورج نکلے گا دیتا ہوا سرمستیاں
سامنے کی چھت پہ دیکھو چاند اگا ہے عید کا

دلنشیں چہرے حسیں ملبوس اور نکھرے بدن
یعنی کے ہر ایک منظر خوشنما ہے عید کا

اے مرے ہمدم ترے قربِ جمیلہ کے طفیل
وصل کی شب سا نشیلا دن بنا ہے عید کا

کیا ہوا ہے آپ کیوں ہیں اس قدر رنجیدہ رو
جب کہ ہر اک سمت ہنگامہ بپا ہے عید کا

ذکی طارق بارہ بنکوی
سعادت گنج، بارہ بنکی، اتر پردیش، انڈیا

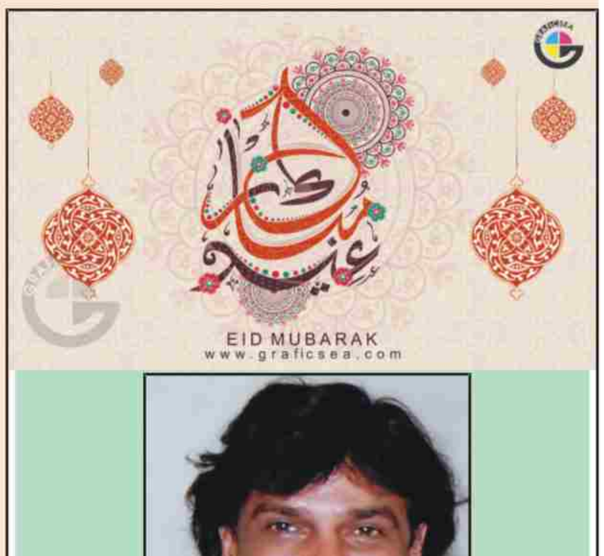

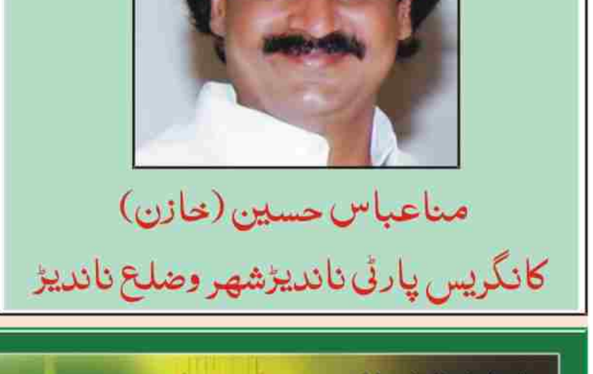

غزہ کی ماں کے الفاظ!

امتیاز احمد تارڑ

غزہ کی ایک ماں کے الفاظ سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔وہ کہتی ہے: میں نے اُس بیٹے کو کھو دیا،جس کی پیدائش کے لیے ہم نے آٹھ سال انتظار کیا تھا۔میں کہتی تھی: میرے بیٹے کا چاند سا چہرہ ہوگا،سنہرے ریشمی بالوں کو سنواروں گی،سیب جیسی گلابی گالوں،کومل چہرے، پھول سے ہاتھ پاؤں کو چوموں گی۔اس کی توتلی باتوں سے محظوظ ہوں گی۔اس کے لیے کھلونے لاؤں گی۔انگلی پکڑ کر اسے چلنا سکھاؤں گی۔نت نئے کپڑے خریدوں گی۔اسے محبتوں شفقتوں اور نازو سے پالوں پوسوں گی،مگر آج میرے خواب چکنا چور ہوگئے۔ننھا پھول کھلنے سے پہلے ہی مرجھا گیا۔میری حسرتیں پوری ہونے سے پہلے ہی دم توڑ گئیں۔یہ سوچا بھی نہ تھا کہ ننھے پھول کو خود ہی لحد میں اتارنا پڑے گا۔اے میرے بچے جب تو پیدا ہوا تب ہم نے اپنی ذات کے لیے جینا چھوڑ دیا،گرمی سے لڑے،سردی کا مقابلہ کیا،حالات کے پنجوں اور جبڑوں سے تیرے لیے رزق نکالا،اپنی زندگی کو قربان کیا،عیش وعشرت بھول گئے،جذبات کو سلا دیا،یہ سب کچھ،صرف تیرے چہرے پر ایک مسکراہٹ دیکھنے کے لیے۔جنگ کے لیے قانون بن چکے مگر فلسطین پر وہ لاگو نہیں ہوتے،اس لیے کہ وہ مسلمان ہیں۔جنگل کا بھی کوئی قانون ہوتا ہے،گھونسلے سے کوئی بچہ گرے تو سارا جنگل جاگ اٹھتا ہے۔مگر فلسطین میں جنگل کا قانون بھی نہیں۔دکھوں کی طویل داستاں کہنے کے بعد اس نے آسماں کی طرف منہ کر کے اپنے رب سے کوئی سرگوشی کی اور اس کے آنسو تھم گئے۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی راز و نیاز کے بعد میں خوف میں مبتلا ہوں کہ کہیں 2 ارب مسلمانوں پر رب کا عذاب ہی نہ آجائے۔ایک فلسطینی بچے سے ٹی وی اینکر نے پوچھا بڑے ہو کر کیا بنوں گے۔اس نے جو بات کہی وہ قلم پر لانے سے ہاتھ لرزتے ہیں۔وہ بولا: ہم بڑے ہی نہیں ہوتے۔مجھے اس وجہ سے بھی خوف آرہا ہے کہ میرے ملک کے سینیٹرز نے گرم سوٹ پہن کر ٹھنڈے حال میں ایک قرار داد پیش کی۔صحافت کو پیغمرانہ پیشہ قرار دیکر ایوان اقتدار کی سیڑھیاں چڑھنے والے محترم سینیٹر عرفان صدیقی نے وہ قرارداد پڑھی۔آپ بھی سن لیں۔''میرے غزہ کے نہتے باسیو!میرے غزہ کے پھول جیسے بچوں۔اپنے بچوں کو موت کی آغوش میں جاتے دیکھتی ماؤں' میری بہنوں' میری بیٹیوں' میرے بزرگوں،میرے نوجوان بیٹو!ہم پاکستان کے 24 کروڑ لوگ سب کچھ دیکھ رہے ہیں،ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسرائیل نے ظلم و بربریت کی انتہا کردی ہے۔دیکھ رہے ہیں کہ تمہارے گھر کھنڈر ہو رہے ہیں۔دیکھ رہے ہیں کہ تمہاری بستیاں ملبے تلے دبی قبرستان بن رہی ہیں۔دیکھ رہے ہیں کہ تمہارے ہسپتال' سکول' گھر سب ظالمانہ بمباری کا نشانہ بن رہے ہیں۔دیکھ رہے ہیں کہ تم بھوک اور پیاس سے بلک رہے ہو۔دیکھ رہے ہیں کہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں بچی۔دیکھ رہے ہیں کہ چاروں طرف غارت گری کے بھوت رقص کررہے ہیں۔دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح بچ جانے والے زخمی بچے ماں باپ کی لاشوں سے چمٹے ہیں۔ہم یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔تمہارے دکھ درد میں شریک ہیں۔لیکن میرے پھول جیسے بچوں،میری ماؤں' میری بیٹیوں ہم تم سے بھی بڑے بے بس ہیں۔ہم ان طاقتوں کا نام بھی نہیں لے سکتے ،جو تم پر ظلم ڈھا رہی ہیں ہمیں بھی زندہ رہنے کیلئے روٹی چاہیے۔ڈالر چاہیں۔ہمیں معاف کردو۔آج نیل سے کاشغر کی خاک تک دوارب مسلمان نہیں،راکھ کا ایک ڈھیر ہے،ہم بھی اس ڈھیر کا ایک حصہ ہیں،ہمیں معاف کردو،ہم تمہاری مدد نہیں کرسکتے تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتے ،بس اتنی التجا ہے کہ روز محشر اللہ کے حضور ہماری شکایت نہ کرنا اور کردیں تو حضور انور کی آنکھ سے بچا کر کرنا،ہم کس طرح نبی رحمت کا سامنا کریں گے''۔

ایک وقت تھا جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا،تب محترم عرفان صدیقی جہاد بالقلم کرتے ہوئے صف اول میں کھڑے نظر آئے،تب انھوں نے اپنے قلم کو تلوار بنا کر صحافت کی دنیا میں ایک نئی تاریخ رقم کی۔انھوں نے گلابی آنکھوں،شہابی گالوں اور سنہری بالوں والی معصوم بچیوں کے نوحے لکھے۔سقوط قندھار سمیت میدان جنگ میں حریف کی بکھری لاشوں، جلتے خیموں،ٹوٹتی طنابوں اور راکھ کے ڈھیروں کو کالم کا حصہ بنایا۔امریکہ طاقت کے زعم،طاقت آزمائی کے جنوں،خدا فراموشی،خودسری اور رعونت کے تند خو گھوڑوں پر سوار تھا مگر ہمارے محترم کالم نگار نہ اس سے مرعوب ہوئے نہ دلبرداشتہ۔مگر آج پارلیمنٹ کی بے بسی دیکھ کر دکھ ہوا۔عرفات ابو عاصی کو آج بھی وہ لمحات یاد ہیں۔جب الاہلی ہسپتال حملے میں اس نے اپنے دو بیٹوں،ایک بھائی اور اپنی بہن کے دو بیٹوں کو کھویا تھا۔اس کا گھر مٹی کا ڈھیر بن چکا۔مگر وہ آج بھی اسرائیل کے خاتمے کے لیے پر عزم ہے۔عرفات کے بیٹوں احمد اور مازن کی عمریں بالترتیب 13 اور 17 سال تھیں۔اپنے بیٹوں کو کھونے کی تلخی کے بارے میں وہ بتاتے ہیں: میری شادی کے آٹھ سال بعد آئی وی ایف علاج کی مدد سے ہمارا بڑا بیٹا مازن پیدا ہوا تھا،جس کی عمر 17 سال تھی اور مازن کی پیدائش کے چار سال بعد احمد کی پیدائش ممکن ہوئی۔ہسپتال پر ہونے والے حملے کے نتیجے میں اپنے خاندان کے پانچ انتہائی قریبی افراد کی ہلاکت کی خبر موصول ہونے کے بعد عرفات ان کی مسخ شدہ لاشیں دیکھنے نہیں گئے اور اپنی بہن کے شوہر سے درخواست کی کہ وہ انکے دونوں بیٹوں،چھوٹے بھائی اور دو بھتیجوں کی تدفین کا بندوبست کریں۔عرفات کا کہنا ہے: میں نے اپنے دونوں بیٹوں کو مارے جانے کے بعد نہیں دیکھا اور نہ ہی میری بیوی نے انھیں دیکھا،ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے ذہن میں ان کی آخری تصویر دو کٹی پھٹی لاشوں کی صورت میں بنے۔کابل،قندھار،ہرات،قلعہ جنگی پر اگر نوحے لکھے جاسکتے ہیں تو کیا عرفات کا غم ان سے کوئی کم ہے۔شاعر نے کہا نبذ وا!جس راستے پر تو روانہ ہے،وہ ترکستان کو جاتا ہے،حجاز کو نہیں۔ہمارے لیڈر شاید امریکہ کو زمینی خدا سمجھ بیٹھے ہیں۔سپر پاور صرف ایک ہی ہے،اللہ۔باقی سب پانی کا ایک بلبلہ۔حکمران بھی سچائی،ایثار،خودداری،قومی اتحاد،اعتدال اور جدو جہد کا راستہ تلاش کریں۔باقی تاریکیوں میں گم ہوجانے راستے،سرابوں پر تمام ہونیوالی پگڈنڈیاں۔سب نے مقررہ وقت پر مٹی میں مل کر مٹی ہوجانا،لاکھوں بادشاہ،ہزاروں مصاحب رزقِ خاک ہوچکے اور ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔رزم گاہوں میں سپاہی ہی نہیں تماشائیوں کی حسیات بھی تیز ہو جاتی ہیں۔ہم سپاہی تو نہ بن سکے،کاش!تماشائی ہی بن جاتے۔تو اس قدر بے بسی کا اظہار نہ کرتے۔

غزہ: 'آخر کون سی عید؟

ہماری روزمرہ کی زندگی میں تو کچھ بھی معمول پر نہیں'

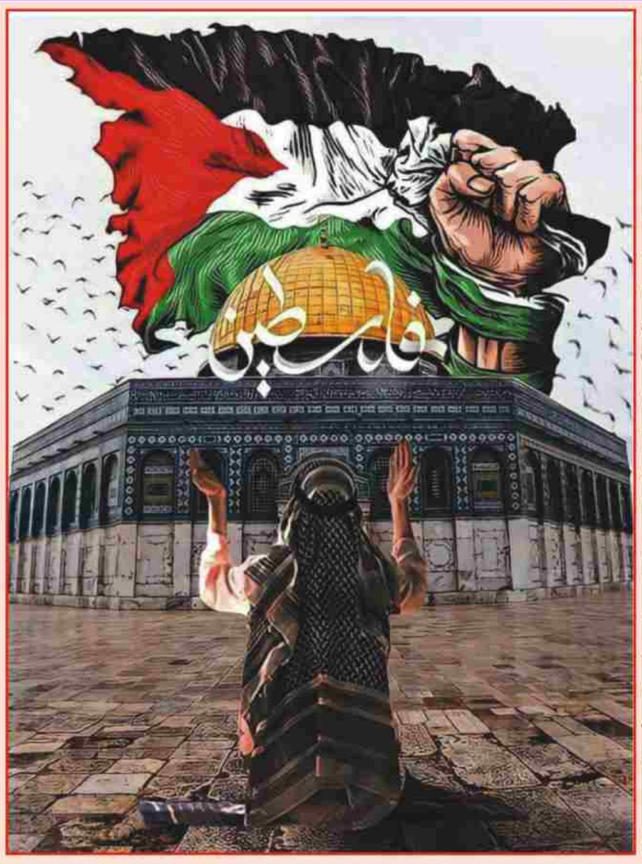

رمضان کے مقدس مہینے کے اختتام پر دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمان آج عید الفطر منا رہے ہیں تاہم اس برس غزہ میں جاری جنگ میں خاص طور پر فلسطینی علاقوں میں عید کی خوشیاں ماند پڑ گئی ہیں۔مقبوضہ مشرقی یروشلم کے پرانے شہر کی گلیوں میں اذان کی آواز گونجتی ہے اور پھر یہ ایک اسرائیلی چوکی سے گزر کر 35 برس کی الہام کے گھر کے تک سنائی دیتی ہے۔'کیا آپ اسے سن سکتی ہیں؟' وہ پرجوش ہو کر پوچھتی ہیں۔'یہ الاقصیٰ (مسجد) سے ہے۔'مسجد اقصیٰ مذہب اسلام کے مقدس ترین مقامات میں سے ایک ہے۔یہ مسجد الہام کی دہلیز پر ہی واقع ہے۔یہ متنازع سرزمین بھی ہے اور اسے 'ٹیمپل ماؤنٹ' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، جو یہودیت کا مقدس ترین مقام ہے۔الہام جانتی ہیں کہ ان کی یہاں رہائش ہونا کتنے اعزاز کی بات ہے۔وہ کہتی ہیں کہ 'یہ ایک روحانی تحفہ ہے۔ ہر کوئی اس کے لیے مجھ پر رشک کرتا ہے۔وہ مجھے کہتے ہیں کہ تم بہت خوش قسمت ہو'سماجی کارکن الہام تقریباً 450 افریقی فلسطینیوں میں سے ایک ہیں، جو اس پرانے شہر کے مسلمان گھرانوں والے حصے میں آباد ہیں۔سنہ 1917 میں یروشلم پر انگریزوں کی حکمرانی سے قبل ان کے گھر کبھی عثمانیوں کے زیر استعمال جیلیں تھی۔برسوں بعد جب برطانوی حکام نے یروشلم کے انتہائی متنازع مفتی اعظم شیخ حاج امین الحسینی کو قتل کرنے کی کوشش کی تو انھوں نے یہ جگہ جذبہ خیر سگالی کے طور پر 'افریقی فلسطینی' کمیونٹی کو تحفے میں دے دی۔ایک افریقی فلسطینی گارڈ نے مفتی اعظم کی جان بچائی تھی اگرچہ اس دوران وہ خود قتل ہوگئے تھے۔اس علاقے میں تین چار نسلوں سے رہنے والی یہ کمیونٹی 'اب الاقصیٰ کے محافظ' کے نام سے مشہور ہے۔الہام کا کہنا ہے کہ اس برس مشرقی یروشلم میں رہنے والے فلسطینی مسلمانوں میں موجود بے بسی کے احساس کو کوئی چیز خوشی میں نہیں بدل سکتی۔وہ طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہتی ہیں کہ 'آپ 'عید مبارک' کہہ سکتے ہیں اور اکٹھے ہو کر گھر والوں کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں لیکن آخر کون سی عید؟' وہ کہتی ہیں کہ 'کوئی رمضان نہیں،کوئی عید نہیں۔ہماری روزمرہ کی زندگی میں کچھ بھی تو معمول پر نہیں۔ہم صرف بیٹھ کر غزہ کے بارے میں سوچتے ہیں۔مسجد اقصیٰ جمعے والے روز ہمیشہ ہی کھچا کھچ بھری ہوتی ہے مگر حالیہ برسوں میں اسرائیلی حکام نے ماہ رمضان میں سکیورٹی کو بنیاد بنا کر یہاں تک رسائی محدود کردی۔الاقصیٰ کے قریب چھوٹے موٹے واقعات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں مگر یہ ماضی میں رونما ہونے والے واقعات کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔اس سال غزہ کے تنازعے کے ساتھ خاص طور پر ایسے اندیشے تھے کہ کشیدگی میں اضافہ ہوگا اور اسی تناظر میں یہ اعلان بھی کیا گیا تھا کہ صرف 55 سال سے زیادہ عمر کے مردوں اور 50 سے برس سے زیادہ عمر کی خواتین کو داخلے کی اجازت ہو گی۔اس کے باوجود باہر تعینات محافظوں نے اپنی صوابدید پر ہر عمر کے زائرین کو جانے کی اجازت دی اور دسیوں ہزار لوگ اس جگہ پر نماز ادا کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں، جہاں سے ان کے خیال میں پیغمبر اسلام جنت کے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔الہام خود بغیر کسی مشکل کے اس مسجد میں جاتی ہیں۔امام خطبہ دینا شروع ہوتے ہیں اور ان کے ذہن میں صرف ایک ہی بات ہے۔'سخت سردی، جان لیوا ٹھنڈ اور ہماری پیاری سرزمین،غزہ سے اعضا اور خون کے چشمے کے مناظر۔۔ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ان دلوں سے جو پتھروں کی طرح سخت ہوں یا اس سے بھی سخت، ہمدردی، رحم اور انسانیت سے عاری۔ اے اہل غزہ خدا تمھارا محافظ ہو'ہر کوئی غزہ کے لیے دعا کر رہا ہے۔غزہ اب مزاحمت کی علامت بن چکا ہے۔کچھ مسلمان، جنھوں نے پہلے رمضان کے دوران روزے نہیں رکھے تھے،نے اس سال پہلی بار اپنے ساتھی فلسطینیوں کے لیے روزے رکھے۔مسجد میں خطبہ دینے والے پروفیسر مصطفیٰ ابوسوی کہتے ہیں کہ مشرقی یروشلم کے مسلمان دل شکستہ ہیں۔'رمضان روحانیت، خود شناسی، خیرات اور انسانیت میں اپنے بہنوں اور بھائیوں کی دیکھ بھال کا مہینہ ہے۔ہم اپنی پوری کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں مگر یہ رمضان غزہ میں ایک نسل کشی کے دوران گزرا، جہاں موت،قحط اور درد کے علاوہ ہر چیز کا فقدان ہے۔'اسرائیل نے کہا ہے کہ نسل کشی کے الزامات 'اشتعال انگیز' ہیں اور اس کا بین الاقوامی قانون کی پاسداری کے لیے 'عزم غیر متزلزل' ہے۔اپنے گھر سے ایک منٹ کے پیدل سفر پر الہام مسلم کوارٹر کی گلیوں میں لگے ہوئے بازار کے سٹالوں سے تیزی سے گزرتی ہیں۔جیسے ہی وہ اپنے پڑوس میں داخل ہوتی ہیں تو وہ دیکھتی ہیں کہ بہت زیادہ آرٹ ورک سے دیواروں کو آراستہ کیا گیا ہے۔ایک پینٹنگ میں افریقی براعظم کا خاکہ دکھایا گیا ہے،جس میں مصر کے ساتھ فلسطین کے نقشے کا خاکہ منسلک ہے۔وہ افطار کے لیے وقت پر گھر پہنچ جاتی ہیں۔یہ کھانا انھیں اپنے خاندان سمیت دن بھر روزہ رکھنے کے بعد نصیب ہو رہا ہے۔گھر میں خوب چہل پہل ہے اور یہاں ان کی والدہ اور خالہ گپ شپ کر رہی ہیں۔جب وہ کھانے کے لیے تیاری کر رہے ہوتے ہیں تو بات چیت مسلسل خبروں سے سماجی مسائل کی طرف نکل جاتی ہے، ان کا دن،ان کی نماز کی عادات سے لے کر غزہ تک کے موضوع پر بات ہوتی ہے۔پھر بات چیت کا موضوع غزہ کی جنگ بن جاتا ہے۔الہام کی خالہ نے کہا کہ 'اے خدا،ہم ایک ہی چھت کے نیچے کھا رہے ہیں۔اے خدا،ہم یہاں مزے میں۔'اس عید پر افریقی فلسطینی کمیونٹی کے ارکان کا کہنا ہے کہ وہ غزہ میں رہنے والوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کر رہے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اس بار عید بس برائے نام ہی منائی جائے گی۔الہام کہتی ہیں کہ 'کوئی خوشی نہیں۔'ان کے مطابق 'ہم نے اپنے گھروں کو سجایا نہیں، ہمارے گھر کوئی مہمان نہیں آئے ہیں۔صرف رمضان کی روحانی اور رسمی علامات ہی ہیں۔'

بشیرا مراثی اور معاشرتی المیہ

کہتے ہیں کے بشیرا نام کا ایک میراثی اپنے گاؤں اور میراثی فیملی کو چھوڑ کے شہر آگیا۔کام پیدائش سے ایک ہی کرتا چلا آیا تھا۔تو شہر میں بھی گلے میں ڈھول ڈالے،رنگین کپڑے پہنے ،لمبے بال دھمال کے انداز میں ہلاتے تابڑ توڑ ڈھول بجاتا پھرتا تھا۔جیسا کہ ہر کسی کا ایک دن آتا ہے تو اسے بھی ایک دن کسی میوزک ڈائریکٹر نے اپنے اسٹوڈیو میں بھرتی کرلیا۔جہاں سے بشیرا ترقی کرتے کرتے پہلے اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنا اور پھر اپنا الگ سٹوڈیو بنا کر میوزک ڈائریکٹر "استاد بشیر خاں" کے نام سے شہرت پائی۔وقت گزرتا گیا۔استاد بشیر کی دُھنیں عالمی سطح پر مقبول ہوئیں۔فلموں میں استاد کا نام میوزک کی مد میں شامل ہونا کامیابی کی ضمانت ہوتا۔بات نگار ایوارڈ سے تمغۂ حسنِ کارکردگی تک پہنچی۔لالی سے بالی اور پھر ہالی تک کا سفر منٹوں میں طے ہوا۔آسکر کے لئے نامزدگی ہوئی۔امریکہ منتقلی اور پھر مستقل سکونت اختیار کی۔گوری میم سے شادی ہوئی۔ڈاکٹریٹ کی اعزازی سند آکسفورڈ نے عطا کی۔میلوں،نمائشوں کے فیتے کٹوائے گئے۔فراری میں ڈرائفٹنگ اور فائیو اسٹار ہوٹلوں کے سوئمنگ پول میں ڈبکیاں لگیں۔دنیا کے سفر اور پذیرائی ملی۔برطانیہ میں مشرق کی آواز، جاپان میں مہاتما بودھ کا پرتو اور افغانستان میں واجب القتل قرار دیا گیا۔کیسینو میں لاکھوں کی شرطیں لگیں اور بیگ سے ڈرگز برآمد ہوئی۔کپڑوں کا ایک انٹرنیشنل برانڈ متعارف کرایا۔"چودھری بشیر اینڈ سنز" کے نام سے سپر اسٹورز کی ایک چین بھی بنائی۔پچاس سال گزر گئے ۔چوہدری بشیر کے گھٹنے سیڑھیاں چڑھتے کٹک کٹک کرنے لگے۔گوری میم بھی "ٹائی ٹینک" میں "بلیو ہارٹ" سمندر بُرد کرنے والی بُڈھی جیسی ہوگئی۔اب چوہدری صاحب کو خدا یاد آیا ۔حج کیا،برف جیسی سفید داڑھی چھوڑی،پانچ وقت نماز شروع کی۔وطن واپس آئے، انسانیت کی خدمت کے لئے ٹرسٹ قائم کیا۔وعظ و نصیحت کی،رمضان ٹرانسمین میں غریبوں کے گردے کے آپریشن کرانے۔اپنے گاؤں میں بقیہ زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا۔گاؤں میں حویلی تعمیر کی،کنواں کھدوایا، اسکول بنوایا، اپنے ماں باپ کی قبر پر مقبرہ اور "استاد حاجی رشید خاں مرحوم" اور "محترمہ بی بی اللہ بچائی خاتون مرحومہ" کا کتبہ آویزاں کیا۔مسجد و مدرسے کی تعمیر کی اور حویلی میں آخری ایام یادِ الٰہی میں گزارنے لگے۔تو صاحبو! گاؤں میں چوہدری بشیر خاں کی عزت واحترام اور رعب و دبدبے کا یہ عالم کہ جہاں سے وہ کلف لگے سوٹ اور اونچے شملے کی پگڑی میں ملبوس گزرتے،لوگ سلام چوہدری صاحب کہہ کر جھکتے۔اہم مسائل کے فیصلے چوہدری صاحب کی حویلی کے صحن میں سنائے جاتے۔غریبوں کا علاج ہو کہ بچیوں کی شادی،اسکول کی تقسیمِ اسناد ہو یا الیکشن مہم،چوہدری صاحب کی شرکت کے بغیر سب ادھورا تھا۔پھر ایک روز چوہدری صاحب کی خوبرو پوتی ان سے ملنے امریکہ سے گاؤں آئی۔پہلی بار گاؤں کا ماحول اور کلچر دیکھا،اچھا لگا،چند دن رہنے کا فیصلہ کیا۔گاؤں سے باہر کار میں گھومنے نکلی،ایک پراڈو سے گاڑی کا معمولی سا ایکسیڈنٹ ہوا۔پراڈو سوار سے بحث،تعارف،دوستی اور پھر محبت ہوئی۔بات شادی تک پہنچی۔چوہدری صاحب لڑکے کے باپ سے ملے،حسب نسب پوچھا،جواب ملا چوہدری فرزند علی نام ہے۔پڑوس کے گاؤں میں جاگیر ہے،پیسے کی ریل پیل ہے،اچھا اور بااثر خاندان ہے۔چوہدری صاحب نے فیصلہ بچوں پر چھوڑ دیا۔بقیہ خاندان بھی گاؤں آیا۔نکاح کی تاریخ طے ہوگئی۔حویلی سجا دی گئی۔شادی کی محفل تھی۔بارات پہنچی۔پتا چلا کہ لڑکی کے دادا شہر سے آئے ہیں۔چوہدری صاحب کی نشست کے برابر میں لڑکی کے دادا براجمان ہوئے۔تعارف ہوا،کچھ آنکھیں چار ہوئیں،کچھ یادداشت کھنگالی گئی،آخر کار ایک دوسرے کو پہچان لیا گیا۔پرانی شناسائی نکلی۔"اوئے بشیرے کنجر!تو کا ہے کا چوہدری" سوال ہوا۔"اوئے بوٹے مسیح!مُسلی تو کب مسلمان ہوا؟" کا جواب ملا۔تلخ کلامی ہوئی "اوئے لعنتی دی اولاد" "اوئے میراثیاں دا ٹولہ"،"اوئے بلی، کتے کھان والیو"۔"اوئے دلیو،شیدے،ناچیز اولادو"،"اوئے سورا"۔۔۔شرکاء حیرت سے دیکھ رہے تھے۔گالیاں ایسی تھیں کہ لوگوں کے وضو ٹوٹ جائیں۔لوگ کانوں کو ہاتھ لگاتے واپس جا رہے تھے۔اونچے شملے تھے،کلف لگے سوٹ تھے،دولت تھی،عزت تھی، سوشل ورک تھا، اعزازی ڈگری تھی ۔۔۔پر زبان بازاری تھی۔ماؤں کے بچے چھوڑ کے آشناؤں کے ساتھ بھاگ جانے کے قصے تھے۔ناجائز تعلقات کی داستانیں تھیں۔بشیرے میراثی کو چوہدری بشیر خاں بننے میں گو پچاس برس لگے ہوں، واپسی پانچ منٹ میں ہوئی تھی۔سب کو سبق مل گیا تھا کہ زمان و مکاں کی تبدیلی ہو یا پوزیشن و لباس کی۔اسے ایوان اقتدار پر براجمان کیا جائے یا عطر میں بسا کر منبر و محراب کا ٹھیکہ دار بنا دیا جائے،انسان کی اصل کبھی تبدیل نہیں ہوتی اور منہ کھولتے ہی اوقات کا پتا چل جاتا ہے۔

منقول محمد سعد اکبر عمشان چاوش
افریقہ والے

شکر اللہ عید آئی ہے

سعدیہ فاطمہ عبدالخالق' مدینۃ العلوم گرلز پرائمری اسکول ناندیڑ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات میں رکھا اس سے بھی زیادہ شکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی میں رکھا، رمضان کے روضے پورے ہوتے ہی ہم انعام الٰہی کے دن میں داخل ہوگئے،بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہوں کہ یہ دن دیکھنے ملا،تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور ساری نعمتیں اسی کی دی ہوئی ہیں،مومنین کے لئے دو ہی عیدیں ہیں،ایک عید الفطر اور ایک عید الاضحیٰ،قرآن مجید رمضان کے روزوں سے متعلق دو مصلحتیں بیان کرتا ہے،ایک یہ کہ مسلمانوں میں تقویٰ پیدا ہو،(لعلکم تتقون) اور دوسرے اس کی اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے جو اس نے ماہ مبارک میں نازل کیا،(لتکبر وا اللہ علی ماہدیکم و لعلکم تشکرون)

اللہ کا حکم ادا کر کے ایک مسلمان مہینہ بھر کی مشقت اٹھا کر نہ صرف روزہ رکھتا ہے بلکہ اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے روزے میں مکمل ایمان و احتساب کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ وہ اس روزے سے وہ اجر حاصل کرسکے جس کا ذکر کیا گیا اور جس کا وہ حق دار بھی ہوگا۔یوم عید ماہ صیام کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ سے انعامات پانے کا دن ہے تو اس سے زیادہ خوشی و مسرت کا موقع کیا ہوسکتا،یہی وجہہ ہے کہ امت مسلمہ میں اس دن کو ایک خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے،علمائے کرام نے لکھا ہے کہ عید لفظ ※※ عود،، سے مشتق ہے، جس کے معنی ※※ لوٹنا،، کے ہے،یعنی عید ہر سال لوٹتی ہے،اس کے لوٹ کر آنے کی خواہش کی جاتی ہے،اور فطر کے معنی ※※ روزہ توڑنے یا ختم کرنے،، کے ہیں،چونکہ عید الفطر کے روز، روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے،اور اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو عبادات رمضان کا ثواب عطاء فرماتے ہیں،تو اسی مناسبت سے اسے ※※ عید الفطر،،قرار دیا گیا ہے،

احادیث مبارکہ میں شب عید اور یوم عید کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے،حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اسے ※※ لیلۃ الجائزہ،،یعنی ※※ انعام کی رات،، کے نام سے پکارا جاتا ہے، اور جب صبح عید ہوتی ہے،حق تعالیٰ جل شانہ فرشتوں کو تمام بستیوں میں بھیجتے ہیں اور وہ راستوں کے کونوں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایسی آواز سے جسے جنات اور انسانوں کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے،پکارتے ہیں کہ ※※ اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کریم رب کی بارگاہ کرم میں چلو جو بہت زیادہ عطاء فرمانے والا ہے،جب لوگ عیدگاہ کے طرف نکلتے ہیں تو اللہ رب العزت فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ※※ اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جو اپنا کام پورا کرچکا ہو،وہ عرض کرتے ہیں کہ ※※ اے ہمارے معبود اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری اور اجرت پوری پوری عطاء کردی جائے،،تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ※※ اے فرشتوں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انھیں رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطاء فرمادی،، اور پھر بندوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ ※※ اے میرے بندوں مجھ سے مانگو،میری عزت وجلال اور بلندی کی قسم،آج کے دن آخرت کے بارے میں جو سوال کروگے عطاء کروں گا،دنیا کے بارے میں جو سوال کروگے اس میں تمھاری مصلحت پر نظر کروں گا،میرے عز و جلال کی قسم، میں تمھیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رسوا نہ کروں گا،میں تم سے راضی ہوگیا،،(الترغیب والترہیب)۔

بلاشبہ وہ افراد نہایت خوش قسمت ہیں کہ جنھوں نے ماہ صیام پایا اور اپنے اوقات کو عبادات میں منور رکھا،پورے ماہ تقوی کی روش اختیار کئے رکھی،اور بارگاہ رب العزت میں مغفرت کے لئے دامن پھیلائے رکھا یہ عید ایسے ہی خوش بخت افراد کے لیے ہے اور اب انھیں مزدوری ملنے کا وقت ہے تاہم صحابہ کرام اور بزرگان دین اپنی عبادات پر اترانے کے بجائے،اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دعا کیا کرتے تھے،حضرت علی رض نے عید کی مبارکباد دینے کے لئے آنے والوں سے فرمایا ※※ عید تو ان کی ہے جو عذاب آخرت اور مرنے کے بعد کی سزا سے نجات پاچکے ہیں،اسی طرح ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں لوگ عید کے روز آپ رض کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ گھر کا دروازہ بند کئے زار و قطار رو رہے ہیں،لوگوں نے عرض کیا ※※ امیر المومنین آج تو عید کا دن ہے اور آپ رض رو رہے ہیں، حضرت عمر رض نے جواب دیا،لوگوں یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی،آج جس کے نماز روزے اور دیگر عبادات قبول ہوگئیں،بلاشبہ آج اس کی عید ہے اور جس کی عبادات قبول نہیں ہوئیں،اس کے لئے وعید کا دن ہے،اس خوف سے رو رہا ہوں کہ نہیں معلوم میری عبادات قبول ہوئی یا انھیں رد کردیا گیا،

عید اپنے علاوہ دوسرے کو بھی خوشیوں میں شامل کرنے کا نام ہے،صلہ رحمی کا معاملہ کرنے کا نام ہے،اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے،اللہ کے بنائے گئے قوانین ہمیشہ انصاف اور حسن سلوک کرنے کا معاملہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرتے ہیں،نئے کپڑے،عمدہ کھانوں کا اہتمام کرتے ہیں،ہمارے اطراف میں ایسے کئی غرباء و مساکین ہوں گے جن کے پاس کھانے کا انتظام نہ ہوا ہو ایسے افراد کو تلاش کر کے ان کے بھی کھانے، کپڑے،اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے عید منانا ہی دراصل عید ہے ،اللہ تمام مومنین کو عید الفطر کا صحیح حق ادا کرنے والا بنائے،اللہ ہمارے علم و عمل کو قبول فرمائے اور اللہ ہم سب سے راضی ہوجائے،

آمین ثم آمین یارب العالمین

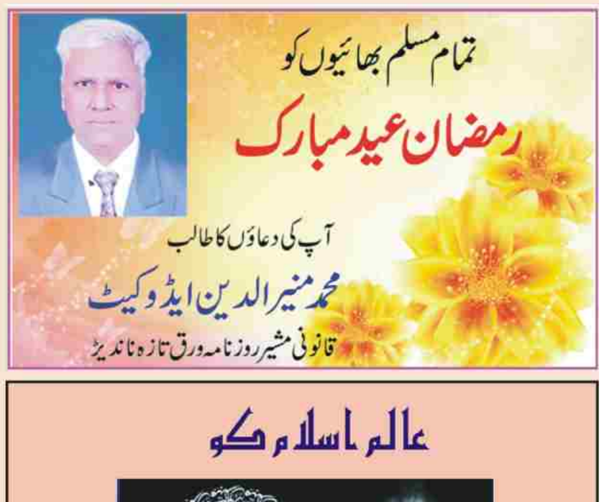

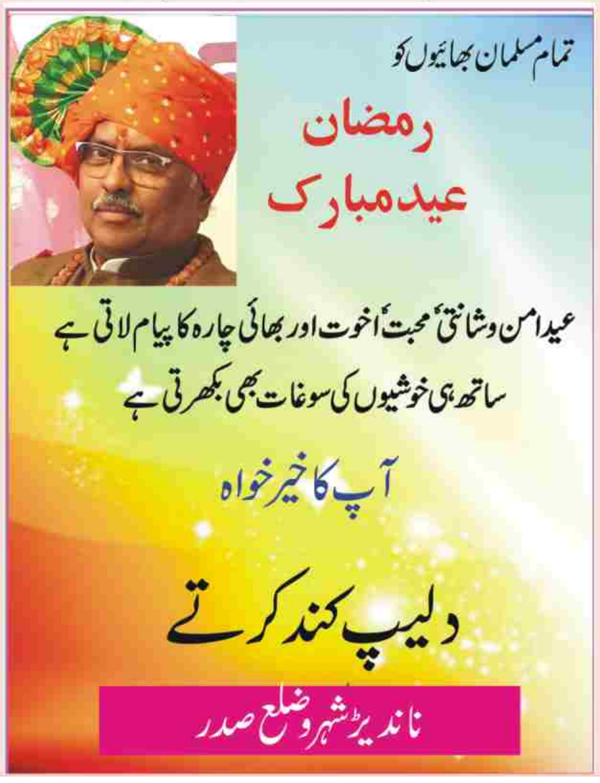

'سو کر اُٹھی تو میرے خاندان کے ٹکڑے ہو چکے تھے اس بار ہم سے ملنے کوئی نہیں آئے گا':

غزہ کے یتیم بچوں کی بے مزہ عید

'جنگ کی وجہ سے یہ عید دیگر عیدوں کی طرح نہیں۔ ہم نے اپنے پورے خاندان کو کھو دیا۔' یہ الفاظ ہیں 11 برس کی لیان کے جو جنگ سے متاثرہ فلسطینی شہر رفح کی رہائشی ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب دُنیا بھر کے مسلمان عیدالفطر منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں، رفح کے بچوں کا کہنا ہے کہ ان کی عید کی خوشیاں چھین لی گئی ہیں۔ بچوں کے لیے کام کرنے والے اقوام متحدہ کے ادارے کا کہنا ہے کہ غزہ کی بے گھر آبادی میں ایک فیصد بچے ایسے ہیں جو یتیم ہو چکے ہیں یا پھر اب ان کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں بچا۔ اقوام متحدہ کے ادارے 'یونیسیف' کے مطابق غزہ میں ایسا کوئی کیمپ نہیں جہاں موجود کسی بچے نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو نہ کھویا ہو۔

لیان اور ان کی 18 ماہ کی بہن سوار اپنے خاندان میں زندہ بچ جانے والے واحد دو فرد ہیں۔ ان کا پورا خاندان غزہ کے الاہلی ہسپتال میں گذشتہ برس اکتوبر میں ہونے والے بم دھماکے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ اس رات لیان کے خاندان کے 35 افراد بشمول ان کے پانچ بہن، بھائی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ اس رات کے بارے میں بات کرتے ہوئے لیان کہتی ہیں کہ 'ہمارے خاندان کو ابھی ہسپتال پہنچے ڈیڑھ گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ ہم پر دو میزائل آ گرے۔ میں سو کر اُٹھی تو میرے خاندان کے ٹکڑے ہو چکے تھے۔' غزہ کے ہسپتال پر ہونے والے اس حملے میں سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اسرائیل اور فلسطینی عسکریت پسند گروہ اسلامک جہاد نے حملے کا الزام ایک دوسرے پر عائد کیا تھا۔

لیان اب جنوبی غزہ میں رفح کے علاقے میں اپنی ایک آنٹی اور کزن کے ساتھ ایک جھونپڑی میں مقیم ہیں۔ جنگ سے قبل لیان اپنے والدین کے ساتھ عید پر پہننے کے لیے کپڑے خریدا کرتی تھیں، مقامی علاقوں میں 'ماموُل' کے نام سے مشہور بسکٹ بنایا کرتی تھیں اور خاندانی دعوتوں کا لُطف اُٹھایا کرتی تھیں۔ لیان کہتی ہیں کہ اس برس اب کوئی دعوت نہیں ہوگی۔ 'اس عید پر ہم سے ملنے کوئی نہیں آئے گا۔' غزہ میں جنگ کے باعث لاکھوں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں اور پیسوں کی شدید قلت ہے، اس کے باوجود بھی لیان کے 24 سالہ کزن علی ان کی اور ان کی 18 ماہ کی بہن کی دیکھ بھال کر رہے ہیں اور انھیں اپنی استطاعت کے مطابق کپڑے اور کھلونے دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیان کے کزنز اپنے خاندان کے 43 افراد کے ہمراہ غزہ کے علاقے زیتون میں ایک بلڈنگ میں رہا کرتے تھے اور اب اس خاندان کے زندہ بچ جانے والے افراد جنوبی غزہ میں ایک جھونپڑی میں رہتے ہیں۔ لیان کی طرح ان کے 14 برس کے کزن محمود بھی ان بچوں میں شامل ہیں جنھیں غزہ میں جاری جنگ نے یتیم کر دیا ہے۔

محمود کے دونوں والدین اور ان کے بہن، بھائی بھی الاہلی ہسپتال پر ہونے والے حملے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ بم دھماکے میں وہ اس لیے بچ گئے کیونکہ وہ اپنے خاندان کے لیے پانی لینے باہر گئے ہوئے تھے۔ وہ اس رات کو یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'جب میں واپس آیا تو میں نے سب کو مردہ پایا۔' جنگ شروع ہونے سے قبل محمود ایک باڈی بلڈنگ چیمپیئن بننے کا خواب دیکھ رہے تھے اور مصر میں ہونے والے تن سازی کے ایک عالمی مقابلے کی تیاری کر رہے تھے۔ اب ان کا صرف ایک ہی خواب بچا ہے اور وہ ہے شمالی غزہ میں واقع اپنے گھر لوٹنا تاکہ وہ اپنے والدین کی یادیں تازہ کر سکیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'یہ عید بالکل بے مزہ ہوگی۔ ہم سڑکوں کو لائٹوں سے سجایا کرتے تھے لیکن آج ہم شاید ایک رسّی سے اپنی جھونپڑی سجائیں گے۔' فلسطین کے ایک ادارے کے مطابق غزہ میں اس وقت 43 ہزار بچے ایسے ہیں جو دونوں والدین میں سے کسی ایک یا دونوں سے محروم ہیں۔

کھانوں کی تیاری: عام حالات میں عید کے موقع پر پُرتعیش دعوتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور انواع اقسام کے کھانے بنائے جاتے ہیں لیکن جنگی حالات میں غزہ کے بچوں کے پاس صرف ماضی کی یادیں ہی بچی ہیں۔ عید کے موقع پر غزہ کے دسترخوانوں پر گوشت سے بنی ڈش 'سوموکیا' اور نمکین مچھلی 'فسیخ' لازمی سجی ہوتی تھیں لیکن خوشی کے اس تہوار پر بنائے گئے بسکٹ بچوں اور بڑوں کی توجہ کا خاص مرکز ہوا کرتے تھے۔ رفح میں بے گھر افراد کی ایک آبادی میں ایک فلسطینی شخص مجد نصر اور ان کے خاندان کی جھونپڑی میں تقریباً 10 خواتین جمع ہوئی ہیں تاکہ وہ اس عید پر بسکٹ بنا سکیں۔ مجد کی عمر 20 برس ہے اور وہ جنگ شروع ہونے سے قبل غزہ کے شمالی علاقے میں رہا کرتے تھے۔ انھوں نے بسکٹ بنوانے کا اہتمام اس لیے کیا تاکہ وہ 'اس آبادی میں رہنے والے بچوں اور ان کے خاندانوں کے لیے عید کی خوشیاں بحال' کر سکیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 'ماموُل بسکٹ بنانے کے لیے جن اجزا کا استعمال ہوتا ہے ان کی قیمتیں گذشتہ برسوں کے مقابلے میں تین سے چار گنا بڑھ چکی ہیں۔' یہ نوجوان اس آبادی میں مقیم تقریباً 60 خاندانوں میں کیک بھی تقسیم کر رہے ہیں۔ غزہ کی پٹی پر اس وقت تقریباً 17 لاکھ بے گھر افراد انتہائی مشکل حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور کھانے، پینے کے لیے ان کا انحصار صرف اور صرف بیرونی امداد پر ہے کیونکہ ان کے علاقوں میں کھانا اور پانی تقریباً ناپید ہو چکا ہے۔

جنگ زدہ علاقوں میں سرکس: انتہائی مشکل حالات میں بھی احمد مشتہا اور ان کی ٹیم کی کوشش ہے کہ وہ غزہ کے یتیم بچوں کو کچھ خوشی دے سکیں اور اسی لیے وہ عید کے موقع پر غزہ کے شمالی علاقوں میں موجود آبادیوں میں سرکس دکھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ غزہ میں تقریباً تین لاکھ افراد ایسے ہیں جنھیں قحط کے خطرے کا سامنا ہے۔ احمد مشتہا کہتے ہیں کہ 'ہم بچوں کے چہروں پر خوشیاں لانا چاہتے ہیں تاکہ وہ عید منا سکیں۔' اس سرکس کی بنیاد سنہ 2011 میں رکھی گئی تھی اور وہاں بچوں کو شعبدے بازی کے گُر سکھائے جاتے تھے لیکن جہاں یہ کام ہو رہا تھا وہ عمارت جنگ کے دوران تباہ ہو گئی۔ جنگ کی ابتدا سے قبل احمد مشتہا اور ان کی 10 رُکنی ٹیم غزہ کے پارکوں میں یتیم بچوں کے لیے سرکس کا اہتمام کیا کرتی تھی۔ اس بار جب کرتب دکھائے جا رہے ہوں گے اور وہاں موجود جوکر بچوں کو ہنسانے کی کوشش کر رہے ہوں گے تو اس سب کے پسِ منظر میں کھنڈرات ہوں گے۔ احمد مشتہا کہتے ہیں کہ 'جب بھی ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں تو ہم پر خطرات منڈلا رہے ہوتے ہیں، ہم کئی مرتبہ کرشماتی طور پر بچے ہیں اور کئی بار زخمی بھی ہوئے ہیں لیکن اب ہمیں صرف اس بات کی پرواہ ہے کہ ہمیں ان بچوں کو نفسیاتی مدد فراہم کرنی ہے تاکہ وہ جنگ کی پریشانیاں فراموش کر سکیں۔'

رمضان میں افطار دسترخوان کی شان سمجھے جانے والے پکوڑے کیا برصغیر سے مشہور ہوئے؟

عروج جعفری (بی بی سی ہندی)

پکوڑے اور مسلمانوں کے مقدس مہینے رمضان گویا ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں۔ انڈیا اور پاکستان میں شاید ہی کوئی مسلم خاندان ایسا ہوگا جن کے افطار دسترخوان پر پکوڑے نہ پیش کیے جاتے ہوں۔ افطار کا وقت اور شام کی چائے کا وقت ایک جیسا ہوتا ہے۔ شام کو ہر متوسط خاندان میں چائے کے ساتھ پکوڑے بنائے جاتے ہیں۔ لیکن پکوڑوں کی تاریخ کتنی پرانی ہے اس کے بارے میں مختلف دعوے ہیں۔ عوامی طور پر دستیاب معلومات کے مطابق پکوڑے 1025 عیسوی سے کسی نہ کسی شکل میں بنائے جاتے رہے ہیں۔ اس کا ذکر ہمیں سب سے پہلے سنسکرت اور تمل سنگم ادب میں ملتا ہے۔ لیکن اس کی زیادہ تفصیل سے وضاحت نہیں کی گئی ہے، سوائے اس کے کہ ایک کیک کی شکل کا کھانا ہوا کرتا تھا۔ شروع میں دالوں کو پیس کر سبزیوں میں ملا کر کیک جیسا مادہ بنایا جاتا تھا جسے تل کر کھایا جاتا تھا۔ لوگ اسے پکاواوتا کہتے تھے، یعنی پکا ہوا گلگلہ یا ٹکیہ (کنوٹ)۔ اسے کئی جگہوں پر بھجیا بھی کہا جاتا ہے۔ سنہ 1130 میں لکھی جانے والی کھانے کی تاریخی کتاب مانسولاس اور 1025 میں لکھی جانے والی کتاب لوکپا کارا میں اس کا ذکر ہے کہ بھجیا یا پکوڑے بنانے کے لیے سبزیوں کو چنے کے آٹے میں ملا کر تلا جاتا تھا اور اسے اکثر مچھلی کی شکل کے سانچے میں تلا جاتا تھا۔ بیسن یا چنے کے آٹے میں آلو، پالک، پیاز، ہری مرچ کے ساتھ خشک مصالحے کے ساتھ ملا کر پکوڑے بنائے جاتے ہیں اور اس کے آٹے میں سوجی اور چاول کا آٹا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ کئی جگہوں پر اس کا ذکر بھی آیا ہے کہ پکوڑے یا بھجیا کا مخصوص علاقوں کے ساتھ روپ بدل جاتا ہے۔ بعض دستاویزات میں یہ مذکور ہے کہ 16 ویں صدی میں جب پرتگالی سمندر کے راستے ہندوستانی ساحلوں پر آتے تھے تو وہ ایسے کھانوں کی تلاش میں رہتے تھے جو زیادہ دنوں تک خراب نہ ہوں۔ پرتگالی اپنے سفر کے دوران عام طور پر ہندوستانی باورچیوں کو اپنے ساتھ رکھتے تھے جو انھیں بیسن میں مصالحوں کے ساتھ تلی ہوئی سبزیاں جیسے آلو، پیاز، بینگن، ہری مرچ وغیرہ کے پکوڑے کھلاتے تھے۔ تلنے کے بعد اگر کھانے کی نمی دور ہو جائے تو یہ زیادہ دنوں تک خراب نہیں ہوتے۔ پرتگالیوں کی وجہ سے ہی پکوڑے جاپان تک پہنچے۔ چونکہ جاپان میں چنا نہیں اگایا جاتا تھا اس لیے وہاں کے لوگوں نے سبزیوں اور خشک مصالحوں کے ساتھ چنے کے آٹے کے بجائے گندم کا آٹا استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح جاپانی ٹیمپورا پیدا ہوا۔ آج بھی انڈیا اور پاکستان میں یہ رجحان ہے کہ لوگ سفر کے دوران اپنے ساتھ چٹپٹے پکوڑے، بھجیا یا بوندی رکھتے ہیں اور یہ سٹیشنوں پر بھی دکانوں میں اور خوانچہ فروش کی جانب سے فروخت کیے جاتے ہیں۔ ہندوستانی پکوڑے جاپانی اور برطانوی پکوڑے فریٹرس اور بحیرہ روم کے ممالک کے فلافل یہ سب ایک دوسرے کے کزن لگتے ہیں۔ پکوڑوں کا مواد چنے کے آٹے سے بنایا جاتا ہے، فریٹرس کے لیے میدے کے گھول کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ فلافل کے لیے بیٹر ابلے ہوئے چنے کو پیس کر تیار کیا جاتا ہے۔

انڈیا میں کھانے پینے کے مؤرخ پشپیش پنت پکوڑوں کی تاریخ کے بارے میں بتاتے ہیں: 'پکوڑوں کی تاریخ کھانوں کی تاریخ میں نہیں ملتی بلکہ پکوانوں یعنی تلے ہوئے کھانوں کی تاریخ میں ملتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ چونکہ یہ تلی ہوتی ہے اس لیے یہ جلدی خراب نہیں ہوگی، چونکہ یہ چنے کے آٹے سے بنی ہے، یہ غذائیت سے بھرپور بھی ہے اور آپ اپنی پسندیدہ سبزیوں اور چٹنیوں کے ساتھ اس کا مزہ لے سکتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو روزے کھولنے یا افطاری کے وقت ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم اپنے پسندیدہ مصالحہ دار اور میٹھے پکوان کھائیں۔ پکوڑا ایک ایسی ڈش ہے جو امیر و غریب ہر ایک کو آسانی سے دستیاب ہے۔ اس کی تیاری کے تمام اجزا باورچی خانے میں آسانی سے دستیاب ہیں۔ پکوڑے ہندوستان اور پاکستان میں بہت مقبول ہیں، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں ممالک کے موسم کے لیے موزوں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں بہت زیادہ تنوع آیا ہے اور اس کی بہت سی اقسام ملتی ہیں۔

احکامِ زکوٰۃ فتاویٰ کی روشنی میں

از:۔ ڈاکٹر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ، M.A
(Osm Ph.D,M.Com

انسان حرص اور لالچ کی تکمیل کے لیے اکتناز یعنی فاضلہ دولت کو اکٹھا کر کے اپنے پاس محفوظ رکھنے کو ہمیشہ پسند کرتا ہے جس سے دنیا میں غیر انسانی طبقاتی تقسیم کو فروغ مل رہا ہے اسی لیے جمع کر کے رکھی ہوئی دولت پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ''اور جو لوگ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اسے اللہ کی راہ میں تو انہیں خوشخبری سنا دیجیے دردناک عذاب کی۔ جس دن تپایا جائیگا (یہ سونا چاندی) جہنم کی آگ میں پھر داغی جائیں گی اس سے اُن کی پیشانیاں اور اُن کے پہلو اور ان کی پشتیں (اور انہیں بتایا جائے گا) کہ یہ ہے جو تم نے جمع کر رکھا تھا اپنے لیے تو (اب) چکھو (سزا اس کی) جو تم جمع کیا کرتے تھے۔ (سورۃ توبۃ آیت 34-35) لیکن جب بندہ زکوۃ ادا کر دیتا ہے تو وہ اموال کنز کی تعریف سے نکل جاتا ہے اگرچہ اسے سات زمینوں کے نیچے مدفون کر کے رکھنا کیوں نہ پڑے۔ آقائے نامدار رسول عربی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا قیامت میں اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس کی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔ (نسائی) اور ایک حدیث پاک میں اس طرح ہے رحمت عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ''جو شخص اللہ عز و جل سے ڈرے اس کو دولتمندی کا کوئی خطرہ نہیں'' (مشکوۃ شریف) یعنی جو شخص خدا کے خوف کے پیش نظر صدقات واجبہ و نافلہ اور حقوق العباد ادا کرتے رہے اور حق للسائل والمحروم کی مکمل رعایت کرتا رہے وہ کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو وہ مذکورہ بالا وعید کا مستحق نہیں بنے گا۔ پیر طریقت حضرت شاہ سید شفیع اللہ حسینی القادری الملتانی مدظلہ العالی سجادہ نشین درگاہ پیر قطب المشائخ حضرت شاہ سید پیر حسینی القادری الملتانیؒ محقق امام پورہ شریف ارشاد فرماتے ہیں ''زکوۃ ادا کرنے والا ہمیشہ یہ تصور اپنے ذہن میں رکھے کہ وہ مستحقین سے زیادہ اپنے آپ پر احسان کر رہا ہے چونکہ اس عمل کے باعث جہاں وہ اجر عظیم کا مستحق اور اخروی رسوائی سے محفوظ ہو جاتا ہے وہیں وہ مال کی بے جا محبت سے پیدا ہونے والی متعدد دنیوی خرابیوں اور ناقابل معافی گناہ (شرک) سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے''۔ زکوۃ کی ادائیگی علی الاعلان افضل ہے تاکہ دیگر بھی اس عمل سے تحریک و ترغیب پائیں۔ رمضان المبارک کے علاوہ کسی بھی مہینے میں زکوۃ ادا کی جا سکتی ہے۔ زکوۃ کی فرضیت کے لیے مسلمان ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، مال کا بقدر نصاب ہونا، نصاب پر ایک قمری سال کا گزرنا، نصاب کا قرض سے فارغ ہونا، حقیقی یا حکمی طور پر مال کا بڑھنے والا ہونا، زکوۃ کی ادائیگی کے وقت نیت کرنا ضروری ہے۔ زکوۃ اونٹ، گائے، بکری، سونا، چاندی، نقدی اور مال تجارت جو شرعاً جائز ہو اور زمین سے حاصل ہونے والا غلہ، سبزیاں، معدنیات، دفینے وغیرہ میں فرض ہوتی۔ سونا، چاندی پر چالیسواں حصہ، نقدی اور مال تجارت پر 2.5 فیصد، زرعی پیداوار پر عشر یعنی دسواں حصہ، اگر بکریاں چالیس سے ایک سو بچیس ہوں تو ایک بکری، اونٹ اگر پانچ سے پچیس ہوں تو ہر پانچ پر ایک بکری، اگر تیس گائے ہوں تو ایک سال کے بچھڑے کی زکوۃ لاگو ہوگی۔ (اونٹ، گائے اور بکری سے متعلق تفصیلی احکامات کے لیے کتب فقہ ملاحظہ ہو)۔ زکوۃ کی رقم کے عوض کپڑا، اشیائے خورد و نوش، ادویات وغیرہ بھی دیے جا سکتے ہیں۔ زکوۃ کی رقم فقیر، مسکین، مولفۃ القلوب، عامل، رقاب، غارم (مقروض)، فی سبیل اللہ اور مسافر کو دی جا سکتی ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی کے لیے سوائے عامل اور مسافر کے تمام کا حکم فقیر میں ہونا ضروری ہے ورنہ زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ مسافر اپنے گھر لوٹنے کے بعد صاحب نصاب ہو تب بھی وہ زکوۃ کی رقم کا استعمال کر سکتا ہے۔ زکوۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ وہ مذکورہ بالا مدات میں رقم خرچ کرے یا کسی ایک کو دے۔ زکوۃ کی ادائیگی میں رشتہ داروں کو مقدم رکھا جائے۔ چونکہ عزیز و اقارب کو دینے میں دوگنا ثواب ہے ایک مالی اعانت کرنے کا دوسرے صلہ رحمی کرنے کا۔ غیرت مند غربا و مساکین کو قرض یا تحفہ کہہ کر زکوۃ دی جا سکتی ہے۔ پیشگی زکوۃ یکمشط یا اقساط دونوں طرح ادا کی جا سکتی ہے البتہ ختم سال پر حساب کر لے کمی رہ جائے تو فوراً پوری کر دے اور اگر زکوۃ پوری ہو جائے فبھا۔ اگر صاحب نصاب سال گزرنے سے پہلے مقروض ہو جائے کہ قرض منہا کرنے کے بعد باقی مال نصاب کو نہ پہونچتا ہو تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔ اگر سال گزرنے کے بعد مقروض ہوا تو اس پر زکوۃ کی ادائیگی لازم ہے۔ زید نے بکر کو زکوۃ کی رقم غربا و مساکین میں تقسیم کرنے کے لیے دی اور یہ رقم بکر کے پاس سے ضائع ہو گئی تو زید پر دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ مکان کی تعمیر، گھریلو سامان کی خریدی اور شادی بیاہ کے لیے رکھی ہوئی رقم اگر نصاب کے برابر ہو تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہے۔ کمپنی کے حصص (Shares) کے بازاری قیمت (Market Value) پر اور وہ رقم جو ہم نے کسی کو بطور قرض دی ہے پر بھی زکوۃ واجب ہے۔ کیپٹل گین (Capital Gain) والے حصص پر پوری بازاری قیمت پر زکوۃ واجب ہوگی جبکہ دیگر شیرز میں کمپنی کے جامد اثاثے منہا کرنے کے بعد جو قیمت بنتی ہے اس پر زکوۃ واجب ہوگی۔ مثلاً کمپنی کے جامد اثاثے 30 فیصد اور مال تجارت 70 فیصد ہے اور ہمارے حصے کی قیمت 100 روپے ہے تو زکوۃ 70 روپے میں واجب ہوگی۔ گورنمنٹ کے پاس موجود پراویڈنٹ فنڈ میں زکوۃ واجب نہیں البتہ خانگی کمپنیوں کے پاس موجود پراویڈنٹ فنڈ پر زکوۃ واجب ہے۔ اگر شوہر نے مہر دینے کا عزم بالجزم کر لیا ہے اور مہر کی رقم منہا کرنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا تو مہر مانع وجوب زکوۃ ہے اگر شوہر کا ارادہ ادا کرنے کا نہیں ہے تو مہر کی واجب الادا رقم منہا کیے بغیر زکوۃ ادا کرنا شوہر پر لازم ہے۔ اگر خواتین کی ملکیت میں بقدر نصاب زیور ہوں تو اس پر زکوۃ واجب ہے وہ زکوۃ کی ادائیگی کا انتظام خود کرے۔ اگر اس کے پاس نقد روپیہ نہ ہو تو زیور بیچ کر زکوۃ کی رقم ادا کرے۔ اگر شوہر تبرع اور احسان کے طور پر اس کے علم میں لا کر اس کی طرف سے زکوۃ کی رقم ادا کر دے تو ادا ہو جائے گی۔ رہن رکھی ہوئی اشیا کی زکوۃ نہ قرض خواہ پر واجب ہے اور نہ ہی مقروض پر۔ البتہ بینک کے لاکر میں رکھے ہوئے زیورات اگر نصاب کے برابر ہوں تو ان پر زکوۃ دینا لازم ہے۔ اسی طرح بینک میں رکھی ہوئی رقومات اور مختلف Fixed Deposits پر بھی زکوۃ واجب ہے۔ طویل مدتی قرضے جات (Long term debt) سے ماہانہ قسط منہا کرنے کے بعد جو رقم بچ جاتی ہے اس پر زکوۃ واجب ہے۔ انکم ٹیکس ادا کرنے والوں پر بھی زکوۃ کی ادائیگی واجب ہے۔ مفید و مستند علمی، تحقیقی دینی و درسی کتب طبع کروا کر مستحقین کو مفت دے دی جائیں تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ کسی وجہ سے پچھلے سال کی زکوۃ ادا نہ کی تو اس سال دونوں سالوں کی زکوۃ ادا کرے۔ ملازمین کی تنخواہ کی ادائیگی میں زکوۃ کی رقم استعمال نہیں کی جا سکتی البتہ اگر ملازمین کو عیدی کہہ کر زکوۃ کی رقم دی تو ادا ہو جائے گی۔ غیر مقروض شخص کو بقدر نصاب زکوۃ کی رقم دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی لیکن یہ عمل کراہیت سے خالی نہیں ہے۔ سادات سے مراد بنو ہاشم یعنی حضرات علیؓ، جعفرؓ، عقیلؓ، عباس، اور حارثؓ بن عبد المطلب کی اولاد ہے ان حضرات کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی۔ انسان اپنی اصل جیسے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ اور اپنی فروع جیسے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی وغیرہ کو زکوۃ نہیں دے سکتا۔ اسی طرح شوہر اپنی بیوی اور بیوی اپنے شوہر کو زکوۃ نہیں دے سکتی۔ مطلقہ بیوی اگر صاحب نصاب نہ ہو تو بعد مرور عدت اسے زکوۃ دی جا سکتی ہے اسی طرح خاتون اپنے سابق شوہر کو دے سکتی ہے۔ بیوہ اور یتیم اگر صاحب نصاب ہوں تو وہ مصرف زکوۃ نہیں بن سکتے۔ صحت مند لوگ جو سستی اور کاہلی کے باعث گداگری کو اپنا پیشہ بنا لیتے ہیں ان کو رقم دینے سے زکوۃ تو ادا ہو جائے گی لیکن ایسے لوگوں کو دینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ پیشہ ور گداگر اگر صاحب نصاب ہے تو اس کو رقم دینے سے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ اموال تجارت بقدر نصاب ہو تو اس پر زکوۃ واجب ہو جاتی ہے۔ کرایہ پر دی جانے والی چیزوں پر زکوۃ واجب نہیں البتہ ان سے حاصل ہونے والا کرایہ نصاب کو پہنچ جائے تو سال تمام پر زکوۃ واجب ہوگی۔ ہیرے جواہرات جیسے زمرد، لعل، یاقوت، موتی پر زکوۃ واجب نہیں اگر وہ بقدر نصاب ہوں تو مالک زکوۃ لے نہیں سکتا۔ اگر یہ جواہرات تجارت کی غرض سے خریدے گئے ہوں تو ان پر زکوۃ واجب ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی ﷺ ہمیں صدق دل اور حسن نیت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق رفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہ و یسین۔

عیدالفطر کی مبارکباد قبول فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری تمام عبادتوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے آمین یا ربّ العالمین آپ کو مع اہل و عیال عید سعید کی مبارک باد، اللہ سبحانہ وتعالی تمام امت مسلمہ کو یہ عید مبارک کرے۔ عید سعید کی خوشیوں میں اپنے ان بھائیوں کو بھی یاد رکھیں جنہوں نے بیت المقدس کے لیے ہزاروں جانوں کی قربانی دے کرامت مسلمہ کو صبر و شکر اور استقامت و تمسک بالدین کا سبق دیا، دشمن دین کے بالمقابل ثبات قدمی کا ثبوت دے کر دنیائے اسلام کو دعوت و تبلیغ کی نئی راہیں سجھائیں وقت کی جابر اور شیطان صفت قوت کے سامنے سینہ سپر ہو کرامت مسلمہ کو غیرت و حمیت کا درس یاد دلایا

برادران ملت اسلامیہ کو
پُرمسرت بابرکت عیدالفطر
مبارک
منجانب: مسلم نمائندہ کونسل ناندیڑ

ڈاکٹر ذاکر حسین انجمن تعلیم ناندیڑ کی جانب سے
برادران اسلام کو عیدالفطر کی پرخلوص مبارکباد
ہماری تعلیمی خدمات
۱) حضرت فاطمہ تربیت اطفال ۲) بلقیس بیگم مدرسہ تحتانیہ نسوان
۳) حضرت فاطمہ مدرسہ فوقانیہ نسوان ۴) ڈی ایڈ کالج ۵) بی ایڈ کالج
۶) نرسنگ کالج
خصوصیات
۱) سالہا سال سے ناندیڑ میں میٹرک کا نتیجہ اول
۲) مدرسہ کی عمارت پختہ و تمام تر سہولیات سے آراستہ
۳) تمام تر تعلیمی توضیحات سے لیس ۴) لڑکیوں کیلئے دینی تعلیم کا نظم
۵) کمپیوٹر ٹریننگ ۶) کھیل کود کیلئے میدان و سامان ۷) اسکول لائبریری
۹) تجربہ گاہ ۱۰) طالبات پر شخصی نظر

ایڈوکیٹ ایم زیڈ صدیقی (صدر) ایڈوکیٹ شہزان صدیقی (سیکریٹری)

THU.11.April.2024
VOLUME:19 NO: 95
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4+4=8

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 11/اپریل 2024
جلد:19 شمار 954
یکم/شوال المکرم 1445ھ
قیمت00=3 روپے
صفحات: 4 +4 = 8

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

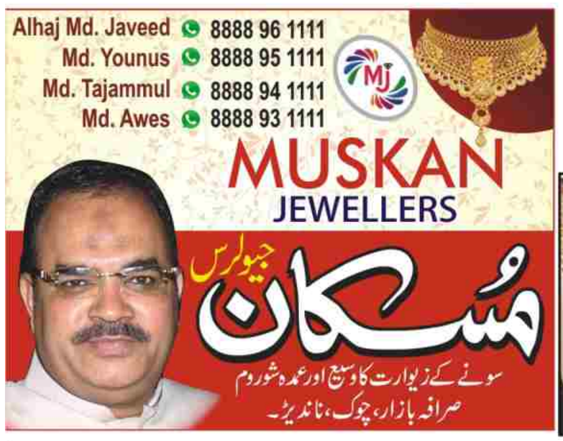

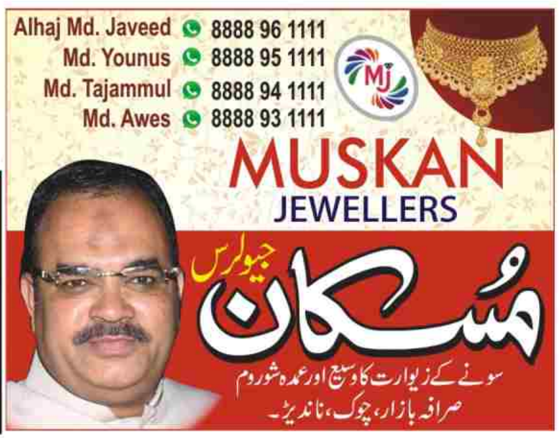

جنگ اور اپنوں کی جدائی و فاقہ کشی کے درمیان غزہ کے مظلوم اور بے گھر فلسطینیوں نے عید منائی

غزہ: دنیا بھر کی طرح مظلوم فلسطینیوں نے بھی 10 اپریل کو عید الفطر منائی لیکن اس بار وہاں عید کے رنگ پھیکے دکھائی دیے۔ اسرائیلی جارحیت، جنگ، بارود، اپنوں کو کھونے کا درد، فاقہ کشی اور بمباری سے زخمی ہونے والے اہل خانہ کے زخموں کو دیکھتے ہوئے فلسطینیوں نے عید الفطر خاموشی سے منائی۔ عید الفطر کے موقع پر بھی زیادہ تر فلسطینی خورراک، پانی اور ادویات کی تلاش میں رہے، کچھ نے خیموں میں ملنے والی امداد پر ہی عید کا دن گزارا۔ کم سن بچوں کو ٹوٹے کھلونے اور تھوڑی سی کھانے کی چیزیں ملیں تو انہوں نے انہیں غنیمت سمجھ کر عید الفطر منائی اور اسرائیلی بمباری سے تباہ سڑکوں پر کھیلتے دکھائی دیے۔ زیادہ تر فلسطینیوں نے ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہونے والی مسجدوں اور عمارتوں کے احاطے میں چھوٹے چھوٹے اجتماعات منعقد کر کے نماز عید ادا کی۔ غزہ کے مظلوم اور بے گھر فلسطینی بھی آج خیموں میں عید منائی۔ جنوبی غزہ کے علاقے رفح میں اسرائیلی بمباری سے شہید مسجد کے سامنے نماز عید کا اجتماع ہوا جس میں فلسطینیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مساجد اور عید گاہوں میں غزہ کے مسلمانوں کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

عرب و یورپی ممالک میں عید الفطر منائی گئی

حرمین شریفین میں بیت المقدس کی آزادی کیلئے خصوصی دعائیں

دبئی: سعودی عرب، فلسطین، انڈونیشیا، ملائیشیا، متحدہ عرب امارات (یو اے ای) قطر، مراقش، کویت، امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا، پاکستان سمیت متعدد ممالک میں عید الفطر منائی جا رہی ہے۔ سعودی عرب میں حرم شریف اور مسجد نبویؐ میں عید الفطر کی نماز کے روح پرور اجتماعات ہوئے۔ فلسطین میں اسرائیلی حملوں کی وجہ سے عید الفطر کی خوشیاں پھیکی پڑ گئیں اور فلسطینی اپنے پیاروں کو یاد کر کے روتے رہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں ہونے والے عید الفطر کی نماز کے اجتماعات کے دوران فلسطینیوں کے لیے خصوصی دعائیں بھی کی گئیں۔ فلسطینیوں نے اسرائیلی فوجیوں کے کڑے پہروں اور پابندیوں کے باوجود مسجد اقصیٰ کے احاطے میں نماز ادا کی۔ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور آسٹریلیا میں بھی مسلم کمیونٹی عید کی خوشیاں منائی گئیں۔ دنیا بھر میں نماز عید کے بڑے اجتماعات کے دوران امت مسلمہ اور بیت المقدس کی آزادی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور خلیجی و یورپی ممالک سمیت دنیا بھر میں مسلمان آج عید الفطر منا رہے ہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں اداروں کے مطابق پاکستان، سعودی عرب، یو اے ای، افغانستان، ملائیشیا، قطر اور یورپی ممالک سمیت دنیا بھر میں امت مسلمہ آج عید الفطر منا رہی ہے۔ سعودی عرب میں عید الفطر کے موقع پر حرم مکی (مسجد الحرام) اور حرم مدنی (مسجد النبوی) میں نماز عید کے روح پرور اجتماعات ہوئے جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ حرمین شریفین میں سعودی شہریوں کے علاوہ مملکت میں مقیم غیر ملکیوں اور دیگر ممالک سے آئے ہوئے زائرین و معتمرین گزشتہ شب ہی سے پہنچنا شروع ہو گئے تھے، جہاں انہوں عید الفطر کی نماز ادا کی۔ حرمین شریفین میں عید الفطر کی نماز کے بعد امت مسلمہ کے لیے خیر و برکت، سلامتی اور فلسطین سمیت دیگر مظلوم مسلمانوں کے لیے دعائیں کی گئیں۔ علاوہ ازیں مقبوضہ کشمیر میں بھی آج پاکستان کے ساتھ ہی عید الفطر منائی جا رہی ہے۔ علحدہ موصولہ اطلاعات کے مطابق انسانیت سوز مظالم کا شکار فلسطینی بھی آج عید منا رہے ہیں۔ فلسطینیوں نے غزہ میں اسرائیلی بمباری سے شہید مسجد کے سامنے بھی نمازِ عید ادا کی۔ دوسری جانب امریکی صدر جو بائیڈن نے عید پر اپنے پیغام میں خصوصی طور پر غزہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ عید پر مسلمان خاندان اور برادریاں اکٹھے ہوتے ہیں، عید پر اکٹھے ہونے والے مسلمان بہت سے لوگوں کے درد کی عکاسی بھی کر رہے ہیں۔ امریکی صدر نے کہا ہے کہ میرے خیالات دنیا بھر میں ان کے ساتھ ہیں جو غزہ اور سوڈان جیسی جگہوں پر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ غزہ اور سوڈان جیسی جگہوں پر لوگ تنازعات، بھوک اور بے گھر ہونا برداشت کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں امریکی میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے امریکی صدر نے کہا کہ غزہ معاملے میں اسرائیلی وزیر اعظم کے طریقہ کار سے متفق نہیں ہوں۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے کہا ہے کہ غزہ معاملے میں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو غلطی کر رہے ہیں۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے کہا کہ غزہ میں خوراک اور ادویات کی مکمل رسائی ہونی چاہیے، امدادی تنظیم کی گاڑیوں پر حملہ اشتعال انگیزی ہے۔

جانچ ایجنسیوں کے ساتھ حکومت کا اتحاد

انتخاب جیتنے کے لیے اس کا استعمال ہو رہا: کانگریس

نئی دہلی: 10 / اپریل: (ایجنسیز) کانگریس نے چھتیس گڑھ کے مبینہ آبکاری گھوٹالہ معاملے میں سپریم کورٹ کے حکم کے بعد بدھ کے روز الزام عائد کیا کہ مودی حکومت نے ای ڈی، سی بی آئی اور انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے ساتھ اتحاد کر رکھا ہے اور ان جانچ ایجنسیوں کو اپوزیشن لیڈران کے خلاف اسلحہ کی طرح استعمال کیا جا رہا ہے۔ پارٹی ترجمان اور سینئر وکیل ابھشیک منو سنگھوی نے اس معاملے میں کہا کہ جانچ ایجنسیوں کا غلط استعمال جمہوریت کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔ انھوں نے سوال کیا کہ چھتیس گڑھ میں بی جے پی حکومت بنے ہوئے مہینوں گزر گئے ہیں، اس کے بعد بھی مبینہ آبکاری گھوٹالہ کے معاملے میں اب تک کوئی کارروائی کیوں نہیں ہوئی؟ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے چھتیس گڑھ میں 2000 کروڑ روپے کے مبینہ آبکاری گھوٹالہ معاملہ میں سابق آئی اے ایس افسر انل ٹوٹیجا اور ان کے بیٹے یش کے خلاف منی لانڈرنگ کا معاملہ پیر کے روز رد کرتے ہوئے کہا تھا کہ جرم سے کوئی ملکیت حاصل نہیں کی گئی۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس اُجول بھوئیاں کی بنچ نے یہ تذکرہ کرتے ہوئے باپ-بیٹا کے خلاف شکایت رد کر دی کہ ان پر کلیدی جرم کا کوئی معاملہ نہیں ہے اور نہ ہی منی لانڈرنگ پریونشن ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے تحت کوئی معاملہ بنتا ہے۔ بہر حال، ابھشیک منو سنگھوی نے نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”مودی حکومت نے ای ڈی، سی بی آئی اور انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے ساتھ اتحاد کر رکھا ہے۔ 10 سے 20 فیصد سیاسی پہلو والے معاملوں میں 99 فیصد معاملے اپوزیشن لیڈروں کے خلاف ہوتے ہیں۔ پارٹی بدل دینے پر اچانک سارے معاملے رک یا بند ہو جاتے ہیں۔ کئی بار گرفتار کے بعد لوگ سرکاری گواہ بن جاتے ہیں اور سب کچھ درست ہو جاتا ہے۔“ ان کا مزید کہنا ہے کہ ”چھتیس گڑھ کے نام نہاد آبکاری گھوٹالہ معاملہ میں سپریم کورٹ نے کچھ باتیں سامنے رکھی ہیں۔ سب سے پہلے عدالت نے کہا کہ ہم پورا معاملہ خارج کرتے ہیں اور اس میں تو منی لانڈرنگ کا معاملہ بھی نہیں بن رہا ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ صرف تصوراتی، بری سیاسی منشا کے سبب، حکومت و انتظامیہ کو بدنام کرنے، سابق وزیر اعلیٰ (بھوپیش بگھیل) پر الزام لگانے اور انکم ٹیکس محکمہ کی زوردار چھاپہ ماری کی بنیاد پر اسے ای ڈی کا معاملہ بنایا گیا تھا۔“ ابھشیک منو سنگھوی نے دعویٰ کیا کہ ”یہ سب اس لیے کیا گیا کیونکہ انتخاب ہونے تھے۔ ایسے میں جب الیکشن کا بگل بجا تو ای ڈی کا بگل بھی بج گیا۔“ انھوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی نے چھتیس گڑھ میں آبکاری گھوٹالہ کی پوری کہانی سیاسی رنجش کے سبب تیار کی تھی اور اس معاملے میں کئی لوگوں سے رات رات بھر پوچھ تاچھ کی گئی اور ان پر ظلم کیا گیا۔

تیجسوی پرساد یادو کو مچھلی کھانے پر تنقیدوں کا سامنا

پٹنہ: سابق ڈپٹی چیف منسٹر بہار تیجسوی پرساد یادو کو چہارشنبہ کے روز سوشل میڈیا پر تنقیدوں کا سامنا کرنا پڑا، جنھوں نے نوراتری کے دوران ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر مچھلی کھانے کا ویڈیو شیئر کیا تھا۔ پرساد نے نوراتری کے پہلے دن 9 اپریل کو یہ ویڈیو شیئر کیا تھا، جس میں انھیں ہیلی کاپٹر میں پرواز کے دوران وکاس شیل انسان پارٹی (وی آئی پی) کے صدر مکیش ساہنی کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس ویڈیو کلپ میں پرساد اور ساہنی کو مچھلی اور روٹی کھاتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے، جب کہ تیجسوی یہ وضاحت کر رہے ہیں کہ وہ انتخابی مہم کے دوران تیزی سے کھاتے ہیں۔ ساہنی نے ایک مرچی دکھاتے ہوئے اپنے حریفوں پر طنز کیا اور کہا کہ شاید یہ ویڈیو دیکھنے کے بعد وہ جل جائیں گے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے تیجسوی پرساد پر خوشامد کی سیاست کرنے پر تنقید کی اور انھیں ”موسمی سناتنی“ قرار دیا۔ بہار کے ڈپٹی چیف منسٹر وجے کمار سنہا نے زور دے کر کہا کہ شراون کے دوران مٹن کھانا اور نوراتری کے دوران مچھلی استعمال کرنا سناتنی کے اصولوں کے خلاف ہے۔ انہوں نے پرساد پر خوشامد کی سیاست میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا۔

فوجی اسکولوں کی نجکاری سے متعلق حکومت کے فیصلہ پر

کانگریس صدر کھڑگے ناراض، صدر جمہوریہ کو لکھا خط

نئی دہلی: 10 / اپریل: (ایجنسیز) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کو ایک خط لکھا ہے جس میں مرکزی حکومت کے ذریعہ فوجی اسکولوں کی نجکاری سے متعلق فیصلے پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ 10 اپریل کو لکھے گئے اس خط میں کھڑگے نے گزارش کی ہے کہ فوجی اسکولوں کی نجکاری سے متعلق قدم کو واپس لیا جائے اور اس پالیسی کو رد کیا جائے۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ مسلح افواج اور اس سے متعلق اداروں کو ہمیشہ سیاسی نظریات کے سایہ سے دور رکھا گیا، لیکن اب اس کے برعکس کوشش ہو رہی ہے۔ صدر جمہوریہ کو لکھے گئے اپنے خط میں کھڑگے کہتے ہیں کہ ”آپ جانتی ہیں کہ ہندوستانی جمہوریت نے روایتی طور سے ہمارے مسلح افواج کو کسی بھی پارٹی پالیٹکس سے دور رکھا ہے۔ ماضی میں حکومتوں نے مسلح افواج اور اس کے معاون اداروں کو مختلف سیاسی نظریات کے سایہ سے دور رکھا۔“ وہ مزید لکھتے ہیں ”آپ اس وسیع طور پر مقبول بات کی تعریف کریں گی کہ یہ قصداً کی گئی واضح تقسیم اعلیٰ جمہوری اقدار کے مطابق اور بین الاقوامی تجربات پر مبنی تھی۔ اس نے حقیقت میں ہماری جمہوریت کو مضبوطی سے پھلنے پھولنے دیا، بھلے ہی دنیا بھر میں حکومتی نظام فوجی مداخلت، جمہوریت کو تباہ کرنے اور مارشل لاء کا شکار ہوئیں۔“ کانگریس صدر کھڑگے نے خط میں لکھا ہے کہ ”میں آپ کی توجہ ایک آر ٹی آئی کے جواب پر مبنی جانچ رپورٹ کی طرف مرکوز کرانا چاہتا ہوں، جس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے شروع کیے گئے نئے ’پی پی پی‘ ماڈل کا استعمال کر کے فوجی اسکولوں کی نجکاری کی جا رہی ہے۔“ انھوں نے مزید لکھا کہ ”اب ان میں سے 62 فیصد اسکولوں کو لے کر بتایا جاتا ہے کہ ان کی ملکیت بی جے پی-آر ایس ایس لیڈروں کے پاس ہے۔“ کھڑگے کے مطابق ملک میں 33 فوجی اسکول ہیں اور یہ پوری طرح سے سرکاری گرانٹ والے ادارے تھے جو وزارت دفاع کے تحت خود مختار ادارہ ’فوجی اسکول سوسائٹی‘ (ایس ایس ایس) کے زیر انتظام تھے۔ کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ رپورٹ میں یہ بھی اخذ کیا گیا ہے کہ جن 40 ایم او یو پر دستخط کیے گئے ہیں، ان میں سے 62 فیصد آر ایس ایس-بی جے پی-سنگھ فیملی سے متعلق اشخاص اور اداروں کے پاس گئے ہیں۔ اس میں ایک وزیر اعلیٰ کا کنبہ، کئی اراکین اسمبلی، بی جے پی عہدیدار اور آر ایس ایس لیڈران شامل ہیں۔ کانگریس صدر نے کہا کہ ”میں پوچھتا ہوں کہ کیا اسے داخلہ سطح پر مسلح افواج کو نظریات طور سے راغب کرنے کے لیے اثر انداز بنایا گیا ہے؟ کسی بھی سیاسی پارٹی نے کبھی ایسا نہیں کیا، کیونکہ ہمارے مسلح افواج کی بہادری اور ہمت کو پارٹی پالیٹکس سے دور رکھنے کے لیے عام قومی اتفاق ہے۔“

لوک سبھا انتخاب 2024: کانگریس کی نئی فہرست میں

مہاراشٹر کی 2 سیٹوں کے لیے امیدوار کا اعلان

نئی دہلی: 10 / اپریل: (ایجنسیز) کانگریس نے لوک سبھا انتخاب کے پیش نظر اپنے امیدواروں کی ایک نئی فہرست جاری کی ہے۔ اس فہرست میں محض 2 امیدواروں کا اعلان کیا گیا ہے اور دونوں ہی سیٹیں مہاراشٹر سے تعلق رکھتی ہیں۔ دھولے سیٹ سے کانگریس نے شوبھا دنیش کو امیدوار بنایا ہے اور جالنہ سیٹ سے کلیان کالے کو انتخابی میدان میں اتارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان دونوں کا مقابلہ بی جے پی امیدواروں (بالترتیب سبھاش بھامرے اور راؤ صاحب دانوے) سے ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ مہاراشٹر میں انڈیا اتحاد کی پارٹیوں نے سیٹوں کا جو بٹوارا کیا ہے اس کے مطابق کانگریس کے حصے میں 17 سیٹیں آئی ہیں۔ اب تک پارٹی نے 15 سیٹوں پر امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے، یعنی 2 سیٹوں پر امیدواروں کا اعلان ہونا ہنوز باقی ہے۔ جن دو سیٹوں کے لیے امیدوار کا نام ظاہر نہیں کیا گیا ہے، وہ ممبئی شمال وسط اور ممبئی شمال ہیں۔ مہاراشٹر میں انڈیا اتحاد کی دیگر پارٹیوں شیوسینا (یو بی ٹی) کے حصے میں سب سے زیادہ 21 سیٹیں آئی ہیں، جبکہ این سی پی شرد چندر پوار کو 10 سیٹیں ملی ہیں۔ ادھو ٹھاکرے نے اپنے سبھی 21 امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے، جبکہ شرد پوار نے اپنے کوٹہ کی 9 سیٹوں پر امیدوار اتارے ہیں۔ یعنی شرد پوار کو مزید ایک سیٹ پر اپنے امیدوار کا نام ظاہر کرنا باقی ہے۔

حضرت بل کے امام معطل

سری نگر: جموں و کشمیر وقف بورڈ نے زیارت گاہ حضرت بل کے امام کو مبینہ جبری تبدیلی مذہب معاملہ میں معطل کر دیا ہے۔ وقف بورڈ کے جاری کردہ حکم میں کہا گیا کہ امام و خطیب آثار شریف حضرت بل کمال الدین فاروقی کو انکوائری مکمل ہونے تک یا تا حکم ثانی ہٹا دیا گیا ہے۔ زیارت گاہ حضرت بل میں جمعۃ الوداع کے موقع پر کمال الدین فاروقی کی نگرانی میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا تھا۔ پولیس نے نگین پولیس اسٹیشن میں سری نگر کے عنایت احمد ولد عبدالاحد ساکن صراف کدل نوہٹہ سری نگر کے خلاف ایف آئی آر درج کی جس پر الزام ہے کہ اس نے اپنے غیر مقامی نوکر سندیپ کو جبراً مسلمان بنایا۔ وقف بورڈ نے کہا کہ الزام ہے کہ کمال الدین فاروقی کی نگرانی میں یہ واقعہ پیش آیا۔ تبدیلیٔ مذہب کا ویڈیو وائرل ہوا تھا اور اس پر سماج کے مختلف طبقات نے کئی سوال اٹھائے تھے۔ کئی مذہبی رہنماؤں نے کہا کہ مذہب نجی معاملہ ہے۔

عید کے موقع پر تاج محل میں ہوگی مفت انٹری

لیکن وقت کا رکھنا ہوگا خاص خیال!

آگرہ: 10 / اپریل: (ایجنسیز) جمعرات (11 اپریل) کو ملک بھر میں عید کا تہوار تزک و احتشام کے ساتھ منایا جائے گا۔ اس موقع پر تاج محل جانے کا ارادہ رکھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔ اے ایس آئی (آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا) نے نمازیوں اور سیاحوں کے لیے تاج محل کے اندر انٹری مفت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن یہ سہولت پورے دن کے لیے نہیں ہوگی بلکہ وقت کا خاص خیال رکھنا ہوگا۔ دراصل اے ایس آئی نے عید کے موقع پر تاج محل میں 2 گھنٹے کے لیے لوگوں کو مفت انٹری دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ چونکہ عید کے موقع پر تاج محل میں بھی نماز ادا کی جاتی ہے اس لیے نمازیوں کو سہولت دینے کے ارادہ سے یہ قدم اٹھایا گیا ہے، حالانکہ سیاح بھی ان دو گھنٹوں میں مفت داخلہ پا سکتے ہیں۔ اے ایس آئی نے 11 اپریل کو صبح 7 بجے سے صبح 9 بجے تک تاج محل میں انٹری مفت کی ہے۔ اے ایس آئی عہدیدار ڈاکٹر راج کمار پٹیل کا اس تعلق سے کہنا ہے کہ ہر سال یہ سہولت دی جاتی ہے اور اس مرتبہ بھی تاج محل میں دو گھنٹے کے لیے داخلہ مفت کیا گیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ عید کے موقع پر دو گھنٹے کے لیے تاج محل میں داخلہ مفت ضرور ہوگا، لیکن بڑے گنبد کے لیے لگنے والی ٹکٹ کو اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ یعنی جو بڑے گنبد کی سیر کرنا چاہتے ہیں، انھیں 200 روپے کا الگ سے ٹکٹ لینا ضروری ہوگا۔

دبئی میں نمازِ عید کے موقع پر 2 افراد نے اسلام قبول کر لیا

دبئی: متحدہ عرب امارات میں نمازِ عید کے بڑے بڑے اجتماعات ہوئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق عید کا اعلان برج خلیفہ کے سنگم میں رکھی توپ سے دو گولے داغ کر کیا گیا۔ شیخ زاید مسجد میں عید کا سب سے بڑا اجتماع ہوا جبکہ شارجہ، عجمان اور دیگر ریاستوں میں بھی عید کے اجتماعات ہوئے۔ دبئی میں نمازِ عید کے موقع پر 2 افراد نے اسلام بھی قبول کیا۔ اس موقع پر ”اللہ اکبر“ کی بھرپور گونج بھی سنائی دی۔

کشمیر اور کیرالا میں عید الفطر کے روح پرور اجتماعات

سری نگر: وادی کشمیر میں چہارشنبہ کے روز عید الفطر کی تقریب سعید انتہائی مذہبی جوش خروش اور تزک و احتشام کے ساتھ منائی گئی۔ وادی کشمیر میں نماز عید کا سب سے بڑا اجتماع زیارت گاہ حضرت بل میں منعقد ہوا جہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے نماز عید ادا کی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق عید الفطر یا چھوٹی عید کے سلسلہ میں وادی کے طول و عرض کی مساجد، عید گاہوں اور امام بارگاہوں میں عیدین کی دوگانہ نماز کے روح پرور اجتماعات منعقد ہوئے۔

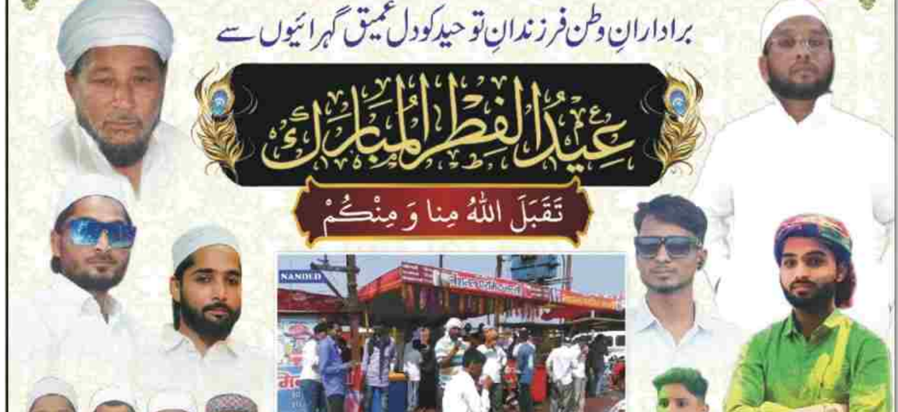

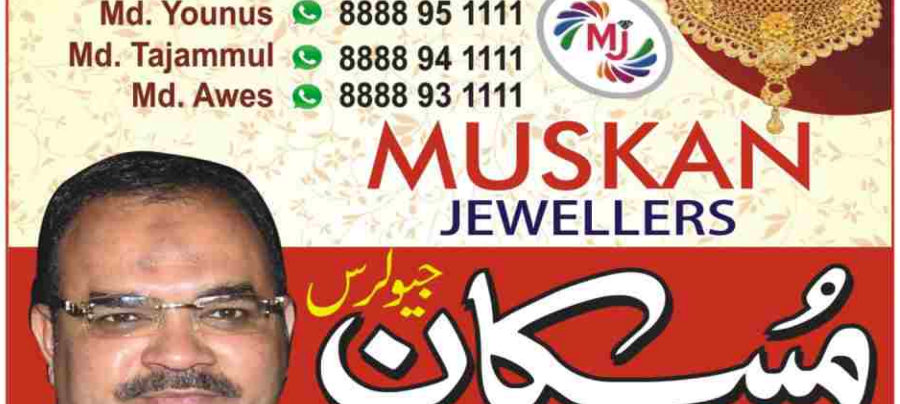

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
11.April. 2024

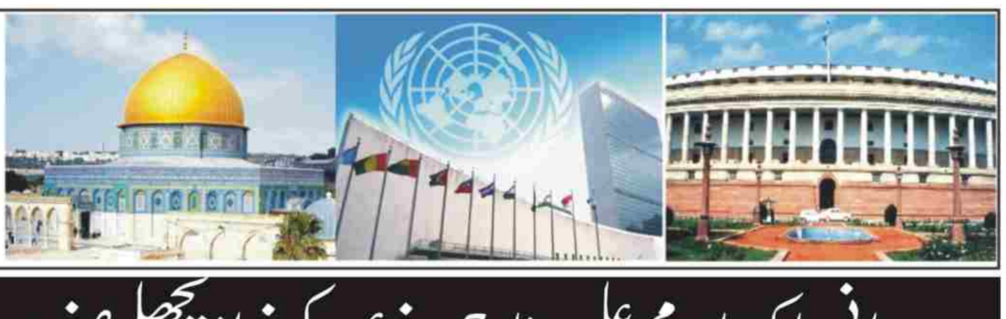

جب بانی پاکستان محمد علی جناح نے عید کی نماز پچھلی صفوں میں ادا کی

وقار مصطفیٰ (صحافی، محقق)

پچھلی صفوں پر عید کی نماز ادا کرتے نمازیوں کو سلام پھیرتے ہی پہلے تو حیرت ہوئی کہ بانی پاکستان اور پہلے گورنر جنرل محمد علی جناح ان کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر وہ اچانک نعرے لگانے لگے: 'قائد اعظم زندہ باد'۔ اگلے چند لمحوں میں 25 اکتوبر 1947 کی صبح تب پاکستان کے دارالحکومت کراچی کے بندر روڈ پر مولوی مسافر خانہ کے نزدیک مسجد قصاباں کی عیدگاہ ان نعروں سے گونج رہی تھی۔ عقیل عباس جعفری کی تحقیق ہے کہ بانی پاکستان کو نماز کے وقت سے مطلع کر دیا گیا تھا لیکن وہ بروقت عیدگاہ نہیں پہنچ پائے۔ 'اعلیٰ حکام نے (نماز کے امام) مولانا ظہور الحسن درس کو مطلع کیا کہ قائد اعظم راستے میں ہیں اور چند ہی لمحات میں عیدگاہ پہنچنے والے ہیں۔ انھوں نے مولانا سے درخواست کی کہ وہ نماز کی ادائی کچھ وقت کے لیے موخر کر دیں۔' مولانا ظہور الحسن درس 1940 سے 1947 تک آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن اور اہم عہدوں پر فائز رہے۔ بانی پاکستان انھیں سندھ کا 'بہادر یار جنگ' کہا کرتے تھے۔ (حیدرآباد دکن سے تعلق رکھنے والے بہادر یار جنگ مفکر، سیاست دان، ماہرِ اقبالیات، جناح کے دست راست، خطیب، ادیب اور دانشور تھے۔) لیکن مولانا ظہور الحسن درس نے کہا کہ 'میں قائد اعظم کے لیے نماز پڑھانے نہیں آیا ہوں بلکہ خدائے عز وجل کی نماز پڑھانے آیا ہوں۔' چناں چہ انھوں نے صفوں کو درست کر کے تکبیر کہہ دی۔ 'ابھی نماز عید کی پہلی ہی رکعت شروع ہوئی تھی کہ قائد اعظم بھی عیدگاہ پہنچ گئے۔' ان کے منتظر اعلیٰ حکام نے قائد سے درخواست کی وہ اگلی صف میں تشریف لے چلیں مگر قائد اعظم نے یہ درخواست مسترد کر دی اور کہا کہ 'میں پچھلی صف میں ہی نماز ادا کروں گا۔' عقیل عباس جعفری لکھتے ہیں کہ 'چناں چہ ایسا ہی ہوا اور قائد اعظم نے پچھلی صفوں میں نماز ادا کی۔ قائد اعظم کے برابر کھڑے نمازیوں کو بھی نماز کے بعد علم ہوا کہ ان کے برابر میں نماز ادا کرنے والا ریاست کا کوئی عام شہری نہیں بلکہ ریاست کا سربراہ تھا۔' نماز کے بعد جب نمازیوں کے علم میں یہ بات آئی تو پوری عیدگاہ 'قائد اعظم زندہ باد' کے نعروں سے گونج اٹھی۔' 'قائد اعظم نمازیوں سے گلے ملنے کے بعد آگے تشریف لائے۔' انھوں نے مولانا ظہور الحسن درس کی تعریف کی اور کہا کہ 'ہمارے علما کو ایسے ہی کردار کا حامل ہونا چاہیے۔' ویسے دیر کا یہ واقعہ انوکھا تھا کیوں کہ بانی پاکستان وقت کے پابند تھے۔ وہ اور دیگر سرکاری عمائدین 18 اگست 1947 کو عیدالفطر کی نماز اسی عیدگاہ میں مولانا درس ہی کی امامت میں ادا کر چکے تھے۔ پیپلز پارٹی کے رہنما رضا ربانی کے والد میاں عطا ربانی تب گورنر جنرل محمد علی جناح کے پہلے ایڈ ڈی کیمپ (اے ڈی سی) تھے۔ وہ پہلے پائلٹ بھی تھے جنھیں رائل انڈین ایئر فورس سے پاکستان کی نوزائیدہ ریاست میں رائل پاکستان ایئر فورس میں منتقل کیا گیا۔ ربانی ہی بانی پاکستان اور ان کی بہن فاطمہ جناح کے ساتھ 7 اگست 1947 کو نئی دہلی کے پالم ہوائی اڈے سے ماڑی پور ہوائی اڈے کراچی گئے۔ پاکستان بننے کے بعد بانی پاکستان کی پہلی عید کے بارے میں اے ڈی سی ربانی لکھتے ہیں کہ 'قائد اعظم صبح سویرے تیار ہو گئے اور سیڑھیاں اتر رہے تھے جب میں ان سے ملا۔' انھوں نے کہا 'میں تیار ہوں! ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔' جناح، کریم رنگ کی شیروانی اور سفید پاجامے میں ملبوس اور سرمئی رنگ کی قراقلی جناح کیپ پہنے ہوئے تھے۔ 'وہ خوشگوار موڈ میں تھے۔ وہ تیز تیز چلتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھے اور ہم عیدگاہ بندر روڈ، جواب ایم اے جناح روڈ ہے، عید کی نماز پڑھنے کے لیے روانہ ہوئے۔' 'عیدگاہ جاتے ہوئے میں نے قائد کا ایک اور رخ دیکھا۔' 'اب تک ہم انھیں ایک لیڈر، ایک سیاست دان، ایک قانون ساز، ایک وکیل اور ایک خوش لباس اور آداب والے ایک مغربی شخص کے طور پر جانتے تھے لیکن آج جب انھوں نے مجھے رمضان المبارک کا فلسفہ اور اہمیت بتائی تو مجھے خوشگوار حیرت ہوئی۔' وہ لکھتے ہیں کہ 'جب ان کی لیموزین گورنر جنرل ہاؤس سے نکلی تو مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ نے رمضان کے کتنے روزے رکھے۔' 'میں نے کہا پندرہ۔

کہنے لگے آپ تو جوان اور صحت مند ہیں، آپ نے پورا مہینہ روزے کیوں نہیں رکھے؟' 'میں نے کہا: جناب، میں سفر میں تھا۔' 'اس پر انھوں نے کہا کہ اب آپ سکونت پذیر ہو گئے ہیں، روزے پورے کریں۔' پھر کہنے لگے کہ 'مذہبی جذبے اور روح کی تطہیر کے علاوہ، روزہ انسان کو تنظیم، اپنے آپ پر کنٹرول، قربانی اور لگن سکھاتا ہے۔' عیدگاہ پہنچنے پر مسجد کے نگراں نے بانی پاکستان کا استقبال کیا جو انھیں نماز گاہ تک لے گئے۔ ممتاز رہنما جیسے ایم اے کھوڑو، مسٹر آئی آئی چندریگر، راجا غضنفر علی خان اور محمد ہاشم گزدر پہلے سے موجود تھے۔ لکھاری رافعہ ذکریا کے مطابق رمضان کا اختتام خوشیوں بھرا رہا تھا۔' پاکستان بنا اور ملک کی پیدائش کے فوری بعد پہلی عید آ گئی لیکن فسادات کی خبریں بھی آ رہی تھیں۔' 'عیدگاہ پر جمع ہونے والے لوگوں نے بڑے تحمل اور نظم وضبط کا مظاہرہ کیا۔ ان کی آنکھوں سے ان کے دلوں میں محبت اور احترام کا اظہار ہو رہا تھا۔' نماز کے بعد جناح خاموشی سے بیٹھ کر خطبہ سنتے رہے۔ خطبے کے اختتام پر انھوں نے سب سے پہلے امام صاحب (مولانا ظہور الحسن درس) سے سلام کا تبادلہ کیا۔ اس کے بعد انھوں نے اردگرد موجود رہنماؤں سے ملاقات کی اور عید کی مبارکباد دی۔ کچھ لوگوں نے مصافحہ کرتے ہوئے ان کے ہاتھ چومنے کی کوشش کی لیکن انھوں نے جھنجھلاہٹ اور اونچی آواز میں 'نہیں' کہہ کر اسے واپس لے لیا۔ یہ سلسلہ جاری تھا کہ جناح کے گرد ہجوم لگنا شروع ہو گیا۔ 'میں نے باہر نکلنے کا مشورہ دیا۔ قائد نے آسانی سے مان لیا۔' ان کی کتاب میں مزید لکھا ہے کہ 'گاڑی میں بیٹھتے ہی قائد اعظم نے ڈرائیور کو ہدایت کی کہ اسلامی روایت کے مطابق واپسی کے لیے کوئی دوسرا راستہ اختیار کریں۔' گورنر جنرل ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے اچانک گلیوں سے لوگ انھیں دیکھنے کے لیے نکل آئے۔ انھوں نے 'اللہ اکبر' اور 'پاکستان زندہ باد' کے نعرے لگائے اور جناح نے خوش دلی سے ان کا جواب دیا۔' گورنر جنرل اور فاطمہ جناح کو عید کی مبارکباد دینے والے تمام لوگوں کے لیے دو گھنٹے اوپن ہاؤس رہا۔ وزیر اعظم نے بیگم لیاقت علی خان کے ساتھ، کابینہ کے وزرا نے اپنی بیویوں، سفیروں، اعلیٰ سول وفوجی افسران، سیاستدانوں اور شہر کے اشرافیہ کے ساتھ گورنر جنرل سے ملاقات کی اور انھیں اور مس جناح کو عید کے پُرمسرت موقع پر مبارکباد دی۔' بعد ازاں ایک وزیٹرنگ ہال میں رکھی گئی تا کہ دیر سے آنے والے اپنے ناموں کے ساتھ دستخط کر سکیں۔ رافعہ ذکریا لکھتی ہیں کہ 'ایک دانے دار بلیک اینڈ وائٹ ویڈیو میں پہلے سے کمزور قائد اعظم کو ملک میں پہلی عید کی نماز میں جھکتے اور نماز ادا کرتے ہوئے دکھایا گیا۔' شیر خوار پاکستان سے اپنے خطاب میں انھوں نے کہا کہ 'آزاد خود مختار پاکستان کے قیام کے فوراً بعد یہ ہماری پہلی عید ہے۔' 'پوری مسلم دنیا میں خوشی کا یہ دن ہماری قومی ریاست کے قیام کے بعد فوری طور پر آتا ہے اور اس لیے یہ ہم سب کے لیے ایک خاص اہمیت اور خوشی کی بات ہے۔' جناح نے اس عید کے پہلے خطاب کا اختتام ایک پرجوش آواز کے ساتھ کیا: 'اب حقیقی، ٹھوس کام کا وقت آ گیا ہے۔' پاکستان میں عید کی یہی دو پہلی اور آخری نمازیں تھیں جو بانی پاکستان محمد علی جناح ادا کر سکے۔ اگلے سال عیدالفطر آئی تو وہ شدید بیمار تھے اور جب عید الاضحیٰ آئی تو جناح کی وفات ہوئے ایک ماہ ہو چکا تھا۔

رمضان المبارک کے بعد بھی نیکیاں جاری رہیں

مفتی ندیم احمد انصاری

ماہِ رمضان المبارک سراپا خیر وبرکت ہے۔ اس کے اہتمام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کو گیارہ مہینوں تک سجایا جاتا ہے اور اس مبارک ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت بارش کی طرح برستی ہے۔ شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، ہر طرف نیکیوں کا ماحول رہتا ہے اور لوگوں کے لیے نیک اعمال کرنا سہل بلکہ سہل ترین ہو جاتا ہے۔ لیکن جیسے ہی یہ مبارک ماہ اپنی انتہا کو پہنچتا ہے، بہت سے مسلمان پھر اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں، یہ کم ہمتی کی علامت اور سخت محرومی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی زندگیوں میں بار بار رمضان المبارک عطا فرمائے اور اس کی وصول یابی کی توفیق سے نوازے اور پوری زندگی محرمات سے اجتناب اور طاعات کا اہتمام نصیب فرمائے۔ آمین

روزوں کا مقصودِ اصلی

ارشادِ ربانی ہے: يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، اس امید پر کہ تم متقی و پرہیز گار بن جاؤ۔ (البقرۃ) معلوم ہوا کہ روزوں کا مقصودِ اصلی تقوے کا حصول ہے۔ لہٰذا ایک مہینے مسلسل روزے رکھنے کے بعد بھی اگر ہمارے اندر تقوے کی یہ صفت پیدا نہ ہو تو یہ بات مناسب نہیں۔

ماہِ رمضان کی سچی قدر دانی

رمضان المبارک کی سچی قدر دانی یہ ہے کہ نیک اعمال پر اس کے بعد بھی مداومت واستقامت اختیار کی جائے۔ ارشادِ ربانی ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ بے شک! جنھوں نے (دل سے) کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت پر جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (فصلت)

استقامت کی تعریف

پہلے جز کو لفظ استقامت سے تعبیر فرما کر ارشاد ہوا: اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ یعنی جن لوگوں نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب یقین کر لیا اور اس کا اقرار بھی کر لیا۔ یہ تو اصل ایمان ہوا، آگے اس پر مستقیم بھی رہے، یہ عملِ صالح ہوا۔ اس طرح ایمان اور عملِ صالح کے جامع ہو گئے۔ لفظ استقامت کی تفسیر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایمان وتوحید پر قائم رہے، اس کو چھوڑا نہیں۔ اور تقریباً یہی مضمون حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ انھوں نے استقامت کی تفسیر اخلاصِ عمل سے فرمائی ہے۔ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "استقامت یہ ہے کہ تم اللہ کے تمام احکام، اوامر اور نواہی پر سیدھے جمے رہو، اس سے اِدھر اُدھر لومڑیوں کی طرح راہِ فرار نہ نکالو"۔ اس لیے علما نے فرمایا کہ استقامت تو ایک لفظ مختصر ہے مگر تمام شرائعِ اسلامیہ کو جامع ہے جس میں تمام احکامِ الٰہیہ پر عمل اور تمام محرمات ومکروہات سے اجتناب دائمی طور پر شامل ہے۔ تفسیر کشاف میں ہے کہ انسان کا ربنا اللہ کہنا جبھی صحیح ہو سکتا ہے جب کہ وہ دل سے یقین کرے کہ میں ہر حال اور ہر قدم میں اللہ تعالیٰ کی زیرِ تربیت ہوں۔ مجھے ایک سانس بھی اس کی رحمت کے بغیر نہیں آ سکتا اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان طریقِ عبادت پر ایسا مضبوط و مستقیم رہے کہ اس کا قلب اور قالب دونوں اس کی عبودیت سے سرِ مو انحراف نہ کریں۔ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے استقامت کی تعریف ادائے فرائض سے فرمائی اور حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ تمام اعمال میں اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی معصیت سے اجتناب کرو۔ (معارف القرآن، ملخصاً)

رمضانی مسلمان

اس لیے اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک میں جن نیک اعمال کی توفیق مرحمت فرمائی تھی، ان پر ہمیں رمضان بعد بھی جمے رہنے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے۔ رمضان المبارک میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکیوں کی ایک خوش گوار فضا قائم تھی، اب وہ مبارک ومسعود زمانہ گزر گیا، لیکن یہ اس کی ناقدری ہوگی کہ عید کی خوش خبری ملتے ہی رمضان المبارک کے سبق کو بھلا دیا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ ہمارے لیے خوشی نہیں، ڈرنے کا مقام ہے؛ جس میں نمازوں کی پابندی ختم اور قرآن مجید سے دوری پیدا ہو جائے اور ذکر و اذکار سے غفلت ہو۔ رمضان المبارک کے گزرتے ہی عبادتوں سے دور اور گناہوں پر دلیر ہو جانا گویا اس بات کی علامت ہے کہ ہم رمضان کی برکات سے کچھ حاصل نہیں کر سکے۔ جو مسلمان رمضان المبارک کی سنت و نفل نماز تراویح میں ایک ڈیڑھ گھنٹے کھڑے رہتے تھے، وہ رمضان کے گزر جانے پر فرض نمازوں کے لیے دن رات میں کُل ملا کر ایک ڈیڑھ گھنٹہ نہیں نکال پاتے۔ ہمارے اس رویے کی وجہ سے اگر کوئی ان معمولات کو موسمی بخار یا ہمیں رمضانی مسلمان سے کہنے لگے تو اس سے بڑی بد قسمتی کیا ہوگی؟ رمضان المبارک تو ہماری زندگیوں میں خوش گوار تبدیلیاں لانے کے لیے آیا تھا، جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخصوص انتظامات فرمائے تھے اور اپنے بندوں کو نیکیوں پر کاربند کرنے کے لیے سرکش شیاطین کو بھی بیڑیوں میں جکڑ دیا تھا، اب وہ آزاد ہوا ہے تو ہمیں مزید چاک وچوبند رہنے کی ضرورت ہے نہ یہ کہ اس سے پرانی یاری نبھانے لگیں۔

نیکیوں پر مداومت کی فضیلت

نیکیوں پر مداومت وہمیشگی صالحین کا طریقہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔ جب حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفیؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھامے رکھوں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ومیرا رب اللہ ہے، پھر اس بات پر ثابت قدم رہو۔ نیز خود آپ ﷺ کا مبارک طریقہ نیکیوں کے اہتمام کا تھا، جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اس پر ہمیشہ قائم رہتے۔ (مسلم) ایک حدیث میں وارد ہوا ہے: پسندیدہ اعمال میں اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت کی جائے، خواہ مقدار میں وہ تھوڑا ہو۔ (مسلم) ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین وعمل وہ ہے جس پر مداومت ہو۔ (بیہقی)

ضروری تنبیہ

ہاں نیکیوں ومستحب اعمال پر مداومت وہمیشگی اختیار کرنے میں یہ نکتہ بھی ملحوظ رہے کہ نیک اعمال پر عملاً ہمیشگی اختیار کرنے میں جب کہ اس پر ہمیشگی کا حکم موجود نہ ہو دو صورتیں ہیں: (۱) پہلی صورت یہ کہ کسی مستحب یا نیک عمل پر عملاً مداومت کی جائے، اعتقاداً اسے لازم وضروری نہ سمجھا جائے، یہی مطلوب ہے (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ اسے ہمیشگی کے ساتھ کیا جائے اور یہ مداومت صرف عملاً نہیں بلکہ اعتقاداً بھی ہو، یعنی شرعاً اس کام کو فرض یا واجب سمجھ کر کیا جانے لگے، جب کہ اس کے متعلق فرض یا واجب ہونے کا حکم شریعت میں موجود نہ ہو۔ ایسا عمل اعتقاد میں فساد کے سبب نیکی ومستحب نہیں رہتا بلکہ ممنوع قرار پاتا ہے اور اس کا ترک واجب ہو جاتا ہے۔ اس کی تفصیل معتبر کتب اور اہلِ علم سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال پر مداومت نصیب فرمائے اور اپنی نافرمانیوں سے بچائے رکھے۔ آمین

(مضمون نگار الفلاح انٹرنیشنل فاؤنڈیشن کے صدر ومفتی ہیں)

آندھرا پردیش: جگن اور بابو کا کیا ہوگا؟

امجد خان

آندھرا پردیش جنوبی ہند کی ایک اہم ترین ریاست ہے جہاں پارلیمنٹ کی 25 اور اسمبلی کی 175 نشستیں ہیں چونکہ عام انتخابات مرکز میں برسرِ اقتدار بی جے پی (مودی۔امیت شاہ) اور خود کانگریس کی زیر قیادت انڈیا اتحاد کیلئے 'کرو یا مرو' کی حیثیت رکھتے ہیں' ایسے میں مودی۔امیت شاہ جوڑی نے جنوبی ہند پر خصوصی توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ 543 پارلیمانی نشستوں میں سے بی جے پی' اب کی بار 400 سے پار' کا نعرہ لگا رہی ہے اور مشن 400 پر جارحانہ انداز میں عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس مشن میں اسے اس کی سرپرست تنظیم آر ایس ایس کی مکمل تائید وحمایت اور مدد حاصل رہے، بصرف آر ایس ایس ہی نہیں بلکہ سنگھ پریوار کی بے شمار تنظیمیں بالخصوص وشوا ہندو پریشد اور بجرنگ دل جیسی تنظیمیں بھی کسی نہ کسی طرح بی جے پی کی مدد میں مصروف ہیں۔ بہر حال آندھرا پردیش کا جہاں تک سوال ہے تو 2017 کے عام انتخابات میں بی جے پی کو ایک بھی نشست حاصل نہیں ہوئی تھی جبکہ آندھرا پردیش کی پڑوسی ریاستوں تلنگانہ اور کرناٹک میں اس کے 30 امیدوار کامیاب ہوئے تھے۔ اس مرتبہ بی جے پی نے آندھرا پردیش میں چندرا بابو نائیڈو کی زیر قیادت تلگو دیشم اور فلم اداکار سے سیاستداں بننے والے پون کلیان کی جنا سینا پارٹی (جے ایس پی) سے اتحاد کیا۔ واضح رہے کہ آندھرا پردیش اسمبلی انتخابات بھی پارلیمانی انتخابات کے ساتھ ہی منعقد ہو رہے ہیں۔ ملک بھر میں 13 مئی کو چوتھے مرحلہ کے تحت رائے دہی ہوگی اسی دن آندھرا پردیش میں اسمبلی انتخابات بھی ہوں گے۔ آپ کو بتادیں کہ گذشتہ اسمبلی انتخابات 2019 میں موجودہ چیف منسٹر جگن موہن ریڈی کی وائی ایس آر سی پی نے 175 میں سے 151 نشستوں پر کامیابی حاصل کر کے چندرا بابو نائیڈو کی تلگو دیشم اور پون کلیان کی جنا سینا کے ساتھ ساتھ کانگریس اور بی جے پی کو بدترین شکست سے دوچار کر دیا تھا۔ تلگو دیشم صرف 23 اسمبلی حلقوں میں کامیاب ہو سکی تھی۔ عام انتخابات 2019 میں بھی جگن موہن ریڈی کی پارٹی نے 25 میں سے 22 حلقوں میں کامیابی درج کرواتے ہوئے تلگو دیشم کا مکمل صفایا کر دیا تھا۔ تلگو دیشم کو صرف 3 پارلیمانی حلقوں میں کامیابی حاصل ہوئی تھی لیکن اب کی بار جگن کیلئے اسمبلی اور پارلیمانی دونوں انتخابات آسان نہیں' انہیں ایک ساتھ کئی حریفوں کا سامنا ہے۔ ایک تو تلگو دیشم، جنا سینا اور بی جے پی اتحاد وائی ایس آر سی پی کے مقابل میں کھڑا ہے تو دوسری طرف خود جگن موہن ریڈی کی سگی بہن وائی ایس شرمیلا بھی ان کے خلاف میدان میں اُتر گئی ہیں۔ کُل ہند کانگریس کمیٹی نے سابق چیف منسٹر متحدہ آندھرا پردیش آنجہانی ڈاکٹر وائی ایس راج شیکھر ریڈی کی عوامی خدمات اور عوام میں ان کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ان کی بہن وائی ایس شرمیلا کو آندھرا پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر مقرر کیا ہے۔ پارٹی نے انہیں وائی ایس راج شیکھر ریڈی خاندان کے گڑھ سمجھے جانے والے حلقہ کڑپہ سے میدان میں اُتارا ہے۔ شرمیلا اپنے بھائی جگن موہن ریڈی اور ان کی حکومت پر شدید تنقید کا سلسلہ شروع کر چکی ہیں۔ دوسری طرف جگن موہن ریڈی کو ان کی اپنی چچازاد بہن ڈاکٹر سنیتا کی مخالفت کا بھی سامنا ہے۔ ڈاکٹر سنیتا کا الزام ہے کہ جگن موہن ریڈی ان کے والد وائی ایس ویویکا نند ریڈی کے قاتلوں کو بچا رہے ہیں' نہ صرف بچا رہے ہیں بلکہ انہیں سیاسی طاقت بھی عطا کر رہے ہیں۔ وائی ایس آر سی پی نے وائی ایس اویناش ریڈی کو دوبارہ امیدوار بنایا ہے۔ اویناش ریڈی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مبینہ طور پر وائی ایس ویویکا نند ریڈی کے قتل میں ملوث ہیں۔ ڈاکٹر سنیتا اور وائی ایس شرمیلا چاہتی ہیں کہ ہر حال میں اویناش ریڈی کو شکست دیں جو حُسنِ اتفاق سے جگن موہن ریڈی، شرمیلا اور ڈاکٹر سنیتا کے چچازاد بھائی ہیں۔ ایک بات تو ضرور ہے کہ اس مرتبہ جگن موہن ریڈی کیلئے کامیابی حاصل کرنا کوئی آسان نہیں ہے۔ حالیہ عرصہ کے دوران چندرا بابو نائیڈو کا جیل جانا اور پھر بی جے پی کے ساتھ ساتھ پون کلیان کی جنا سینا سے اتحاد کرنا تلگو دیشم کیلئے فائدہ بخش ہو سکتا ہے۔ چندرا بابو نائیڈو نے 27 مارچ کو پرجا گالم مہم شروع کی ہے جس کے تحت وہ ریاست کے تمام اسمبلی حلقوں کے دورے کر رہے ہیں۔ ماہِ رمضان المبارک کے پیش نظر وہ افطار کی دعوتوں میں بھی شرکت کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ اگرچہ انہوں نے بی جے پی سے اتحاد کیا ہے لیکن تلگو دیشم ایک سیکولر پارٹی ہے اور کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں کرے گی۔ چندرا بابو نائیڈو' جگن موہن ریڈی پر اس قدر برہم ہیں کہ وہ ہر انتخابی جلسہ میں عوام سے جگن موہن ریڈی کی حکومت کو اُکھاڑ پھینکنے کی اپیل کر رہے ہیں۔ چندرا بابو نائیڈو نے حالیہ عرصہ کے دوران گشت کر رہے ایک لیٹر یا خط کے بارے میں وضاحت کر دی ہے کہ جو خط سوشل میڈیا پر ان کے دستخط کے ساتھ وائرل ہوا ہے اس پر ان کی جعلی دستخط ہے۔ اس مکتوب میں چندرا بابو نائیڈو کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ بی جے پی کے ساتھ تلگو دیشم کا اتحاد عارضی ہے۔ چندرا بابو نائیڈو فی الوقت نوجوان رائے دہندوں پر توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں۔ سرکاری ملازمین بالخصوص اساتذہ کے مسائل کو اُٹھا رہے ہیں۔ ویلج والینٹرس سے ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ کسانوں خاص کر رائلسیما کے کسانوں سے ان کی ہمدردی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ چندرا بابو نائیڈو کا دعویٰ ہے کہ ریاست کے نوجوان اپنے بہتر مستقبل کیلئے تلگو دیشم سے اُمید لگائے بیٹھے ہیں۔ تلگو دیشم غریبوں اور سماج کے تمام دبے کچلے اور محروم طبقات کے ساتھ کھڑی ہے۔ صدر تلگو دیشم پسماندہ طبقات کی ترقی کیلئے 5 سالہ سب پلان کے تحت 1.5 لاکھ کروڑ روپئے مختص کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ چندرا بابو نائیڈو عوام سے بے شمار وعدے کرتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے رائلسیما کے زیر التواء پراجکٹس کی تکمیل، اقتدار میں آنے پر 5 برسوں میں 20 لاکھ بیروزگار نوجوانوں کو ملازمتیں فراہم کرنے، Yemmiganur میں ایک ٹکسٹائیلز پارک قائم کرنے، ویلج والینٹرس کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے (فی الوقت ان والینٹرس کی تنخواہ 5000 روپئے ہے) اور اقتدار ملتے ہی میگا ڈی ایس سی کے انعقاد سے متعلق فائل پر دستخط کرنے جیسے وعدے کئے۔ چندرا بابو نائیڈو' جگن موہن ریڈی پر تنقید کرتے ہوئے عوام کو بتا رہے ہیں کہ ان کے دورِ حکومت میں ریت کا ٹریکٹر 700 روپئے میں دستیاب رہا کرتا تھا لیکن جگن موہن ریڈی کی حکومت میں اس کی قیمت 700 سے بڑھ کر 3000 روپئے ہو گئی اس کیلئے ریت مافیا، ایم ایل ایز۔ مافیا ذمہ دار ہے۔ بابو کے مطابق سرکاری ملازمتوں سے متعلق تمام نوٹیفکیشن (اعلامیئے عدالت نے منسوخ کر دیئے) اور اس کی وجہ سے Malpractice بتائی گئی۔ جگن موہن ریڈی کے مخالفین بالخصوص چندرا بابو نائیڈو یہ بھی کہتے ہیں کہ جگن موہن ریڈی نے میگا ڈی ایس سی کا وعدہ کیا لیکن اپنا وعدہ وفا نہیں کیا جبکہ ان (بابو) کے دور میں دو مرتبہ میگا ڈی ایس سی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چندرا بابو نائیڈو کے مطابق نوجوان، کسان بھی جگن سے خوش نہیں ہیں۔ دوسری طرف جگن موہن ریڈی 'میمنا سدم' (ہم تیار ہیں) مہم شروع کی ہے جس میں وہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ آندھرا پردیش ملک کی وہ واحد ریاست ہے جہاں 3000 روپئے پنشن گھر کی دہلیز پر مہینہ کی پہلی تاریخ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو 73 سالہ چندرا بابو نائیڈو 73 سالہ مودی کی تائید وحمایت اور پون کلیان پر تکیہ کئے ہوئے ہیں۔ آپ کو بتادیں کہ آندھرا پردیش کے جملہ 25 پارلیمانی حلقوں میں سے تلگو دیشم نے 17 حلقوں میں مقابلہ کر رہی ہے جبکہ نشستوں پر مفاہمت کے تحت بی جے پی کو 6 حلقے دیئے گئے ہیں۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ چندرا بابو نائیڈو کی نسبتی بہن ڈی پورندیشوری آندھرا پردیش بی جے پی کی صدر ہیں۔ بی جے پی نے انہیں پارلیمانی حلقہ راجمندری سے اپنا امیدوار بنایا ہے۔ متحدہ آندھرا پردیش میں چیف منسٹر رہے این کرن کمار ریڈی کو راجیم پیٹ، ورا پرساد کو تروپتی، بھوپتی راجو کو نرسا پورم، کتہ پلی گیتا کو پارلیمانی حلقہ ارا کو اور سی ایم رمیش کو انکا پلی سے بی جے پی نے اپنا امیدوار بنایا ہے۔ آندھرا پردیش اسمبلی انتخابات کے بارے میں انتخابی حکمت ساز پرشانت کشور نے پیش قیاسی کی ہے کہ جگن موہن ریڈی کو اس مرتبہ بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے عوام کو رجھانے کیلئے جو FREE BEES کا اعلان کیا ہے وہ اب کی بار کام کرنے والی نہیں ہیں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ 2019 کے اسمبلی اور پارلیمانی انتخابات میں جگن موہن ریڈی کی کامیابی میں پرشانت کشور نے اہم کردار ادا کیا تھا اور حال ہی میں انہوں نے صدر تلگو دیشم چندرا بابو نائیڈو سے بھی ملاقات کی۔ اب دیکھنا ہے کہ جگن موہن ریڈی کس طرح بی جے پی، تلگو دیشم، جنا سینا، کانگریس کے ساتھ ساتھ وائی ایس شرمیلا، ڈاکٹر سنیتا اور اپنے گھر میں ہی موجود دشمنوں کا کس طرح مقابلہ کرتے ہیں۔ مودی حکومت سے بھی انہیں ایک بڑا چیلنج در پیش ہے۔ حال ہی میں الیکشن کمیشن نے 6 آئی پی ایس اور 3 آئی اے ایس عہدیداروں کے تبادلے کئے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس
Mob: 9860871766

اورنگ آباد: کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل کی جانب سے درج ذیل میں عیدالفطر کے موقع پر حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ قرارداد پیش کی جارہی ہیں کونسل گذارش کرتی ہے کہ جہاں جہاں عید کی نماز ادا کی جاتی ہے وہاں یہ قرارداد یں عوام الناس کو پڑھ کر سنائی جائیں اوران قراردادوں کو ہاتھ اٹھا کر منظور کرنے کے لیے کہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل، اورنگ آباد

آج یکم شوال ہے 'عیدالفطر کا دن۔ آج اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی عبادتوں' صلہ رحمی' روزوں ونمازوں کا انعام عطا فرماتا ہے۔ کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل جو اورنگ آباد کی کم و بیش تمام دینی' ملی وسماجی تنظیموں' جماعتوں اور اداروں کا متحدہ پلیٹ فارم ہے' دل کی گہرائیوں سے عیدالفطر کی مبارکباد پیش کرتی ہے۔ وفاق کی جانب سے چند قرارداد یں پیش کی جارہی ہیں۔ انہیں ہاتھ اٹھا کر تکبیر 'اللہ اکبر' کہہ کر منظوری عطا فرمائیں۔

قراردادیں

۱) **فلسطین:** ارض مقدس فلسطین اور اسرائیل کی گذشتہ چھ ماہ سے جاری جنگ میں ہزاروں بچوں اور عورتوں کی شہادتیں ہوئی ہیں۔ اسرائیل نسل کشی کا قصوروار ہے۔ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں ساؤتھ افریقہ کا کیس اس بات کا ثبوت ہے۔ UNO ایک سال میں 23 ؍ سے زائد قرارداد یں اسرائیل کے خلاف پاس کر چکا ہے لیکن امریکہ اور مغربی ممالک کا لاڈلا اسرائیل کسی منہ بات ماننے کیلئے تیار نہیں ہے۔ ضدی شخص کی طرح قتل عام جاری رکھے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع فلسطین میں قتل عام کو نسل کشی سمجھتا ہے۔ ساری دنیا سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آگے بڑھ کر جنگ بندی کا فیصلہ کروائیں۔ بالخصوص ہمارے ملک کو اس ضمن میں آگے آ کر نسل کشی کو رکوانا چاہئے اور فلسطینی آزاد ریاست کی تعبیر کو عملی جامہ پہنانا چاہئے۔

عالم اسلام سے ہمارا مطالبہ ہے کہ بیانوں' افسوس اور قراردادوں سے آگے بڑھ کر عملی اقدام کریں۔ بھوک' پیاس اور ضروری دوائیوں کے نہ ملنے سے فلسطینیوں کی شہادتیں ہر لمحہ بڑھ رہی ہیں۔ اس ضمن میں دوٹوک فیصلہ کرنے کی اور اسرائیل سے استوار رشتوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ عوام الناس سے یہ اجتماع اپیل کرتا ہے کہ اپنے ہر عمل وسرگرمی سے یہ مظاہرہ کیا جائے کہ ہم مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم ہر اس مظلوم کے ساتھ کھڑے ہیں جو غزہ جیسی صورتحال سے گذر رہا ہے۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

۲) **روس یوکرین جنگ:** روس اور یوکرین کی جنگ کو دو سال ہونے کے قریب ہیں۔ سوائے انسانی تباہی کے کوئی اور نتیجہ اس کا نکل نہیں پایا ہے۔ بڑی طاقتوں کے اس کھیل میں معصوموں کی زندگیاں بلی کا بکرا بن گئی ہیں۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع روس' یوکرین' بڑی طاقتوں کے علمبرداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ جنگ بندی کر کے آپسی بات چیت سے اپنے اختلافی مسائل کو حل کریں۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

۳) **UCC:** ریاست اتراکھنڈ نے یونیفارم سول کوڈ قانون ریاست کی سطح پر بنا کر اُسے نافذ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس اقدام میں وہ مرکز سے بھی آگے نکل گئی ہے۔ آسام اور مدھیہ پردیش اس کے نقش قدم پر چلنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع دستور میں دی گئی مذہبی آزادی' اسے اپنانے' عمل کرنے اور دوسروں کو ترغیب دینے کی آزادی پر حکومت کو توجہ دلاتا ہے اور ایسے کسی اقدام سے باز رہنے کی اپیل کرتا ہے جو دستور میں موجود بنیادی حقوق سے ٹکراتے ہیں۔ یکساں سول کوڈ دستور میں دی گئی مراعات اور اس کی روح کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع دستور کے رہنما اصولوں کے آگے اصل دستور کی دفعات جو متاثر ہو رہی ہیں' پر توجہ دلانا چاہتا ہے کیونکہ اس ملک میں الگ الگ سماج اور ان کے اصول وضابطوں کو کسی ایک کوڑے سے ہانکا نہیں جا سکتا۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

۴) **بلڈوزر پالیسی:** کسی بھی وجہ سے کسی کا گھر بلڈوزر کر دینا اُسے کئی بنیادی حقوق سے محروم کر دیتا ہے۔ رائٹ آف شیلٹر دستور کا بنیادی حق ہے۔ سب سے پہلے وہ پامال ہو جاتا ہے۔ کسی شخص کی سزا کو بنیاد بنا کر اس کے اہل خانہ کے شیلٹر کو توڑ دینا انصاف کے علی الرغم جرم سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع مختلف واقعات کو بہانا بنا کر گھروں کی' مساجد کی' مقابر کی توڑ پھوڑ کی سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ حکومت اس ضمن میں کچھ کرنا چاہتی ہے تو قاعدے سے قانونی تقاضوں کو پورا کر کے عمل کرے۔ انہیں سر چھپانے کا اہتمام کرے تب وہ کاروائی کرے وہ بھی اس وقت جب وہ از حد ضروری ہو۔ مسلمانوں کا اجتماع عوام الناس سے اپیل کرتا ہے کہ اپنی پراپرٹی' اسکے ڈاکیومنٹس' قانونی ضابطے پورے کریں۔ اسکے باوجود ایسا ہوتا ہے تو ہمت و حوصلہ کے ساتھ دائرے میں رہتے ہوئے اس ناانصافی کا مقابلہ کریں۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

۵) **CAA:** وزارت داخلہ کے اعلان کے مطابق CAA ملک میں لاگو کر دیا گیا ہے۔ اس کے خلاف دو سال قبل پورے ملک میں شدید احتجاج ہوا تھا۔ شاہین باغ کے نام سے پورے ملک میں اجتماعی فضا نے اس سیاہ قانون کو نافذ ہونے نہیں دیا تھا۔ لیکن انتخابات کی لہر نے اسے پھر سے زندہ کر دیا ہے۔ مسلمانوں کا اجتماع CAA کو دستور کے اصل روح کے خلاف سمجھتا ہے۔ جس ملک میں مذہب کے نام پر ریزرویشن نہیں ملتا ہے' لیکن مذہب کے نام پر شہریت مل جاتی ہے' کیسا عجیب کھیل ہے۔ جو صرف ایک قوم کے خلاف مضبوطی سے کھیلا جا رہا ہے۔

مسلمانوں کا یہ اجتماع مسلمانوں اور ہر شخص سے اپیل کرتا ہے کہ جو CAA کے اثرات کا شکار ہونگے' پریشان و ہراساں ہونے کے بجائے اپنے ڈاکیومنٹ ٹھیک کرنے کی کوششیں کریں۔ اس ضمن میں ملی وسماجی جماعتوں اور تنظیموں سے مدد لیں۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع بھارت میں بسنے والی مسلم آبادی کی دینی' ملی وسماجی قیادت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس ضمن میں مشترکہ لائحہ عمل بنا کر پریشان حال لوگوں کے درد کا مداوا بنیں۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

۶) **مدارس:** گذشتہ دنوں مدارس کے سلسلے میں یوپی ہائی کورٹ کا Observation سامنے آیا ہے۔ انہوں نے مدارس کو ملک کے Secular ڈھانچے کے خلاف بتلا دیا۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع یہ بتلانا چاہتا ہے کہ اس ملک کی پارلیمنٹ کا آغاز ہون سے ہوتا ہے۔ سیگون ہاتھ میں لے کر وزیر اعظم کسی مذہبی پیشوا کے روپ میں نظر آتے ہیں۔ یہ Secular ڈھانچے کے بارے میں کوئی سوموٹو نوٹس نہیں لیا گیا۔

یہ اجتماع اپیل کرتا ہے کہ مدارس کے ڈھانچے کو چھیڑا نہ جائے۔ اس سے رنگ برنگے پھولوں اور اسکی خوشیوں کے بجائے یک رنگی اور یک خوشبو ہمارے ملک کی فضا کو شائد راس نہ آئیگی۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

۷) **مساجد:** بابری مسجد کے بعد گیان واپی مسجد' متھرا کی عیدگاہ کو بھی عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر دیا گیا ہے اور ان روایات کو مزید کتنی مساجد اور مقابر تک پھیلایا جائیگا' کہا نہیں جا سکتا۔ پلیس آف ورشپ ایکٹ 1991ء ایسی کسی بھی سرگرمی کی اجازت نہیں دیتا جس سے 15 ؍اگست 1947ء کے وقت جو عبادتگاہ جیسی تھی ویسی ہی تسلیم کی جائیگی۔ اسکے سروے اور اس میں عبادت کی اپیلوں اور فیصلوں میں 1991ء کے بنائے ہوئے 'پلیس آف ورشپ ایکٹ' کی روح مجروح ہوتی ہے۔

مسلمانوں کا یہ اجتماع حکومت ہند سے اس ایکٹ پر اپنے موقف کو صاف کرنے کی اپیل کرتا ہے اور ایکٹ کے علی الرغم آگے کی کاروائیوں کی اجازت دینے سے اجتناب کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

۸) **ٹاؤن پلاننگ:** مسلمانوں کا یہ اجتماع عوام الناس سے اپیل کرتا ہے کہ نئی ٹاؤن پلاننگ جو Website پر موجود ہے' عبادتگاہوں' اوقاف کی اراضی وغیرہ کی نشاندہی نہیں کی گئی ہو تو Objection داخل کریں۔ یہ اجتماع انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ جو Objections موصول ہونگے' ان پر سنجیدگی سے غور وفکر کیا جائے اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے فیصلے کریں۔

۹) **اوقاف:** بھارت میں مسلمانوں کی فلاح وبہبود کیلئے ان کے اسلاف نے بڑی تعداد میں اوقاف کی جائدادیں دے رکھی ہیں۔ آزادی کے بعد سے ان جائدادوں پر سرکاری قبضہ جات کے علاوہ خانگی قبضہ جات بھی ہوئے ہیں۔ کہیں کہیں لوٹ کھسوٹ سے اس وقف منشہ کو نقصان پہنچا ہے۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع اوقاف کو اللہ کی امانت سمجھتا ہے۔ اس سے استفادہ واقف کی مرضی کے مطابق ہی ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کی فلاح وبہبودی اس کے ذریعے سے ہونی چاہئے۔ یہ اجتماع اپیل کرتا ہے۔ ہر قیمت پر وقف جائدادوں کا تحفظ کیا جائے۔ اس سے صحیح مقصد کے تحت استفادہ کیا جائے۔ نیز ارباب اقتدار سے یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مہاراشٹر وقف بورڈ آفس اورنگ آباد سے ممبئی ٹرانسفر نہ کرے بلکہ اسے یہیں رکھا جائے کیونکہ یہ شہر پوری ریاست کا مرکز ہے۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

۱۰) **نشہ آور ادویات:** شہر کے بعض علاقوں میں نئی نسل نشہ آور ادویات کا بے جھجک استعمال کر رہی ہے۔ مسلمانوں کا یہ اجتماع ایسے تمام کاروباری افراد سے اپیل کرتا ہے کہ اپنے فائدے کے لئے انسانی نسل کو برباد نہ کریں۔ انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ضمن میں کڑی نظر رکھے اور قاطیوں کو سخت سزائیں دلوائیں۔ نیز مسلم جماعتوں اور تنظیموں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس ضمن میں سنجیدہ اقدامات کریں اور امت کی نئی نسل کو اس بحران سے نکلنے میں مدد فرمائیں۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

۱۱) **اتحاد واتفاق:** مسلمانوں کا یہ اجتماع تمام جماعتوں' تنظیموں' اداروں' مسلکوں کے ذمہ داران سے اپیل کرتا ہے کہ سب ایک امت ہونے کا مظاہرہ کریں۔ اتحاد واتفاق کے ساتھ حالات کا مقابلہ کریں۔ دین کو بنیاد بنا کر اتحاد واتفاق کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ آنے والے حالات کا مقابلہ ہم اسی طرح کر سکتے ہیں۔

اللہ ہمارا حامی وناصر ہو!

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

سلیم صدیق
صدر، کل جماعتی وفاق
مسلم نمائندہ کونسل، اورنگ آباد

شیخ محمد منتجب الدین
سیکریٹری جنرل، کل جماعتی وفاق
مسلم نمائندہ کونسل، اورنگ آباد

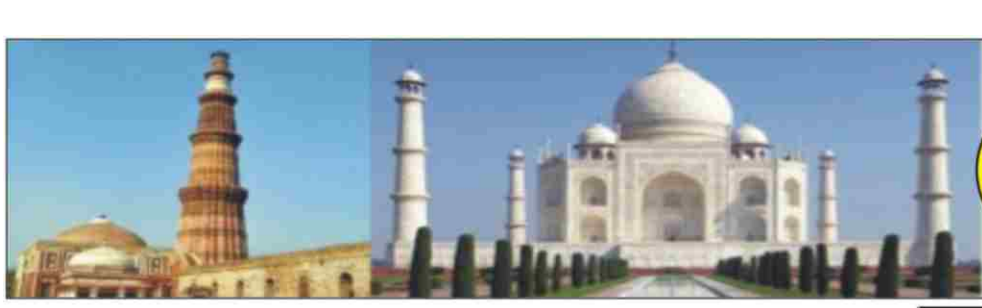

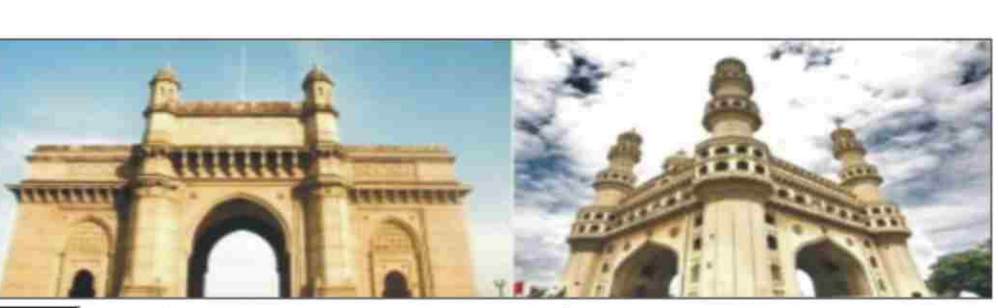

شرد پوار نے امیدواروں کی تیسری فہرست جاری کی

جانئے ستارہ اور راور سے کسے ملا ٹکٹ؟

ممبئی:10 / اپریل: شرد پوار کی پارٹی این سی پی خیمہ نے لوک سبھا انتخابات کے لیے امیدواروں کی اپنی تیسری فہرست جاری کی ہے۔ شرد پوار نے اس فہرست میں دو ناموں کا اعلان کیا ہے۔ ششی کانت شندے کو ستارہ سیٹ سے امیدوار بنایا گیا ہے اور شری رام پاٹل کو راور سیٹ سے امیدوار بنایا گیا ہے۔ شرد پوار نے کل مہا وکاس اگھاڑی کی طرف سے منعقدہ پریس کانفرنس کے بعد یہ فہرست جاری کی ہے۔ کل ایم وی اے نے سیٹ شیئرنگ کے حوالے سے ایک پریس کانفرنس بلائی تھی جس میں یہ تصویر واضح کی گئی تھی کہ شیوسینا، یو بی ٹی، شرد پوار کی این سی پی اور کانگریس کتنی سیٹوں پر الیکشن لڑیں گی۔ اس سے پہلے بھی شرد پوار نے دو فہرستیں جاری کی تھیں اور آج شرد پوار نے باقی سیٹوں پر امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ ایم وی اے میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ شیوسینا (یو بی ٹی) 21 سیٹوں پر الیکشن لڑے گی، کانگریس 17 سیٹوں پر اور این سی پی (ایس پی) 10 سیٹوں پر الیکشن لڑے گی۔ تمام جماعتوں نے 19 اپریل سے 20 مئی تک مہاراشٹر میں لوک سبھا کے پانچ مرحلوں کے انتخابات کے لیے تیاری کی تھی۔ یہ معاہدہ کانگریس کے متنازعہ سانگلی اور بھیونڈی سیٹوں پر اپنا دعویٰ ترک کرنے کے بعد طے پایا ہے۔ مہاراشٹر کانگریس کے صدر نانا پٹولے نے واضح کیا کہ پارٹی نے اپنے اتحادیوں کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا ہے بلکہ اس نے ایک اسٹریٹجک قدم واپس لیا ہے اور اس بات پر زور دیا کہ بات چیت غیر معینہ مدت تک جاری نہیں رہ سکتی۔ ان کا یہ بیان کانگریس کی ریاستی اکائی کے اندر سانگلی اور بھیونڈی جیسی سیٹوں کی تقسیم اور ممبئی میں چھ میں سے چار سیٹیں ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی سینا کو دیے جانے پر کانگریس کی ریاستی اکائی کے اندر کچھ عدم اطمینان کی خبروں کے پس منظر میں آیا ہے۔

ماہِ رمضاں ختم ہوا، خالقِ رمضاں باقی ہے

فاروق عبداللہ ندوی، دوحہ قطر

ایسا لگتا ہے کل کی بات ہے، اُمّتِ مسلمہ کے چھوٹے بڑے ہر شخص ایک دوسرے کو مقدس مہینہ کی آمد پر مبارک بادی کا تحفہ پیش کر رہا تھا، اپنے ہمراہ ذخیرۂ حسنات اور انوار و برکات کا فصلِ بہاراں لئے ہوئے مہینوں کا سردار رمضان المبارک کے لئے چشمِ راہ بنا ہوا تھا، اس بہارِ جاں فزا میں نازل ہونے والی ابرِ رحمت کی خوشخبری سنا رہا تھا لیکن اب ایسا محسوس ہوتا کہ پلک جھپکتے ہی یہ مہمان ہم سے رخصت ہوگیا، سحری کے پُرنور لمحات اور افطاری کی بابرکت ساعات اب ہمیں الوداع کہہ گئی۔ جب ہمارے گھر کوئی ایسا مہمان آئے جو منبع الخیر اور سرچشمۂ رحمت و نعمت ہو تو اس کے بچھڑنے کا غم عین فطرت ہے۔ اس ماہِ صیام میں نہ جانے کتنے گنہگار بندوں نے اپنی روح کو آلودگی سے پاک رکھا، فسق و فجور کی نجاستوں سے خود کو محفوظ رکھا، کتنے ایسے بندۂ خدا تھے جن کا نام جہنمیوں کی فہرست میں درج ہو چکا تھا لیکن محض فضلِ خدا ان کو آتشِ دوزخ سے خلاصی نصیب ہوئی، اب یہ ماہِ مبارک اپنے تمام ترخیرات و حسنات کے ساتھ سال بھر کے لئے ہم سب کو خدا حافظ کہہ گیا، بڑی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنھوں نے ایمان واحتساب کے ساتھ دنوں میں روزہ رکھا اور راتوں میں تروایح وتہجد کا اہتمام کیا، بہت ہی کامیاب ہیں وہ بندے جو اپنے قلب وقالب اور جسم وروح کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ رہے اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کیا، اپنے ناپسندیدہ خواہشات نفس کی لہروں اور بُرے اعمال کی گندگیوں سے دور رہا، تطہیر ذات اور تزکیہ نفس حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہا، اپنی سیرت واخلاق اور گفتار وکردار کو سنوارتا رہا، یقیناً ہر بندۂ مومن رمضان المبارک کی ان سعادتوں کی حصولیابی کے لئے توفیقِ الٰہی پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ رمضان ختم ہونے کے بعد ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اب ہم آزاد ہیں جو چاہیں کریں، ہرگز ہرگز ایسا نہیں، روزے دو طرح کے ہیں، ایک رمضان کا روزہ اور دوسرا اسلام کا روزہ، رمضان کے روزے ہم نے مکمل کر لئے اب ہمیں اسلام کے روزے کا خیال رکھنا ہے، مسلمان جب سے بالغ ہوا اس دن سے آفتابِ عمر کے غروب ہونے تک اس پر اسلام کے روزے کی حفاظت لازم ہے، جس طرح رمضان کے روزے کے احکام و پابندیاں ہیں اسی طرح اسلام کے روزے کے بھی تقاضے ہیں، توحید کامل کی پاسداری کرنا، پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرنا، قیامت اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنا، آپؐ کے بارے میں خاتم النبین کا عقیدہ رکھنا، ایک دوسرے کا تعاون کرنا، آپسی ہمدردی وغمخواری کو رواج دینا، اور دیگر جملہ احکام وعبادات پر عمل کرنا اور اسوۂ رسولؐ کو اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں آئیڈیل بنانا اسلام کے روزے کا اہم تقاضے ہیں۔ نفاق وریا، بغض وحسد، جھوٹ وفریب، دلآزاری وستم ظریفی، سبّ وشتم، ظلم وزیادتی، حرام خوری، سودخوری، رشوت ستانی، فحاشی وعریانی، شراب نوشی، غیبت وچغلخوری، تہمت و بہتان تراشی، شادی بیاہ اور دوسرے مواقع پر اسراف وفضول خرچی، بدعات وخرافات جیسے گناہوں اور فتنوں سے اجتناب کرنا اسلام کے روزے کا اہم مطالبہ ہے، واٹساپ، یوٹیوب، فیسبوک، ٹک ٹاک، اور انٹرنیٹ کی گندگیوں سے جسطرح ہم رمضان میں بچے رہے اسلام کے روزے کا تقاضہ ہے کہ رمضان بعد بھی اس سے دور رہیں، تاکہ ہماری ضیافت وافطار کل قیامت کے دن آپؐ کے ہاتھوں جام طہور، اور آبِ کوثر سے نصیب ہو، جب آپؐ کی دیدار ہو تو ہمیں اپنے اعمال بد کی وجہ سے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ بے شک رمضان کا مہینہ ختم ہوگیا لیکن خالقِ رمضان ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا۔ ہم رمضان المبارک میں جس مجاہدانہ زندگی کے خوگر ہو گئے تھے جن نیکیوں کے عادی ہو گئے ربّ کریم ہمیں اس پر استقامت اختیار کرنے کی توفیق عطا کرے۔

مسجدِ اقصیٰ میں عیدالفطر

60 ہزار فرزندانِ توحید نے باجماعت ادا کی نمازِ عید، روح پرور مناظر

یروشلم: 10 / اپریل: قبلۂ اوِل مسجدِ اقصیٰ میں عیدالفطر کے موقع پر فرزندانِ توحید نے نمازِ عید ادا کی ہے۔ مسجدِ اقصیٰ میں منعقدہ نمازِ عید کے اجتماع میں 60 ہزار فرزندانِ توحید نے نمازِ باجماعت ادا کی ہے۔ فلسطینی خبر رساں ادارے کے مطابق مقبوضہ بیت المقدس کے پرانے شہر میں عید کی نماز میں شرکت کے لیے صبح سویرے سے ہی شہریوں کی بڑی تعداد میں آمد ہوئی۔ یروشلم میں اسلامی اوقاف کے محکمے نے اشارہ کیا کہ اسرائیلی حکام کی جانب سے الاقصیٰ سے زبردستی نکالے گئے متعدد شہریوں نے مسجد کے اطراف کی گلیوں میں نمازِ عید ادا کی۔ رمضان المبارک کے آخری جمعہ (جمعۃ الوداع) کی نماز ادا کی گئی ہے۔ مسجدِ اقصیٰ میں منعقدہ نمازِ جمعۃ الوداع کے اجتماع میں لاکھوں فرزندانِ توحید نے نمازِ باجماعت ادا کی ہے۔ مسجدِ اقصی میں شبِ قدر کا اہتمام، دولاکھ مسلمانوں کی شرکت القدس اسلامک فاؤنڈیشن انتظامیہ نے اعلان کیا کہ دولاکھ مسلمان مسجد الاقصیٰ میں شب قدر کے لیے یکجا ہوئے۔ اس مقدس رات کو مسجد اقصیٰ میں گزارنے کے خواہان خاندانوں نے یہیں پر افطاری بھی کیا۔ رمضان المبارک کے آخری ایام الاقصیٰ میں عبادت میں گزارنے کے خواہشمند کئی افراد بیت المقدس کے صحن اور باغیچے میں خیمے لگا کر اعتکاف بیٹھے۔ دوسری جانب ہزاروں فلسطینی شب قدر منانے کے لیے ملک بھر سے سینکڑوں بسوں کے ذریعہ مشرقی القدس پہنچے۔ ہزاروں فلسطینی جو مقبوضہ مغربی کنارے سے مشرقی القدس آنا چاہتے تھے کو اسرائیل نے روک دیا۔ اسرائیلی فورسز کے حملے کے نتیجے میں بعض فلسطینیوں کو چوٹیں آئیں۔ مشرقی القدس اور مغربی کنارے کے علاقے 1967 سے اسرائیلی قبضے میں ہیں۔ واضح رہے کہ اسرائیلی وزیرِ اعظم نتن یاہو کے دفتر کی جانب سے کہا گیا تھا کہ گزشتہ سالوں کی طرح اس مرتبہ بھی رمضان کے پہلے ہفتہ کے دوران زیادہ سے زیادہ مسلمان نمازیوں کو مسجدِ اقصیٰ جانے کی اجازت دی جائے گی۔ اس حوالے سے جاری کیے گئے بیان میں کہا گیا تھا کہ رمضان کے پہلے ہفتہ میں اتنی ہی تعداد میں عبادت گزاروں کو مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی جو پچھلے سالوں میں تھی۔ بیان میں کہا گیا تھا کہ ہر ہفتہ سیکوریٹی اور حفاظت کے حوالے سے صورتِ حال کا جائزہ لیا جائے گا اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ رواں رمضان المبارک کے شروع میں اسرائیلی فوج نے فلسطینیوں کو مسجدِ اقصیٰ میں نماز کی ادائیگی سے روک دیا تھا۔ عرب میڈیا کے مطابق ہر سال رمضان المبارک میں مسلمانوں کی بڑی تعداد مسجدِ اقصیٰ میں عبادت کے لیے جاتی ہے۔

ممبئی میں دکانوں پر مراٹھی زبان میں بورڈ نہ لگانے پر اب دینا ہوگا دگنا پراپرٹی ٹیکس

ممبئی: 10 / اپریل: ممبئی میں دکانوں پر مراٹھی زبان میں بورڈ نہ لگانے پر اب دگنا پراپرٹی ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ وہ دکانیں اور ادارے جنھوں نے اپنے نام کے بورڈ مراٹھی زبان میں نہیں لکھے ہیں انہیں یکم مئی سے دوگنا پراپرٹی ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ دریں اثنا، شہری اداروں کی جانب سے سماعت کرنے کے بعد، بی ایم سی نے نام کے بورڈوں سے متعلق ہدایات کی تعمیل نہ کرنے کے 343 معاملات میں دکانوں اور اداروں پر مجموعی طور پر 32 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) ایک اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دکانوں اور اداروں کو اپنے لائسنسوں کی تجدید کے لئے 25000 سے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے خرچ کرنے ہوں گے۔

اسرائیل رفح پر حملے سے باز رہے اور فوری جنگ بندی کا اہتمام کرے

فرانس، مصر اور اردن کے رہنماوں کا مطالبہ

قاہرہ: 10 / اپریل: فرانس، مصر اور اردن کے رہنماوں نے رفح پر اسرائیل کے امکانی حملے کے حوالے سے خبردار کیا ہے کہ یہ اسرائیل کی ایک بڑی جارحانہ کارروائی ہوگی۔ اس لیے اس سے گریز کیا جائے اور فوری طور پر غزہ میں جاری جنگ کو بند کیا جائے۔ یہ بات تینوں ملکوں کے رہنماوں نے کئی اخبارات میں شائع ہونے والے مشترکہ اداراتی نوٹ میں کہی ہے۔ اس مشترکہ ایڈیٹوریل پر تینوں ملکوں کے رہنماوں نے مل کر ایک آواز اٹھائی ہے۔ ایڈیٹوریل پر فرانس کے صدر عمانوئیل میکرون، مصری صدر عبدالفتاح السیسی اور اردن کے شاہ عبداللہ تینوں کے دستخط ہیں۔ ان کا کہنا تھا 'ہم خبردار کرتے ہیں کہ رفح پر اسرائیلی حملے کے بہت گہرے اور سنگین اثرات ہوں گے۔ جہاں پر 15 لاکھ سے زائد انسان رہ بس رہے ہیں اور ان کی حیثیت بے گھر پناہ گزینوں کی سی ہے۔ اگر اسرائیل نے اس علاقے پر کوئی حملہ کیا تو اس کا مطلب صرف انسانی تباہی اور مشکلات میں اضافہ کرنا ہوگا۔ نیز اس کے نتیجے میں خطے میں کشیدگی بڑھے گی اور عدم استحکام کا خطرہ ہوگا۔ اس سے پہلے امریکہ بھی رفح پر ایسے کسی اندھادھند حملے کی مخالفت کر چکا ہے۔ جبکہ اسرائیلی نیتن یاہو اب اس حملے کی تاریخ کے تعین کا بھی بتا رہے ہیں کہ ان کا ملک باقاعدہ حملے کے لیے تاریخ مقرر کر چکا ہے۔ فرانس، مصر اور اردن کے سربراہان نے اپنے مشترکہ ایڈیٹوریل میں اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں فوری طور پر ایک ایسی قرارداد پیش کی جائے جو فوری جنگ بندی کے مطالبے پر مبنی ہو اور جسے بغیر کسی التوا کے فوری طور پر بروئے کار لائیں۔ ان رہنماؤں نے اسرائیلی یرغمالیوں کی فوری رہائی کا بھی مطالبہ کیا ہے جو سات اکتوبر سے مسلسل حماس کی قید میں ہیں۔ مشترکہ اداراتی متن میں تینوں رہنماؤں کی طرف سے کہا گیا ہے کہ غزہ میں جاری جنگ انسانوں کے لیے بڑی تباہی اور مصائب کا ذریعہ ہے۔ اسے فوری طور پر بند ہونا چاہیے۔

لوک سبھا الیکشن: بی جے پی امیدواروں کی ساتویں فہرست

کرن کھیر اور ریتا بھوگنا کو ٹکٹ نہیں

نئی دہلی: بی جے پی نے لوک سبھا امیدواروں کی ایک اور فہرست جاری کی ہے۔ اس فہرست میں 9 نام ہیں۔ بی جے پی کی فہرست میں یوپی کی 7 سیٹوں کے لیے امیدواروں کا اعلان کیا گیا ہے۔ چنڈی گڑھ سے کرن کھیر کا ٹکٹ منسوخ کرنے کے بعد پارٹی نے سنجے ٹنڈن کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ اس کے علاوہ ریتا بہوگنا جوشی کا ٹکٹ منسوخ کر کے نیرج ترپاٹھی کو الہ آباد سیٹ سے امیدوار بنایا گیا ہے۔ سنجے ٹنڈن کو چنڈی گڑھ سے ٹکٹ دیا گیا ہے۔ اس سیٹ سے دو بار کی ایم پی کرن کھیر کا ٹکٹ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ کرن کھیر نے 2014 اور 2019 میں دو بار لوک سبھا انتخابات جیتے تھے۔ بی جے پی کی اس فہرست میں جن 9 سیٹوں کے لیے امیدواروں کا اعلان کیا گیا ہے، ان میں سے 2019 میں بی جے پی نے 7 سیٹیں جیتی تھیں۔ لیکن ان میں سے صرف دو سیٹوں مچھلی نگر اور کوشامبی پر موجودہ ممبران پارلیمنٹ کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ جبکہ 4 نشستوں پر ارکان اسمبلی کے ٹکٹ منسوخ کیے گئے ہیں۔ بابل سپریو، جنہوں نے 2019 میں بی جے پی کے ٹکٹ پر آسنسول سے الیکشن جیتا تھا، پہلے ہی استعفیٰ دے کر ٹی ایم سی میں شامل ہو چکے تھے۔ یوپی کی مین پوری سیٹ سے جیویر سنگھ ٹھاکر، کوشامبی سے ونود سونکر، پھول پور سے پروین پٹیل، الہ آباد سے نیرج ترپاٹھی، بلیا سے نیرج شیکھر، مچھلی نگر سے بی پی سروج، اور غازی پور سیٹ سے پارس ناتھ رائے کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ ریتا بہوگنا جوشی الہ آباد سے ایم پی تھیں۔ الہ آباد کے امیدوار نیرج ترپاٹھی سابق گورنر کیسری ناتھ ترپاٹھی کے بیٹے ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی بنگال کی آسنسول سیٹ سے ایس ایس اہلووالیا کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ بی جے پی نے پہلے بھوجپوری اسٹار پون سنگھ کو اس سیٹ سے اپنا امیدوار بنایا تھا۔ لیکن بعد میں انہوں نے ٹکٹ واپس کر دیا۔ ٹی ایم سی نے اداکارہ شتروگھن سنہا کو اس سیٹ سے اپنا امیدوار بنایا ہے۔ بی جے پی نے لوک سبھا انتخابات 2024 کے لیے اب تک 425 سے زیادہ امیدواروں کا اعلان کیا ہے۔ یوپی میں، جس کی 80 سیٹیں ہیں، بی جے پی 74 سیٹوں پر الیکشن لڑ رہی ہے۔ 6 سیٹوں میں سے اتحادی آر ایل ڈی 2 سیٹوں پر الیکشن لڑے گی، انوپریہ پٹیل کی اپنی پارٹی 2 سیٹوں پر الیکشن لڑے گی۔ وہیں ایک ایک سیٹ نشاد پارٹی اور راج بھر کی پارٹی کو دی گئی ہے۔ بی جے پی نے اب تک 74 میں سے 69 سیٹوں کے لیے امیدواروں کا اعلان کیا ہے۔ بی جے پی نے سب سے پہلے 195 امیدواروں کی پہلی فہرست جاری کی تھی۔ اس کے بعد 72، 9 اور 16 امیدواروں کی الگ الگ فہرستیں جاری کی گئیں۔

ٹیٹ TET امتحان درخواستیں داخل کرنے کی آخری تاریخ میں توسیع

حیدرآباد: 10 / اپریل: تلنگانہ حکومت کی جانب سے ٹیچرس ایلیجبلٹی ٹسٹ یعنی ٹیٹ کی درخواستوں کے ادخال کی آخری تاریخ میں توسیع کی گئی ہے۔ درخواستوں کے ادخال کی آج آخری تاریخ تھی جس میں اس مہینہ کی 20 تاریخ تک توسیع کی گئی۔ درخواستوں کے ادخال کا عمل 27 مارچ سے شروع ہوا تھا جو آج ختم ہو رہا تھا۔ محکمہ تعلیمات نے ایسے خواہشمند امیدواروں سے جنھوں نے ابھی تک درخواستیں داخل نہیں کی ہیں ان سے درخواستیں داخل کرنے کی خواہش کی ہیں۔ پندرہ اپریل سے ہال ٹکٹس جاری کئے جائیں گے۔ ریاست گیر سطح پر 11 اضلاع میں امتحان منعقد ہوگا۔

راج ٹھاکرے کی وزیر اعظم نریندر مودی کو غیر مشروط حمایت

ممبئی، 10 اپریل (ہ س)۔ مہاراشٹر نونرمان سینا کے صدر راج ٹھاکرے نے منگل ممبئی میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کرتے ہوئے زور دے کر واضح کیا کہ انکی یہ حمایت صرف نریندر مودی کے لیے ہے۔ ممبئی میں گوڑی پڑوا (مہاراشٹرا میں روایتی نیا سال جو کہ نئی شروعات اور نیکی کی علامت کے طور پر منایا جاتا ہے) کے موقع پر اپنی پارٹی کی سالانہ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے راج ٹھاکرے نے منگل کو ریاست میں بھارتیہ جنتا پارٹی، شیوسینا (شندے) اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار) کے مہایوتی اتحاد کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کیا اور وزیر اعظم نریندر مودی کی حمایت کی۔ راج ٹھاکرے کے اس اعلان کے بعد مہاراشٹر میں آئندہ لوک سبھا انتخابات میں حسبِ اقتدار گروپ کو تقویت ملنے کی امید کی جارہی ہے۔ راج ٹھاکرے نے کہا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ وزیراعظم مودی نوجوانوں کی مسائل پر توجہ دیں گے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ ریاست کی عوام جو ٹیکس ادا کرتے ہیں، اس کے مطابق مہاراشٹر کو مرکزی آمدنی کا بڑا حصہ ملے گا۔ راج ٹھاکرے نے زور دے کر کہا، مجھے کوئی توقعات نہیں ہیں۔ جب ملک میں ایک مضبوط قیادت کی ضرورت ہوگی، مہاراشٹر نونرمان سینا بی جے پی، شیوسینا، این سی پی کی غیر مشروط حمایت کرے گی۔ یہ صرف نریندر مودی کے لیے ہے، نائب وزیر اعلیٰ اور بی جے پی لیڈر دیویندر فڑنویس نے فوری طور پر راج ٹھاکرے کے اعلان کا خیر مقدم کیا۔ ایم این ایس لیڈر نے یہ نہیں بتایا کہ آیا ان کی پارٹی، جس نے اب تک کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا ہے، آئندہ لوک سبھا انتخابات میں حصہ لے گی۔ راج ٹھاکرے کی مودی کو حمایت گزشتہ ماہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کے بعد سامنے آئی ہے۔ تب سے یہ قیاس آرائیاں کی جارہی تھیں کہ وہ حکمراں مہایوتی (عظیم اتحاد) میں شامل ہوں گے۔ تاہم، انہوں نے واضح کیا کہ ان کی پارٹی کے امیدوار، جب بھی الیکشن لڑیں گے، وہ صرف مہاراشٹر نونرمان سینا کے نشان ریلوے انجن کا استعمال کریں گے۔ ٹھاکرے، جنہوں نے غیر منقسم شیوسینا سے علیحدگی اختیار کی اور 2006 میں مہاراشٹر نونرمان سینا کی بنیاد رکھی، نے اپنی پارٹی کے کارکنوں سے کہا کہ وہ ریاستی اسمبلی کے انتخابات کی تیاری شروع کریں جو اس سال اکتوبر میں ہونے والے ہیں۔ راج ٹھاکرے نے 2014 میں وزیر اعظم کے عہدے کے لیے مودی کی امیدواری کی کھل کر حمایت کی۔ لیکن اس کے بعد انھوں نے پٹری بدل دی تھی اور بی جے پی اور مودی کے تلخ ناقد بن گئے، اپنی ریلیوں مین مودی کی طرف سے وعدوں کی ویڈیوز چلا کر وہ یہ بتاتے رہے کہ وہ کیسے پورے نہیں ہوئے۔ نیز اپنے کزن چچرے بھائی ادھو ٹھاکرے کی مخالفت کرنا، جو اس وقت غیر منقسم شیوسینا کے سربراہ تھے، راج ٹھاکرے کی سیاست کا خاصہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ جب انھوں نے 2014 میں بی جے پی کی حمایت کی تھی، اس نے غیر منقسم شیوسینا کے خلاف امیدوار کھڑے کیے تھے۔ ایم این ایس لیڈر نے شیواجی پارک میں گڑی پاڑوا ریلی میں اپنے موقف میں تبدیلی کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا۔ بتایا کہ انہوں نے مودی پر اپنا موقف کیوں بدلا۔ 2014 کے بعد، میں نے محسوس کیا کہ میں نے (مودی کی طرف سے) تقریروں میں (جو یقین دہانیاں) سنی تھیں وہ عملی نہیں ہو رہی تھیں۔ میں نے اس کی شدید مخالفت کی، لیکن جب بھی مودی نے کوئی اچھا کام کیا، (جیسے دفعہ 370 کی دفعات کو منسوخ کرنا)، میں نے ہی سب سے پہلے اس کا خیر مقدم کیا تھا۔ میں نے این آر سی کے حق میں ایک مورچہ (ریلی) کا اہتمام کیا۔

اتار۔ چڑھاو کے درمیان شیئر بازار میں تیزی کا رجحان

سینسیکس اور نفٹی میں اضافہ

نئی دہلی، 10 اپریل (ہ س)۔ گھریلو شیئر بازار میں آج عام طور پر تیزی کا رجحان ہے۔ حالانکہ کاروبار کے آغاز سے ہی خریداروں اور فروخت کنندگان کے مابین ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی کوششیں شروع ہوگئیں جس کی وجہ سے شیئر مارکیٹ میں بھی اتار چڑھاو نظر آرہا ہے۔ آج کے کاروبار کی شروعات مضبوطی کے ساتھ ہوئی تھی۔ پہلے ایک گھنٹے کے کاروبار کے دوران سینسیکس اور نفٹی دونوں انڈیکس فروخت کے جھٹکے کے باوجود سبز نشان میں بنے ہوئے تھے۔ سینسیکس 31.0 فیصد اور نفٹی 30.0 فیصد کی مضبوطی کے ساتھ کاروبار کر رہے تھے۔

بلی کو بچانے میں پانچ افراد ہلاک، ایک کی حالت نازک

احمد نگر، 10 اپریل (ہ س)۔ مہاراشٹر کے احمد نگر ضلع کی تحصیل نیواسا کے واکڈی گاؤں میں منگل کی شام بائیوگیس کے گڑھے میں گرنے والی بلی کو بچانے کے لیے آئے چھ لوگوں میں سے پانچ

کی دم گھٹنے سے موت ہوگئی۔ چھٹے بے ہوش شخص کو احمد نگر ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ مرنے والوں میں چار افراد کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے۔ حادثے کے بعد گاؤں میں سوگ کی فضا ہے۔ تحصیل اور پولیس حکام نے واقعے کی تصدیق کر دی ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق بائیوگیس کے گڑھے میں گرنے والی ایک بلی کو بچانے مس ایک شخص پہلے گڑھے میں اترا اور تڑپنے لگا۔ جسے دیکھ کر اسے بچانے کے لیے چھ افراد یکے بعد دیگرے گڑھے میں اترے۔ جو سب کے سب گڑھے میں بننے والی گیس کا شکار ہو گئے۔ ان میں سے ایک کو گاؤں والوں نے کسی طرح بچایا اور بے ہوشی کی حالت میں احمد نگر ضلع اسپتال میں داخل کرایا۔ اس کی اطلاع ملتے ہی تحصیل نیواسہ کے ملازمین اور مقامی پولیس اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ رات کے اندھیرے کی وجہ سے راحت اور بچاؤ کا کام نہیں ہو سکا۔ بدھ کی صبح یہاں راحت اور بچاؤ کا کام شروع کیا گیا۔ بائیوگیس کے گڑھے سے پانچ افراد کی لاشیں نکال لی گئیں۔ مرنے والوں کے نام ببلو کالے (28)، انل کالے (55)، مانک کالے (65)، سندیپ کالے (32)، بابا صاحب گائیکواڑ (40) ہیں۔ وجے کالے (35) کا اسپتال میں علاج چل رہا ہے۔

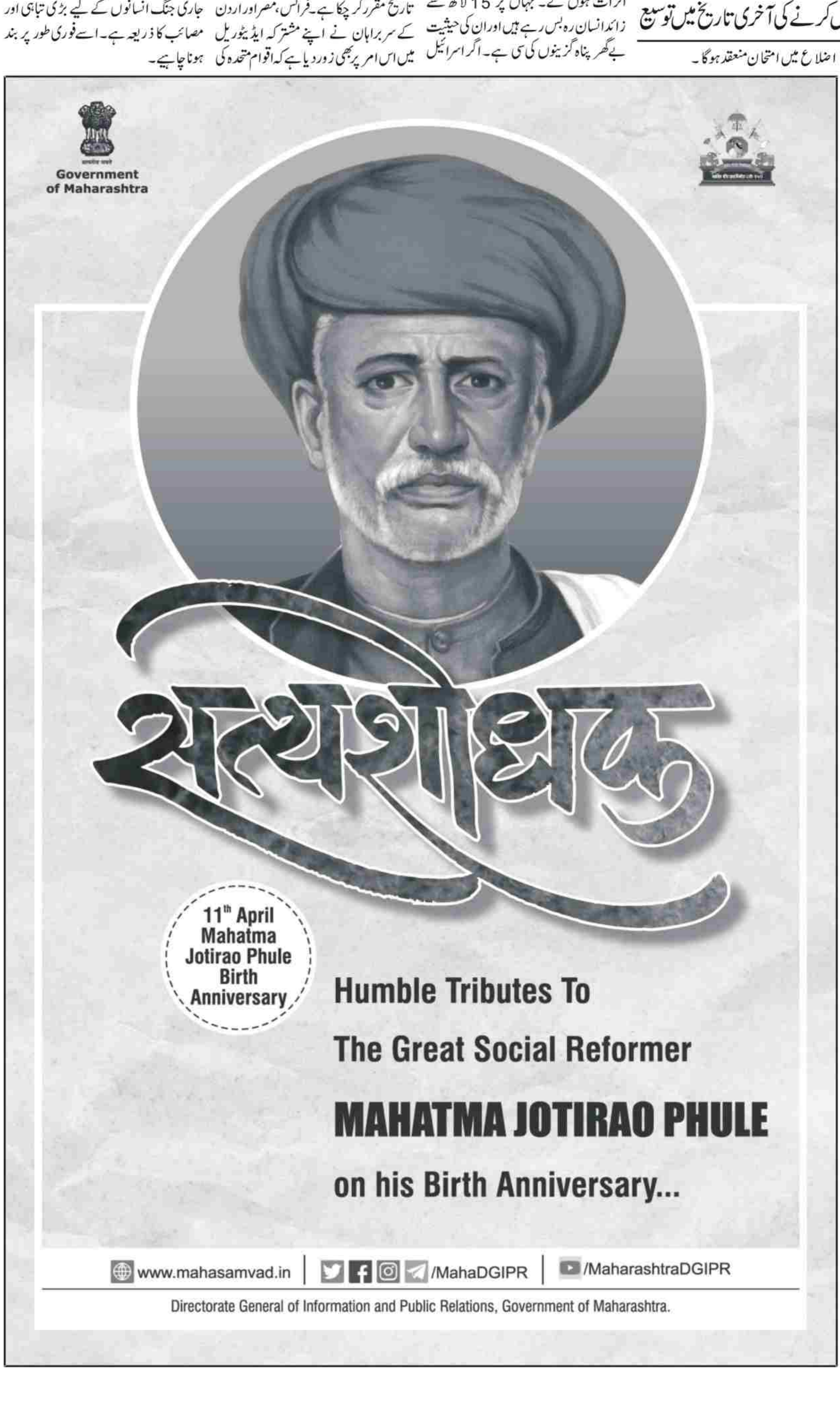

الیکشن کمیشن کے لیے تمام امیدوار برابر' آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا وعدہ

لوک سبھا کے امیدواروں اور نمائندوں کے ساتھ چاروں انتخابی معائنہ کاروں کی بات چیت

ناندیڑ:10/اپریل (ورق تازہ نیوز) الیکشن کمیشن آف انڈیا کے لیے تمام امیدوار برابر ہیں۔ امیدواروں کو آزادی، تحفظ، خصوصی حقوق کا استعمال کرنا چاہیے اوراس کے ساتھ ساتھ انتخابی ضابطہ اخلاق پر عمل کرنا چاہیے تا کہ غیر جانبداری سے خوف سے پاک ماحول میں عمل کیا جا سکے۔کلکٹر آفس کے پلاننگ بھون میں منعقدہ اس میٹنگ میں امیدواروں اور ان کے نمائندوں کے ساتھ جنرل انسپکٹر ششانک مشرا، پولس انسپکٹر جینتی آر۔ کاسٹ انسپکٹر ڈاکٹر۔ دنیش کمار جانگڈ، ایکسپنڈیچر انسپکٹر میگپن بھوٹیا کے ساتھ کلکٹر ابھجیت راوت، ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر مہیش وڈادکر، الیکشن ڈپٹی کلکٹر راج کمار مانے، ایکسپنڈیچر سیل کے سربراہ اور میونسپل کارپوریشن کے چیف اکاو ?نٹس آفیسر ڈاکٹر۔ جناردھن پکوان اور دیگر معززین موجود تھے۔اس وقت چاروں انسپکٹرز کی تمام امور پر رہنمائی کی گئی۔ اس میں بنیادی طور پر الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ذریعہ نافذ کردہ انتخابی ماڈل ضابطہ اخلاق کی پیروی کرنے، مقابلہ کرنے والی جماعتوں اور امیدواروں کے درمیان کامیابی کے مساوی مواقع کو یقینی بنانے، اور ماڈل ضابطہ اخلاق کو نافذ کرنے میں امیدواروں کے کردار کی وضاحت کی گئی تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ پارٹیاں انتخابی عمل سے انحراف نہ کیا جائے۔ انتخابی مدت کے دوران عام طرز عمل کیسا ہونا چاہیے، مذہبی مقامات کا استعمال نہ کیا جائے، مذہبی مسائل، ذات پات کے مسائل، ووٹرز کو لالچ یا دھمکانا نہیں، پولنگ اسٹیشن کے 100 میٹر کے اندر انتخابی مہم چلانے پر پابندی، پولنگ اسٹیشن پر ووٹرز کی شناخت پر پابندی، مجالس کے انعقاد میں احتیاطی تدابیر، جلوسوں کے سلسلے میں گاڑیوں کی تعداد، گاڑیوں پر جھنڈے، جلوس میں اسلحہ نہ لے کر جانا، بغیر اجازت کسی کے گھر پر جھنڈا نہ لگانا، ساڑھیوں کی تقسیم، قمیضوں کی تقسیم، کپڑے ختم کرنے کی اجازت نہیں۔، بغیر اجازت روڈ شو کا انعقاد، انتخابی کارکنوں سے مکمل تعاون، الیکشن میں حکمران جماعت۔اس موقع پر کسی بھی حکومتی نظام کو غلطی سے استعمال نہ کرنے، سرکاری تعلقات عامہ کے نظام کا غلط استعمال، نظام کو ڈرانے دھمکانے وغیرہ کے بارے میں احتیاط برتنے کی وضاحت کی گئی۔الیکشن کے دوران کوئی بھی سرکاری گاڑی استعمال نہیں کی جاسکتی، ڈرائیور سمیت پانچ سے زائد افراد کو گاڑی میں جانے کی اجازت نہیں، سرکاری املاک کی بے حرمتی اور عوامی جگہ کے غلط استعمال کا بھی مشورہ دیا گیا۔ اس دوران امیدواروں کے اخراجات، اخراجات کی میٹنگ میں شرکت، روزانہ کے اخراجات روزانہ جمع کرانے کے ساتھ ساتھ عارضی انتخابی دفتر کھولنے کے دوران احتیاط برتنے کی طرف بھی توجہ مبذول کروائی گئی۔

آج ناندیڑ ضلع وشہر کے تمام ہفتہ واری بازار بند رہیں گے

ناندیڑ:10/اپریل (ورق تازہ نیوز) رمضان عید (عید الفطر) ناندیڑ ضلع اور شہر میں جمعرات 11اپریل 2024 کو بڑے پیمانے پر منائی جائے گی۔ ناندیڑ شہر میں اس دن لگنے والے ہفتہ وار بازار کو بند رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ ابھجیت راوت نے بازار اور میلہ ایکٹ 1962 کی دفعہ 5 کے تحت جمعرات 11 اپریل 2024 کو ناندیڑ شہر میں ہفتہ وار بازار کو بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ جمعرات 11 اپریل کو منعقد ہونے والا ہفتہ وار بازار کسی اور دن منعقد کیا جائے۔

12/اپریل کو ناندیڑ لوک سبھا امیدواروں کے پہلے اخراجات کی تصدیق' امیدوار لازمی شرکت کریں

ناندیڑ:10/اپریل (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ لوک سبھا انتخابات کے اہل 23 امیدواروں کے لیے 12 اپریل کو اپنے انتخابی اخراجات اخراجات کمیٹی کو جمع کرانے کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔امیدواروں کو صبح 11 بجے سے صبح 6 بجے کے درمیان اخراجات کی تفصیلات تفتیش کاروں کو جمع کرانی ہوں گی۔ضلع کلکٹر اور الیکشن ریٹرننگ ا?فیسر ابھجیت راوت نے ا?ج اس سلسلے میں ایک خط جاری کیا ہے اور 12 اپریل کی میٹنگ میں شرکت کی اپیل کی ہے۔لوک سبھا انتخابات میں امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے کے بعد، الیکشن کمیشن ا?ف انڈیا کی ہدایات کے مطابق، کچھ اصولوں پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہے۔ اس لیے امیدواروں یا ان کے نمائندوں کے لیے ان اجلاسوں میں شرکت لازمی ہے۔لوک سبھا انتخابات کے لئے پہلے معائنہ کی تاریخ 12 اپریل مقرر کی گئی ہے۔ پہلا معائنہ ڈاکٹر شنکر راو? چوان نجوجن بھون ا?ڈیٹوریم کی پہلی منزل پر کلکٹر کے دفتر میں ہوگا۔عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کے سیکشن 77 کے مطابق انتخابات کے وقت، اس کے یا اس کے نمائندے کی طرف سے نامزد کردہ ہر امیدوار کو ڈسٹرکٹ ریٹرننگ ا?فیسر کی طرف سے اعلان کردہ تاریخوں پر ایک ا?زاد اور درست حساب کتاب جمع کرانے کی ضرورت ہے۔غیر حاضر امیدوار الیکشن کمیشن ا?ف انڈیا کے وقتاً فوقتاً جاری کردہ سرکلر کے مطابق کارروائی کے اہل ہوں گے۔اس کے علاوہ، یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر مقابلہ کرنے والا امیدوار انتخابی اخراجات کا حساب رکھنے اور جمع کرنے کے عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951 کے تقاضوں کی تعمیل کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو مقابلہ کرنے والا امیدوار سیکشن 10C کے تحت 3 سال کی مدت کے لیے نااہل قرار دیا جائے گا۔

مذہب اور برادری کے نام پر سوشل میڈیا پر غلط فہمیاں پھیلانے پر ضلع میں 5 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج

ناندیڑ: 10/اپریل (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ پولس نے انتخابات میں مذہب کے نام پر جذبات بھڑکانے کے پانچ مخالف سماج اصولوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ لوگوں کو مذہبی اور فرقہ وارانہ مسائل پر اکسانے والے ان مجرموں کے خلاف ضلع کے پانچ پولس اسٹیشنوں میں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔مثالی ضابطہ اخلاق یہ ہے کہ انتخابات میں ذات پات، مذہب، مسلک کا استعمال نہ کیا جائے۔ تاہم سوشل میڈیا مانیٹرنگ سیل نے عام انتخابات کے دوران اس انداز میں کچھ پوسٹ کرنے والے پانچ افراد کو پکڑ لیا ہے۔ یہ کمیٹی میڈیا سرٹیفکیشن اینڈ کنٹرول کمیٹی کے تحت کام کر رہی ہے۔مذہب کے نام پر جذبات بھڑکانے کے خلاف دفعہ 295(a) کے تحت حمایت نگر، 505 (2) مکھیڑ، 505 (2) اردھا پور اور 506 (دوملزمین) ماہور 505 (2) کے تحت مقدماست درج کئے گئے ہیں۔ پولیس نے مجرموں کے نام جاری نہیں کیے ہیں۔ الیکشن کی سرگرمیاں شروع ہونے کے بعد سے پانچ افراد کے خلاف جرائم کا اندراج اور پانچ افراد کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔تاہم نوجوانوں کو انتخابی مدت کے دوران ذات پات کے نام پر ایک دوسرے کو کوئی پوسٹ نہیں بھیجنی چاہیے۔ پولس انتظامیہ نے ناندیڑ پولیس سے اپیل کی ہے کہ سوشل میڈیا پر کوئی بھی قابل اعتراض پوسٹ آنے پر ایک دوسرے کا سر گرم کرنے اور افواہیں پھیلانے کے بجائے ناندیڑ پولیس کو براہ راست اطلاع دیں۔شہر میں تہواروں، تقریبات اور انتخابات کے دوران کچھ سماجی کارکن جان بوجھ کر ایسی پوسٹس کرتے ہیں۔ کچھ پوسٹیں پرانی ہیں، کچھ دوسری ریاست کی ہیں۔ اس لیے شہریوں کو ہوشیار رہنا چاہیے تا کہ ایسی کسی بھی پوسٹ سے کشیدگی پیدا نہ ہو۔اپنے خاندان کے نوجوانوں کو اس سے دور رکھیں۔ کسی بھی پوسٹ پر تبصرہ نہ کریں۔ساتھ ہی پولیس نے بھی اپیل کی ہے کہ وہ پریشان نہ ہوں۔

چھ سالہ سید انس ولد سید مخدوم اور آٹھ سالہ ملیحہ شمشاد سید مخدوم نے اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا۔ اس موقع پر عزیز واقارب نے انھیں مبارکباد پیش کی۔ اور انکی کثرت سے گلپوشی کی

جمعہ 12/اپریل کو ورق تازہ کو تعطیل

معزز قارئین کرام و مشتہرین حضرات!
جمعرات 11/اپریل 2024 کو عیدالفطر ہونے کی وجہ سے اس دن دفتر بند رہے گا۔ اسلئے بروز جمعہ 12/اپریل کو "ورق تازہ" کو تعطیل رہے گی ۔ 13 اپریل کو حسب معمول اخبار کی اشاعت ہوگی۔

سرکیولیشن مینجر' ناندیڑ

ووٹرس میں بیداری پیدا کرنے سی ای او کا دورہ بارڈ

ناندیڑ:10/اپریل (ورق تازہ نیوز) ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال نے لوک سبھا عام انتخابات کے موقع پر ووٹر بیداری پیدا کرنے کے لیے ضلع پریشد سنٹرل پرائمری گرلز اسکول بارڈ کا دورہ کیا۔ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال نے اسکول کے طلبہ اور اساتذہ سے ووٹر بیداری کے بارے میں پوچھا۔ مسز. وشنوی کدم اور ٹیچر ہمبر دے نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔اس کے علاوہ سی ای او مینل کرنوال نے ووٹر بیداری کے بارے میں لڑکیوں کی رہنمائی کی۔انہوں نے ووٹر بیداری پیدا کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدام کو مبارکباد دی۔سکول کا کام دیکھ کر اطمینان کا اظہار کیا۔

آن لائین کرکٹ سٹہ کا ریاکٹ بے نقاب

حیدرآباد۔ 10 /اپریل، (سیاست نیوز) اسپشل آپریشن ٹیم مادھا پور اور میاں پور پولیس نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے آن لائین کرکٹ سٹہ کے ریاکٹ کو بے نقاب کرتے ہوئے 4 افراد کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے ماترو سری نگر میاں پور کے اپارٹمنٹ پر دھاوا کیا اور 54 سالہ اے تریناڈ ساکن میاں پور متوطن گنٹور، 53 سالہ ایم راجیش ساکن کاپرا متوطن گنٹور، 30 سالہ بی سوامی ساکن کاپرا متوطن گنٹور اور 57 سالہ ایم گنپت راؤ ساکن میاں پور متوطن وجئے نگر کو گرفتار کرلیا جبکہ اصل آرگنائزر شاکھا موری وینکٹیشور راؤ عرف چنو جو لندن میں رہتا ہے نرما راؤ پیٹ علاقہ کا ساکن بتایا گیا ہے۔ پولیس نے ان کے قبضہ سے 43,57,461 روپئے ضبط کرلیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ اس کے علاوہ مزید رقم کو بھی جو بینک کھاتوں میں جمع ہے اس رقم کو بھی ضبط کیا جائے گا جو فی الحال منجمد کروائی جا چکی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ یہ ٹولی آن لائین کرکٹ سٹہ کے اپلیکیشن کے ذریعہ سٹہ چلایا کرتی تھی۔ ایس او ٹی نے بتایا کہ کرکٹ لائیو گروپ ایپ اور لکی آن لائین ایپ کے ذریعہ آئی پی ایل کے میاچس پر سٹہ چلا رہے تھے۔ لندن میں مقیم شاکھا پوری وینکٹیشور راؤ اس سٹہ کو آرگنائز کررہا تھا۔ خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے ایس او ٹی پولیس نے انہیں گرفتار کرلیا۔

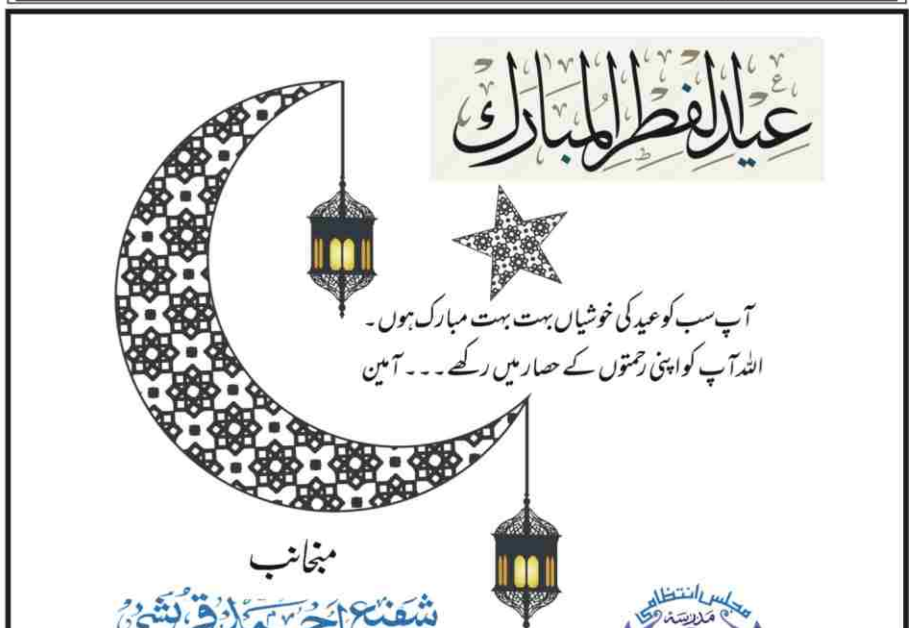

جامعہ نظامیہ ملت اسلامیہ کا اثاثہ' تعاون کی اپیل

حیدرآباد10۔اپریل (پریس نوٹ) جناب احمد محی الدین خان صاحب معتمد جامعہ نظامیہ نے اپنے صحافتی بیان میں کہا ہے کہ جامعہ نظامیہ ملک کی 153 سالہ قدیم اسلامی یونیورسٹی ہے' جہاں تفسیر' حدیث' فقہ' عقائد و کلام' عربی ادب' سیرت اور اسلامی تاریخ کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہے۔یہاں کے علماء ہر دور میں ملت کی رہبری میں مصروف رہے ہیں۔ ملت اسلامیہ کے مخیّر حضرات سے خواہش کی جاتی ہے کہ عیدالفطر کے اس مبارک موقع پر زیادہ سے زیادہ تعاون کریں تا کہ جامعہ کے تعلیمی' ترقیاتی اور دیگر پراجکٹس کامیابی کے ساتھ تکمیل پا سکیں۔صدر مرکز جامعہ نظامیہ شبلی گنج حیدرآباد پر فون نمبرات 24416847' 24576772 پر مطلع فرمائیں تو کارکن کو روانہ کیا جائیگا۔ جامعہ نظامیہ پر صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک رقومات جمع کی جاسکتی ہیں۔ بنک کے ذریعہ رقومات جمع کروانے والے اصحاب خیر چیکس اور ڈرافٹس پر صرف "Jamia Nizamia" تحریر فرما کر کراس کردیں۔ SBI Baradari Branch A/c No. 10194046903, IFS Code : SBIN0003256 پر بھی آن لائن رقومات جمع کئے جاسکتے ہیں۔

नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड.

"जाहिर आवाहन"

नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका हद्दीअंतर्गत सर्व नागरीकांना याद्वारे जाहिर आवाहन करण्यात येते की, सध्या नांदेड शहरात उन्हाळयात उष्णतेच्या पारामध्ये फार मोठ्या प्रमाणात वाढ होत असल्याने, दुपारच्या वेळेत शहरातील मुख्य व अंतर्गत रस्त्यांचे साफसफाईच्या कामात अडचण निर्माण होण्याची शक्यता नाकारता येत नसल्याने निव्वळ तात्पुरत्या स्वरुपात दि.०३/०४/२०२४ ते ०९/०६/२०२४ रोजी पर्यंत साफसफाईच्या कामाच्या वेळेत बदल करण्यात येत असून, यापुढे दैनंदिन साफसफाईचे कामाची वेळ सकाळी ०५.०० ते दुपारी ०१.०० वाजे पर्यंत करण्यात येत आहे. याबाबत सर्व नागरीकांनी नोंद घेऊन साफसफाईच्या कामात सहकार्य करावे, हि विनंती.

स्वाक्षरीत/-
(डॉ.महेशकुमार डोईफोडे)
आयुक्त,
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड.

پرنٹر' پبلیشر' پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس' اسماعیل مارکیٹ' چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4' بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔